

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226308

UNIVERSAL
LIBRARY

**PAGES MISSING
WITHIN THE
BOOK ONLY**

فیما الصلوة ولا تنکون من الشریکین
رسالہ

ابن عربیہ صلوۃ الطریقۃ الی حسن خاتم الخلق
از اخوان الحنفیہ بیابین امین

جسکو

عاجز و نااہل مولوی محمد حبیب اللہ صاحب حافظہ و فاضلہ حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب
اور

محب فریاد مولوی محمد غفر اللہ صاحب اجزاء و نصف بتاریخ ۲۰ صفر ۱۳۵۱ھ

باہتمام

عاصی میر وزیر علی مالک و مستم مطبع

پاکستان
لاہور
۱۳۵۱ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلِّ عَلَى
سَائِرِ الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ الْآخِرِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ما هدانا الله، والصلوة
والسلاوة الأمان الأكمالان على سيد المرسلين المخاطب بقوله تعالى وما أرسلناك
إلا رحمة للعالمين سيدنا ومولانا محمد رسول الله، وجيب الله، عليه واله واصحابه
واحبابه صلوات الله، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان
محمد عبده ورسوله، اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم
والآل ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم
والآل ابراهيم انك حميد مجيد **اما بعد** فقير فقير ابراهيم العالی ملک محمد جیب اللہ حبشی الحمودی
کان اللہ کہ اے نے خادمین حضرت قطب العارفین امام الواصلین شیخ المشائخ شیخ محمود حبشی اصحابی
اہ حضرت شیخ محمود حبشی رضی اللہ عنہ احمد آباد گجرات خط بندہ وستان میں نہایت مقدس دلی خدا گزے ہیں یکے۔ یکے سے خدا
یاد آتا اور ان کی صحبت میں فیض حاصل حضرت رسول قبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا کرتا تھا حضرت موصوف حضرت
قطب الدین الشیرازی شیخ حبشی متشوق اللہ رضی اللہ عنہ کے فیرو تھے اور حضرت شیخ کمال الدین علا اللہ (مہشور زادہ حضرت

رضی اللہ عنہ سے ہے خدمت میں حضرات اہل علم و افاضہ کے گزارش کرتا ہے کہ مجھ کو اس رسالہ کی
تصنیف اور احادیث صحیحہ کے جمع و تالیف میں اس واسطے توجہ کرنی ہوئی کہ میری نظر سے رسالہ دلیل مستحسنا
علی طریقۃ الصلوٰۃ گذرا جس میں اس کے منصف نے اور صلوٰۃ کو ایماث مختلفہ عقلیہ سے جوڑنے میں لیکر
خود مصداق روایت یہی (عن علی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ) قال قال رسول اللہ صلی

علیہ والہ وسلم یوشک ان یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی
من القرآن الا رسمہ مساجد ہر عامۃ وہی خراب و الہدی علیہا ہم شہر من تحت
ادیر السلام و عینہم تخرج الفتنۃ و فہم نقود بکیا تہا و چونکہ وہ رسالہ جو پک گیا تھا
اور جہاں دعا و ام کہ اس رسالہ کے مطالعہ و عمل سے متوفی ضلالت تہا لہذا ضرورت ہدایت و امتناع
عن الضلالت ایک مستقل رسالہ بتوفیق خدا سے غرض بل خاص نمانہ کے احکام میں لکھتا ہوں اسلئے
کہ بروایات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الصلوٰۃ علیہ و آلہ بن اور آخر کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
الصلوٰۃ الصلوٰۃ و ادر ہے اور نماز گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور تارک صلوٰۃ کا فرض ہے اور اعتقاد
سے بوسیہ حضرت رسول کریم و عترۃ الہاد بن الہ الصلوٰۃ المستقیمہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ
رسالہ مقبول ہوا کا ثواب ہدیہ رسول و اولاد قبل ہو صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین

تنبیہ

چونکہ اس رسالہ میں یہاں ثابت کر دیا گیا ہے کہ مذہب امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲ - شیخ ضیاء الرحمن والدین محمد و یحییٰ رضی اللہ عنہ و ولیف حضرت سلطان الشافعی سید نظام الدین
محبوب الحج رضی اللہ عنہ وارضاء عنہ آپ کے جہا علی بن حضرت کا صاحب حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ورنہ
حضرت موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی یعنی امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم کو پہنچتا ہے ولادت با سعادت ۵ جمادی الاول ۱۶۰ ہجری میں
اور وفات ۱۸۰ ہجری میں وصال مبارک ۲۰ ذی قعدہ الحرام ۱۸۰ ہجری میں تھا جو اس کے آخر کے احوال میں شہرہ کج و نالغیہ محمد بن زید بن علی بن محمد بن ہادی ہے ۲۸۰

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کا موافق احادیث صحیحہ اور موافق طریق اہل بیت نبوت کے ہے اور خفی سب کے
 سب تبع حضرت علی و محب اہل بیت میں لہذا اس رسالہ کا نام ازالۃ الخفاء عن صلوٰۃ
 الخفاء بطریق سیدنا ابی الحسنین خاتم الخلفاء رکھا گیا وصلی اللہ علی
 خیر خلقہ و آلہ و عرشہ سیدنا صل و آلہ و اصحابہ و احبابہ اجمعین

شکر

میں اپنے دوستانِ محلی السنۃ اجماعی البدعہ یادگار متقدمین عمدۃ المتأخرین راس الحدیثین مقبول رب العالمین
 حضرت مولانا ابو عطا سلوی حسن الزمان محمد رضا کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جنکی ذات فیض آیات سے
 تدوین علوم اہل بیت نبوت انیس کتابوں میں بروایت اہل سنت رداعلی اہل البدعہ ہو رہی ہے اور
 وہ اسوقت میں حکم حدیث ان اللہ بیعت لہذا الامۃ علیہا اس کل مائۃ سنۃ من
 یجد دلہا مرادینہا مجدد علوم اہل بیت ہیں انھوں نے اس تحریرِ احادیث
 رضیہ مرتضویہ میں بموجب حدیث مرتضوی (عن علی قال نعم الرجل الفقید فی الدین ان
 احتلج الیہ نفع الحدیث) محکومیش بہا نفع نبشاً اللہم افسح فی مدۃ حیاتہ و افتح علینا
 من بركاتہ

تہنیت

ہمارے مذہب سنت جماعت کے اصول سے ہے کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کیا
 خواہ وہ کسی صحابی سے مروی ہو کیونکہ شریعت ما اتکم الرسول فخذوا و ما نہیکم عنہ فامتنوا
 کا نام ہے اور یہ شریعت کلمہ آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمی و رضیت

لکھ لاکھ اسلام دنیا کا کل اور تمام ہے پس جو کلام کہ زبان حق ترجمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برآمد ہوا ہے (کیا ہی ہو) ہر مسلمان کے نزدیک ایمان ہے حضرات صحابہ جو کہ موصوف بنشرف صفت من اردک البنی بالاسلام ہیں انکی تعداد قریب سوا لاکھ کے ہے انکی نسبت ادب اسلامیت اسی امر کا مقتضی ہے کہ ہر مسلمان انکو عدول جائے کیونکہ وہ لوگ امر بین میں بلا واسطہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت و تعلیم یافتہ ہیں اسواسطے ہمارا صحیح مسندوں میں مثل بخاری و مسلم احادیث نبوی بروایت جملہ اصحاب بوجہ فی نفسہ عدول ہونے انکے داخل ہیں اور وہ سب احادیث واجب العزۃ احکام نبوت ہیں یعنی آنحضرت بلاشبہہ مثل دریا کے ہیں اور اصحاب انہار کے مثل ہیں جو فیض دریا سے نبوت غیری و دانہار کے ذرا بچ سے آجک پیونچتا جاتا ہے اگر اس فیض کی راہ کو کوئی مسلمان اپنے پرنگ کے کلمے تو دراصل اوکی کم قسمتی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جسقدر غیر محمد و ذرا بچ سے فیض ملیگا اور بقدر حصہ محمد و ذرا بچ نہیں ملے گی مثلاً روافض و خوارج وغیرہ بہتر فریق اصحاب کو محمد و ذکر کے روایت کتے ہیں مگر اصل اس محمد و ذکر نے سے وہ لوگ اپنے پر دارہ شریعت تنگ کئے ہیں ہمارے پاس یہ امر شان اسلام سے بعید ہے کیونکہ الدین یسر واد رہے اور تذکرۃ الحفاظ ذہبی وغیرہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ امام سجاد و امام باقر اکثر اصحاب کے اور امام جعفر صادق اکثر ثقات اتباع سے روایت کئے ہیں۔ پس اصحاب کو روایت کے لئے محمد و ذکر نا اچھا نہیں ٹھہرا۔

مذہب سنت جماعت صرف امام ابوحنیفہ کے تقلید میں ہی منحصر نہیں ہے بلکہ تقلید امام مالک بن انس و تقلید امام محمد بن ابیسی الشافعی و تقلید امام احمد بن حنبل کو داخل ہے اور اسکے علاوہ ان محدثین و مجتہدین و موفین کے طریق عمل کو بھی شامل ہے جنکو اتباع آنحضرت خلوص و محبت کے ساتھ مقصود ہے ان علماء کا اختلاف اگر کسی قدر فروعات دین میں ہوا بھی ہے تو وہ اختلاف بکلام اختلاف

الحمد للہ من سبھا گیا ہے۔ میں نے حفصی کوک شافعی والکی ونبلی کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ افتاد کرتے ہیں جبکہ نازی نے رکن اسلام میں اختلاف فی الفروع اختلاف نہیں سمجھا گیا تو میں اتحاد معلوم ہو گیا۔

میں نے اس رسالہ میں جو روایت حضرت اہل بیت اطہر کا خاص التزام کیا ہے اس سے میرا اتفاق یہ نہیں ہے کہ میں دوسرے اصحاب کی روایت کو صحیح نہ سمجھا ہوں یا کسی صحابی کو عدول نہ خیال کیا ہوں معاذ اللہ بلکہ میرا خاص مشاہدہ ہے کہ میں نے اپنے دلی جوش و خلوص محبت سے جو کہ ذخیرہ روایات اہل بیت کو جمع کیا ہے اس سے مذہب ابوحنیفہ کو ایک نئے ایک پر رونق دیکر دکھلاؤں اور مطابق طریقہ اہل سنت برغم اہل تشیع ثابت کر دوں لہذا تو کے لئے اللہ باری فیض باطن محمد رسول اللہ مقدمہ شروع کرتا ہوں۔

مقدمہ

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انی ناولکم فیکم الثقلین کتاب اللہ وعتوقی ان تمسکتم بہما لن تضلوا جلدی ترجمہ فرمایا بنی نے طائف سے لوٹنے میں اور حجتہ الازاع سے پلٹنے میں یہ مقام فدیہ غم میں اور وفات شریفی کے قریب مرض میں اس حال کہ مجھ کو شریف اصحاب سے بہرہ ہوا تھا یہ کہ میں چوڑا ہوں تم میں دوبار گران کتاب اللہ یعنی قرآن اور میری عترت کو اگر تم ان دونوں کے طرف رجوع کہو گے تو گمراہ نہ ہو گے مخفی نہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد فیض بنیاد میں دو چیزیں کتاب اللہ و عترت کی اسلئے قید لگا دی ہے کہ قرآن شریف ایک فصیح و بلیغ حاوی کتاب ہے اور سکو میری عترت یعنی قریب قریب کے رشتہ داروں کے اقوال و اعمال سے سچا اور انکو چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤ جبکہ حدیث شریف میں دو امر متسلک ہیں اور ایک دور

سے جاہل و احمال تو لازم ہوا کہ ہر مسلمین قرآن و عترت کے مطابق عمل کریں اگر عترت کو چھوڑ کر صرف قرآن سے عمل کیا جائے تو اندیشہ ضلالت ہے ہم اسکی نظیر بدیہی طور پر یہ بیان کر سکتے ہیں کہ اہل تشیع مسئلہ غل جلیں و رضیٰ بن غل کے جگہ مسح بغیر اٹھنے کرتے ہیں اور بانوں نہیں دہرتے بلکہ قرآن کے معنی عقلی طور پر کر کے جلیں کو تحت حکم مسح کہتے ہیں اور خاص قول و فعل عترت سے جو بانوں دہرنا ثابت ہے معنی قرآن کو مطابق نہیں کرتے لہذا جادہ متفقین سے شبہ ہرے میں سوائے اسکے اہل تشیع جبریت اصحاب رسول سوء اعتقاد رکھتے ہیں یہ بھی نہایت برا بلکہ خاص ناخوشی جناب علی علیہ السلام ہے کیونکہ اصحاب باہم علی درجہ کے محبت تھے ملاحظہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حضرت علی کی شان میں حدیث غدیر خم یعنی من کنت مولاً ہ فی غدیر خم بیان کرتے ہیں علامہ ابن جزیری صاحب اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابیطالب نے اس حدیث کو لکھ کر کہا ہے فعل و مراد عن ابی بکر الصدیق مرفوعاً اور حضرت علی حضرت ابوبکر کی شان میں فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الخیر قط الا سبقنا الیہ ^{آخر المطالب فی الاوسط ۱۲} ابوبکر اور فرماتے ہیں اول من اسیر من الرجال ابوبکر اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں میں ابی بکر مثل القطر حدیث ما وقع نفع ترجمہ شال ابوبکر کی مثل آب بارش ^{آخر ابن اسیر ص ۱۲} کے ہے کہ جہان واقع ہوا اوس سے نفع ہوا و رایا ہی حضرت عمر سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت علی کو حدیث غدیر خم کی مبارکباد دی ہے ^{لفظ} ہنئاً للابا ابی الحسن اور حضرت عمر حضرت علی کی منقبت میں فرماتے ہیں لقد اعطی علی بن ابیطالب ثلاث خصال لان ینکون فی خصلۃ

لہ منکاتہ المصابیح من بہرہ روایت ناب مناقب علی بن ابی طالب میں اس طرح لکھی گئی ہے عن البراء بن عازب و زید بن اکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما نزل غدیر خم اقبل بید علی فقال الاستقلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بے فقال الاستقلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسه قالوا بے فقال اللهم من کنت مولاً فاعلی مولاً اللهم وال من والی و اعد من اعدا و فلیک عروید ذلک فقال لا ہنئاً یا ابن ابی طالب اصعبت و امسیت مولے کل مؤمن و مومنۃ رواہ اسمعیل ۲۱۲

منہن احب الی ان یعطہ امر النعم قبل وما ہو یا امیر المؤمنین قال تزوجہ فاطمۃ بنت رسول اللہ وسکنہ بالمسجد مع رسول اللہ یحل لہ فیہ ما یحل لہ والراۃ یوم خیار وخرجه الحاکم فی صحیحہ ترجمہ تفرع عطا ہوئے علی بن ابی طالب کو تین خصلتیں اگر ہوتی مجھ میں ایک خصلت اور ان خصلتوں میں سے تو زیادہ پسند تھا مجھ کو اس سے کہ یاؤں سخن اونٹ کہیا وہ خصلتیں کیا ہیں اسے امیر المؤمنین تو کہا حضرت عمر نے بیاہی گئیں اونکو فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد میں رہنے کا حکم ہوا سات رسول خدا کے حلال ہوئی اور ان کے لئے مسجد میں وہ بات جو حلال تھی رسول خدا کو اور چیز نیا خبر کے دن عطا ہوا اور ابو نعیم بسند جید حضرت امام محمد باقر العلوم سے روایت کرتے ہیں تخریج صحیحہ عن یونس بن بکر عن محمد بن اسحق عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال من لم یعرف فضل ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فقد جہل السنۃ ترجمہ فرمایا امام باقر نے جس نے نہ جانا فضل ابوبکر وعمر کا پس اس نے تحقیق نہ جانا سنت کو لہذا حکم ضرورت چند مناقب حضرات ابوبکر وعمر جو حضرت علی سے مروی ہیں درج رسالہ کئے جاتے ہیں۔

مناقب حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما

(۱) عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جبہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال ینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع ابوبکر وعمر فقال یا علی ان ہذا سید اکھول اہل البختۃ الحدیث۔ خرجه العساری

(۲) عن ابی المعتمر قال سئل علی بن ابی طالب عن ابی بکر وعمر فقال انہما لے الوفل السبعین السابقین الی اللہ یقدمون الے اللہ عز وجل یوم القیمہ مع محمد صلی اللہ

عليه وسلم ولقد سألها موسى من ربه فأعطاهما حملًا أخرجه ابن المنذر وابن أبي حاتم وخيثمه والدينوري وأبو طالب العشاري وابن مردويه +

(۳) عن اسماء بن الحکم قال سأل رجل علياً عن أبي بكر وعمر فقال كانا أميتين هاديتين مهديتين رشدين مفلحين مبجلين خرجا من الدنيا خاضعين + العشاري +

(۴) عن عبد خير قال سمعت علياً يقول قبض رسول الله ^{استقال فبأسه} صلي الله عليه وسلم وأخبر ما قبض عليه بنو من الأنبياء وأنه عليه قال ثم استخلف أبو بكر ففعل بعمل رسول الله ^{طائفته قبله} صلي الله عليه وسلم وبنته ثم قبض أبو بكر على خير ما قبض عليه أحد وكان خير هذه الأمة بعد نبيها ثم استخلف عمر ففعل بعلمها وسانتة ما أقر قبض علياً ^{أبو بكر بن عمر بن الخطاب} ما قبض عليه أحد وكان خير هذه الأمة بعد نبيها ثم وليد أبي بكر أخوه ^{أورس بن عمر بن الخطاب} ابن أبي شبيب +

(۵) عن أبي حمزة قال دخلت على علي رضي الله عنه فبیته فقلت يا خير الناس بعد رسول الله ^{جوزد} فقال هذا أنا يا حمزة ^{کیا نہیں کیا میں نے بیکر عمری موم} أخبرك يا حمزة أني لا أجمع جبي ولبغض أبي بكر وعمر ^{ابو بكر وعمر بن الخطاب} شيء قلب مومن ولا يقع لغضي وجب أبي بكر وعمر في قلب مومن + أخرجه الطبراني في الأوسط والدارقطني ^{نہیں جمع ہوئی عیسیٰ اور عبادت ابوبکر و عمر} وابن عساکر ^{عداوت میری کل اور محبت ابوبکر و عمر}

(۶) عن علي بن الحسين قال قال فتی من بنی ہاشم لعلي بن أبي طالب حين انصرف من صفين سمعتك يا أمير المؤمنين في الجمعة تقول اللهم اصلي لنا بيا أصلي الخلفاء ^{الراشدین}

۱۷ اس ارشاد حضرت علی علیہ السلام سے راویان و خارج مومنین کہے جاسکتے ہیں

فمنهم فاعز وبرقت عنه نثر قال ابو بكر وعمر اما ما التفتد وشيخا الاسلام
 والمقتدى بهما بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبعهما هدى الى صراط
 مستقيم ومن اقتدى بهما يضل ومن تمسك بهما فهو مرجزب الله وحزب الله
 هم المغفلون + اخرج به اللالكائي وابوطالب العشاري ونصر في الحجة والسلف
 في الطيور ريات عن جعفر بن محمد عن ابيه نحوه +

(٤) عن الحكم بن مجمل قال قال علي رضي الله عنه لا يفضلني احد على ابني بكر
 عمر الا جلدته جلد المفترى + اخرج به ابن ابي عاصم في السنة وخيشه +
 عن عبد الله بن مسعود عن ابي بكر

(٨) عن ابني حنيفة نعمان بن ثابت الكوفي عن ابني جعفر بن محمد بن علي بن الحسين رضي
 عنهم قال اتيتهم فسلمت عليه وقعدت اليه فقال لا تقعد الينا يا اخا العراق فانك
 قد غيبتهم عن القعود الينا قال قلت لابي حمزة الله هل شهد على موت عمر فقال
 سبحان الله وليس القائل ما احد من الناس احب الي ان الفى الله تعالى
 بصعيفته من هذا المسجي نثر روجه بنته لولا انه رآه اهلا ما كان يزوجها
 اياه وكانت اشرف نساء العالين جدها رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو
 علي ذو الشرف والمنفعة في الاسلام واما فاطمة بنت رسول الله واخواها
 الحسن والحسين سيد شباب اهل الجنة وجدتها خديجة +

(٩) عن علي رضي الله عنه قال من احب ابا بكر قام يوم القيمة مع ابني بكر الصديق
 وصار معه حيث يصير ومن احب عمر كان مع عمر حيث يصير ومن احب عثمان
 كان مع عثمان فمن احب هؤلاء كان معهم في الجنة + اخرج به العشاري +

سنة ١٢٠٠ م على يد ابي اسحاق بن علي بن ابي طالب كاتبا عن حضرت عيسى بن الخطاب بمراتبه

مطالعہ کتب احادیث و تراجم قدیمہ سے ثابت ہے کہ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اور جلد اصحاب کبار حضرت علی کے محب و جان نثار تھے اور حضرت علی بھی ان کے دیسی ہی دوستدار تھے خلافت صدیق اکبر کے زمانہ میں ابوسفیان نے حضرت علی سے کہا کہ خلافت آپ کا حق تھا ابوبکر کیسے خلیفہ ہو گئے آپ فرما دیں تو تمام شہر مدینہ لشکریوں سے بہرہ دیا ہوں اور لڑائی قائم کرتا ہوں تو حضرت علی نے جواب میں فرمایا کہ تو فتنہ اوٹھانا چاہتا ہے مجھے منظور نہیں جو خدا کی مرضی تھی وہ ہوئی اور حضرت علی نے کبھی نہ عوسے خلافت کا نہیں فرمایا بلکہ زمانہ خلافت صدیق و فاروق میں ان کے غیر خواہ رہے اور عمرہ صلح دیتے رہے اور آپ کی صلح کے موافق کام ہوتا رہا۔ حضرت عمر کی زمانہ خلافت میں یہ دعویٰ تھا کہ لا ینقانی اللہ بادضیست فیہا یا ابا الحسن یعنی خدا کے قتالے مجھے رہ زمانہ دیکھا ہے حسین حضرت علی نہ ہوں +
 قیصر روم کے سوالا ^{اغراض کا نام} کے وقت حضرت عمر نے بجانب حضرت علی رجوع فرمایا اور سوا اسکے اکثر ایسے واقعات حضرت عمر کو پیش آئے جس سے آپ نے لہلا علی لہلک عسر فرمایا۔

ایسا ہی حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا محب اہل بیت تھیں اور روایت کرتی ہیں ان الذی ^{اللہ علیہ وسلم} علیہ وسلم قال انا سید ولد آدم و علی سید العرب و عن جمیع بن عمر قال دخلت مع عمر بن الخطاب ^{وفی الشکوۃ ۱۲} علی عائشہ فسالته ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال فاطمہ فقیل من الرجال قالت نہ و جہار و اہ الترمذی را جنگ جبل کا واقعہ وہ راسل و مرکب سے ہوا تھا اور سکا بانی مروان تھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحب علیا منافق ولا ینقضہ مومن اخرجه اسمہم و الترمذی و مسلم عن علی حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں ان کان المعروف المنافقین عن معاشر الاضاہ بنقضہم حل بن ابیطالب یعنی منافقین کو حضرات انصار بوجہ بغض علی پہچان لیتے تھے (بہر روایت اسنی المطالب جزری میں ہے) ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ما کان المعروف المنافقین الا

(۵) امام محمد بن الحسن شاگرد امام ابوحنیفہ کتاب حج اہل الکوفہ علی من خالفہم من اہل المدینہ کے ایک مسئلہ ترکین فرماتے ہیں قالوا انزع عن قول عمر بن الخطاب رضي الله عنه قيل له ولا ينبغي لاحد ان يزعم عن قول عمر بن الخطاب ولا كن وجدنا قول علي رضي الله عنه فانه من الراشدين في العلم اور بمكة ما نصفت شيعة من سے جو کہ مصداق روایت عن علي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يظهر في آخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرضون الاسلام بين وادع لمنه في اميد نهين اسلئے کہ وہ دراصل اتباع حضرات اہل بیت چوڑے ہوئے ہیں کیونکہ روح و تعریف صحابہ کرام کی کتب شیعہ میں بھی ائمہ علیہم السلام کی زبان پاک سے موجود ہے وہاں تقیہ کا کہتے ہیں اور جو کوئی راوی کچھ طعن کی بات نقل کرتا ہے اسکو پیچھا جانتے ہیں حضرت علی نے خدا ماہ صفا دع ما کلمہ فرمایا ہے اگر اسی امر پر عمل کریں اور تعصب و تبرا چھوڑ دیں تو میرے نزدیک بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اچھے یا نادر میں ہو جائیگے جابجفی نے عہدہ سے روایت کی ہے بحکم عن جابر الجعفی عن عروة بن عبد الله الجعفی قال سألت ابا جعفر عن حلیۃ السیف فقال لا بأس به فقد حلی ابو بکر الصديق سيفه قال عروة قلت وتقول الصديق فوثب وثبة واستقبل القبلة وقال نعم الصديق ثلاثا فمن لم يقل له الصديق فلا صدق الله له قوله في الدنيا والاخرة: اخرجه الدارقطني في السنن وابو نعیم فی الحلیۃ وابن الجوزی فی صفوة الصلوة ترجمہ عروہ کا بیان ہے کہ جب امام باقرؑ نے نام حضرت ابو بکر کے ساتھ لفظ صدیق فرمایا تو میں نے کہا کہ آپ صدیق فرماتے ہو پس امام مخاطب ہو کر تین بار لفظ نعم الصديق کا فرمایا اور ارشاد کیا کہ جو انکو صدیق کہے خدا تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں سچا کرے گا

لہ معلوم ہوا کہ تراویات سامیہ سے ہے کہ سامیہ نے اپنی مجلس میں تراویات سننا اور سہ بن ابی وقاص کو کہا ما یمنعک ان تسبہ ابا تراب کما رواہ مسلم و الذہلی وغیرہم اور کتب جو ہے تنسیخ سے کہ وہ خاص امر تراویات منقولہ و تتبع سامیہ بن ابی رقیان میں نفوذ با لہ منہ ۱۲

تنبیہ غور کرنے کی بات ہے امام المائتہ حضرت علی نے عبد اللہ بن سب کو جو برفض جلاوطن فرمایا
 امام باقر بھی عروہ پر خفا ہوئے اور ایسی بد عادتیں جسکے اثر سے اب تک اس فریقین ایک شخص بھی
 ایسا نہیں دیکھا گیا جیسا کہ فرقہ اہل سنت میں برزہ علماء عرفا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب جانی
 و حضرت سید معین الدین حسینی الاجمیری و حضرت سید احمد الرفاعی و حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
 و حضرت سید ابوالحسن الشافعی و حضرت سید نظام الدین محبوب الہی وغیرہم رضوان اللہ علیہم صاحب
 کرامات ہوئے ہیں اور اولیاء اللہ بننے لگے ہیں پس اہل تشیع جو بعض حصول ثواب تصعب و تبرائے
 گناہ کا رہتے ہیں اوس کا کیا انجام ہم کہیں؟ اور یہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ امام باقر علیہ السلام
 کی ناخوشی اور خشکی صرف نام حضرت ابوبکر کے ساتھ لفظ صدیق نہ کہہ جانے سے ہوئی تو اوں کے
 جناب عالی میں سب و تبرائے ہیں کیونکہ حضرت ائمہ کی خوشی ہوگی علی بذات حضرت عمر کے حق میں بھی سب
 و تبرائے ناخوشی حضرت ائمہ ہے کیونکہ حضرت عمر تو حضرت علی کے داماد ہیں اسکے علاوہ حدیث مسلم
 سیباب المؤمن فسوق و قتالہ کفر کو یاد رکھئے کہ باوصف غلبہ باخشب الغین جناب علی علیہ السلام نے
 ارشاد لاشبوا اهل الشام فرمایا ہے اس ارشاد مرقضوی سے ہی غرض صاف ظاہر ہے کہ ایک جانا
 جہالت ہے و سرے جانب بھی پیدا ہو جائے کیونکہ حضرت علی کی شان مبارک حکم حدیث نبوی منہب
 علیا قتل سبئی کی تھی و باللہ التوفیق ہم اس بحث کو تو اللہ تعالیٰ میں عمل جہاں کما فلفسہ و من اسان
 احسن ام سلمہ ۱۲
 خلیفہ آخر ختم کرتے ہیں۔
 وہ ادبی ہے ۱۳

ذکر حضرت امام عظیم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ

ذہبی تذکرہ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ آپ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابی کو گمنی دفعہ دیکھا ہے
 اور حضرت امام باقر العلوم کے شاگرد متفید ہیں۔ اور دوسرے روایتیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ آپ حضرت زید شہید و حضرت جعفر صادق علیہما السلام سے بھی شرف ملاقات رکھتے ہیں ؟
 اعلیٰ درجہ کے محب اہل بیت ہیں دلیل یہ ہے ذکر اصحاب مناقب ابی حنیفہؒ
 انہ قال فی کلامہ فی وجہ البغض من اہل بعض بقاء الارض لہم اندرون
 لم یغضنا اہل الشام قالوا لا قال لا نأقتلہم لو حضروا عسکر علی بن ابی طالب رضی اللہ
 عنہ لکن انہن علیاً علی مصابوۃ و تقابل معہ لاجل علی فلذلک لا یجوزنا انہ قال
 اندرون لم یغضنا اہل الحدیث ای بعضہم قالوا لا قال لا ناخب اہل بیت
 صلہ اللہ علیہ وسلم و خلافت علی رضی اللہ عنہ و تقریضاً لہم فلذلک لا یجوزنا
 کذا فی الفہمید بیان التوحید للمہندی ابی شکور السامی الکبیری محمد بن
 عبد اللہ رشید و الرد علی الغزالی للکردری و تاریخ العینی شارح البحار
 وحشی الحدیث تنبیہ ایما قول امام ابو حنیفہ سے ارشاد ہوا کوئی تعجب نہیں ازمنہ نہیں ہے کہینکہ
 معاویہ امیر شام کی بغاوت و ظلمت و متقدمین و متاخرین کے نزدیک سلم ہے کما اخرج
 سعد و علی بن ابی سفیان قال ان علیاً رضی اللہ عنہ قال ان بنی امیہ یقاتلونہ
 ینعمون انی قتل عثمان و کذبوا انما یریدون الملک و لو اعلمنا نہ یدہب ما
 قلوبہم انی احلف لہم عند المقام و اللہ ما قتل عثمان و لا امرت بقتلہ لعلت و
 لکن انما یریدون الملک و انی لا ارجو ان اكون انا و عمن من قال اللہ تعالیٰ و ننز
 ما فی صد و ہم من خل الایۃ و اخرج ابو نعیم فی دلائل النبوی عن سفیان
 الثوری عن ابی اسحق السبیعی عن الحارث قال کنت مع علی امیر المومنین

علی عار کے نسبت بعض محدثین نے ضعف کا اطلاق پر قریب کی ہے مگر اکی نسبت شیعیت کا الزام کسی کی ہے اور کسی عقیدہ سے ثابت نہیں
 ہیں جبکہ شیعیت کا الزام ہر طرف ہوا اور وہی و ضعف بھی تو عارت تھے ہر گز کہ اذافات الشیاطانات المشروط و حضرت مرسلانہ
 من لان صاحب کتاب ہدایا الیہ بغتہ اہل البیت اس مسئلہ میں مجھے خوف ہے کہ ان شتت فاجع ۱۲۷

کہہ والوں تک کا حال پوچھ رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ آپ اسکو بھیجائے تب یہ ابوحنیفہ میں یہ اپنے
 شہر کے اہل علم سے ہیں ابوحنیفہ کے والد کو امام لائے **سیدنا علی علیہ السلام**
 نے برکت کی دعا دی ہے قاضی ابوعبداللہ صبری نے مناقب ابوحنیفہ میں کہا ہے
 کہ ہجو خبری عمر بن ابراہیم مقری نے اور انکو مکرم بن احمد قاضی نے اور انکو احمد بن عبداللہ بن
 شاذان مروزی نے وہ روایت کئے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے یہ کہ میں نے
 اسمیل بن حماد بن لغمان بن ثابت یعنی امام ابوحنیفہ کے پوتے سے سنا کہ میرے دادا **سیدنا**
 میں پیدا ہوئے اور ثابت حضرت علی کے پاس گئے تھے جبکہ وہ چھوٹے تھے حضرت علی
 انکے لئے یہ دعا کی تھی کہ برکت ہو دے اور عین اور اوکلی اور امین اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے
 ہیں کہ اس نے حضرت علی بن ابی طالب کی دعا ہمارے حق میں قبول کی ہو انتہی مولف کہتا ہے
 این فائدہ تمام آفتاب ست یعنی والد ابوحنیفہ حضرت علی سے ستفیض اور خود ابوحنیفہ امام باقر کے
 شاگرد و ستفیض ہیں اسی لئے امام شافعی کہتے ہیں **المناس فی الفقہ حمال علی الی حنیفۃ اور امام شافعی**
 بعد اجتہاد جبکہ شہر نجد اور میں بزیارت مزار شریف امام ابوحنیفہ حاضر ہوئے تھے تو صبح کی نماز میں آئے
 قنوت نہیں پڑھی لوگوں کے استفسار پر جواب دیا کہ میں ادب امام ابوحنیفہ کا کرتا ہوں **سبحان العظیم**
 امام شافعی تو ادباً بآزار امام ابوحنیفہ کے پاس برخلافت اجتہاد اپنے متابعت امام ابوحنیفہ کریں تو کیا کوئی شخص
 غیر مجتہد یہ مقدور کہہ سکتا ہے کہ اس قدر بعد زمانہ پر ترک تقلید ائمہ کے کے آزادانہ روش اختیار کر
 اوصامام پر ہے ادباً نہ زبان کہو لے اور انکو معاذ اللہ حدیث کا مخالف ٹھہرا دے محض غلطی و گمراہی ہے
 واللہ اعلم بالصواب وهو الموفق لأعمال اعظم الثواب ۛ

ذکر امام محمد بن حسن الشیبانی شاکر و شیخ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

آپ امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید ہیں اور مذہب حنفیہ آپ ہی کے کتب و اقوال سے معلوم ہوا ہے آپ ہی ناشر و ناصر مذہب حنفیہ ہیں آپ کی تصنیفات قریب سو کتاب کے ہیں مگر اس وقت چند بایں جاتی ہیں چنانچہ حج اور شمار و کسبیر و مبسوط و جامع صغیر و نہین کی بہن موطا کے دو کتب سے ثابت ہے کہ آپ بسا مقام میں حدیث جناب علی نقل کر کے فرمائے ہیں ہذا احب السنن و وہ ناخذ یعنی آپ بھی اعلیٰ درجہ کے محب اہل بیت ہیں چنانچہ کتاب حج میں روایت ہے بحوالہ اسی طرح ہے ۱۱

ابو عبدنا محمد بن ابان بن صالح عن حماد عن ابراہیم الخفی قال اول من نقص التلبس فی الصلوۃ و خطب قبل الصلوۃ فی العیدین و جلس علی المنبر و نقص الاقامة و انما معنیہ بن ابی سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں جملہ علماء حنفیہ محب اہل بیت ہیں اور دلیل بحوالہ درساویہ امیر شام ہے

و بدایہ و فتح القدیر سے بیان کی جاتی ہے قال الحنفیۃ فی الکتاب الفقہیۃ من المتون والشرح بخون تقلد القضاء من السلطان العادل والحاں لان الصواب تقلد الاقضاء من معنیہ

والحنی فی نوبتہ مکان مع علی کریم اللہ و جمہ و فی فتح القدیر ہذا التصحیح بخون معنیہ اور من اس وقت من منا سات ملے

فتعبر

مدحت بادشاہ والی الامر

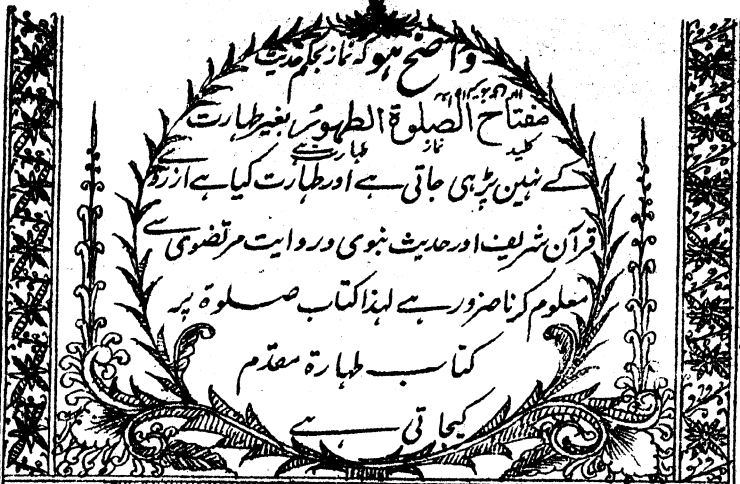
یہ رسالہ ایسے بہتر زمانہ میں ترتیب پایا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ عادل بخمی منصف رحمہ اللہ قیصر ہوت غریب نواز نواب میر محبوب علی خان فتح جنگ محبوب الدین نظام الملک آصف شاہ بہادر غلام اللہ ملکہ و سلطانہ و اصلح اللہ شانہ و افاض علیہ السلام

فرمانروا سے حیدر آباد دکن میں مذہب حنفی رکھتے ہیں مشرک بنی ہے محب اہل بیت ہیں ملک میں
 امن و امان ہے رعایا اہل تشیع سے خوش ہے خدا تعالیٰ نے انکو بہت خوش رکھے اور خدا تعالیٰ اور اسے
 خوش رہے اور اپنا فضل و ادنیٰ زیادہ کرے اور انکے ولیعہد ریاست صاحبزادہ بلن راقبال نے
 جن اہل اجلال **نواسب** **عثمان علیخان** بہا درم اللہ عمرہ و اقبالہ کو خدا تعالیٰ خوش حال
 رکھے نیک توفیق دے عمر و علم و عمل میں برکت عطا کرے کیونکہ بہر سالہ او نہیں کے لئے لکھا گیا
 اس رسالہ کا عہد وزارت **نواب** **سراسما** **آغا** **بہا** **دوام** اقبالہ میں آغاز اور عہد وزارت **نواب**
سرو قارا **الامرا** **بہا** **درین** اختتام ہوا الحمد للہ کہ آغاز و انجام بخیر ہوا ہے اللہ تعالیٰ تمامی وزراء
 و امرا و محدثین خیر خواہان ریاست کو عافیت و نیک ہدایت سے خصوصاً **عالیجناب** **نواب**
مدار **المہام** **سہ** **کار** **عالی** کو خدا تعالیٰ خوش رکھے اور اس رسالہ کو مدارس ممالک محروسہ سہ کار عالی
 میں رواج تعلیم دلانے کی توفیق دے تاکہ قیامت تک فیض محبت اہل بیت جاری اور نیکی
 دارین باقی رہے اور بحکم حدیث نبوی **والہدیٰ یل العہد** ہم نیکی باعث زیادتی عمر ریاست
 و اہل ریاست ہو واللہ الموفق والمعين وبہ نستعين۔

معذرت واستدعا

ناظرین مالدہا سے التماس ہے کہ رسالہ مذکور اگر کہیں سہو و خطا متفقضا سے انسان محجوب
 خطا الخطاء والنسیان یا دین تو بلحاظ سہرودی اسلام درست فرما دیں اور خاک را صنف کے
 حق میں و عاصی مغفرت کریں ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون

الملتزم محفل حبیب اللہ - کا ز اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطہارت

معلوم ہو اس کتاب طہارتہ میں پانچ باب ہیں پہلا باب وضو کے بیان میں دوسرا غسل کے احکام میں تیسرا پاک پانی کے باب میں چوتھا باب الانجاس پانچواں باب التیمم۔

باب الوضو

قال الله تبارك وتعالى يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤوسكم وارجلكم الى الكعبين ترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اے ایمان والو جب ادا ہو تو تم طرف نماز کے تو دو ہوتے منہ اپنے اور اپنے ہاتھ کہنیوں اور سر کو اپنے سر کا اور دو ہوا پاؤں اپنے ٹخنوں تک انتہی یہی معنی اس تاکید یہ کہ موافق حدیث نبوی و قول فضیل مرقومہ کے ہوتے ہیں خواہ اور حکم کے لازم کو نفع پڑیں خواہ کہ اگر ارجمت کا لام مفتوح پڑیں

تو عطف فاعلہ اوپر ہوگا جیسا کہ سعید بن مسعود اپنے سنن میں روایت کرتے ہیں حدیثنا
 ہشتمی ای ابن بشیر قال اخبرنی محمد بن عوف عن قریش ثناء عباد بن الربیع عن علی
 رضی اللہ عنہ انہ کان یقرأ وادجلکم (ای بفتح اللام) قال عاد لے الغسل ترجمہ
 حضرت علی نے وادجلکم کے لام کو زبر پڑھا اور فرمایا کہ عطف بے غل کے طرف اور
 اگر ارجلکم کا لام مکسور پڑھیں تو جرجار ہوگا جرجار سے معنون میں خلاف واقع نہیں ہوتا
 اور یہی مذہب فراء نحوی کا ہے اور حضرت علی سے بھی روایت ہے کما اخرج
 ابن جریر فی التفسیر عن ابی عبد الرحمن السیسی قال قراء علی الحسن والحسین
 وادجلکم (ای بکسر اللام) الے الکعبین فسمع علی منہ ذلک وکان
 یقضی بین الناس فقال وادجلکم (ای بفتح اللام) هذا من المقدم والمؤخر
 من السلام شواہد حدیث ایسی ہی روایت عبد اللہ بن مسعود سے فراء کے
 پاس سانی قرآن میں ہے اور ایسا ہی ابن محارب بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔
فصل اب وضو کیا ہے اور کیونکر کیا جاتا ہے اوس کے مسائل سنا چاہئے امام محمد
 بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ موطا میں لکھتے ہیں والوضوء ثلثا ثلثا افضل
 والاثنتان یجزیان والواحدة اذا استبغت تجزی ایضا وهو قول ابی حنیفہ
 ترجمہ وضو میں تین بار ہر عضو کا دھونا افضل ہے اور دو بار دھونا بھی جائز ہے اور ایک بار
 جبکہ پورا کرے تو بھی جائز ہے اور یہ قول ابو حنیفہ ہے ہم اب احادیث لکھتے ہیں
 امام محمد باقر العلوم حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں
 مشکوٰۃ میں ہے عن ثابت بن صفیة قال قلت لابی جعفر جو محمد الباقی حدیثنا
 جابر ان النبیه صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرة او مرتین مرتین او ثلاثا ثلاثا

قال نعم اور جامع ترمذی ومن سنائی من ابی حنیفہ سے روایت ہے قال رأیت علیاً توضأ
 فضل کفیه حتی اناھا ثم مضى ثلاثاً واستنشق ثلاثاً وغسل وجهه
 ثلاثاً وذر اعیہ ثلاثاً ومسح براسه مرة ثم غسل قدمیه الى الکعبین
 (الحديث) وروى ابو حنیفة عن خالد بن علقمة عن عبد خیر عن علی
 رضی اللہ عنہ انہ دعا بماء فغسل کفیه ثلاثاً ومضى ثلاثاً واستنشق ثلاثاً وغسل
 ثلاثاً وذر اعیہ ثلاثاً ومسح براسه مرة ثم غسل قدمیه ثم قال هذا وضوء
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ملأ (دوسری روایت) ثم غسل ثلاثاً
 ثلاثاً ثم عرف بکفیه فشرب منه ثم قال من سئل ان یظلم فی طهره یسأل
 فہذا اظہر ہلک ان یرجیہ ابن خیر و ابن المظفر والحافظ طلیح
 والاشنانی فی مسانیدہم اور ایسا ہی عبد الرزاق اور سنائی اور طحاوی اور ابن
 جریر اور ضیاء الدین مقدسی روایت کرتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ نے قال
 دعا علی بوضوء فقرب له فغسل کفیه ثلاث مرارۃ قبل ان یدخلہا فی وضوءہ
 ثم مضى ثلاثاً واستنشق ثلاثاً ثم غسل وجہہ ثلاثاً ثم غسل یدہ الی المنی الی
 المرفق ثلاثاً ثم الیسری کذلک ثم مسح براسه مسحة واحدة ثم غسل رجلہ
 الی المنی الی الکعبین ثلاثاً ثم الیسری ثم قام قائماً فقال لی ناوی فی فناء ولتہ
 الاء الذی فیہ فضل وضوءہ فشرب من فضل وضوءہ قائماً فنجبت
 فلما رأی عجبی فقال لا یحب فانی رأیت اباک النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یضع مثل ما رأیتنی اصنع یقول بوضوءہ هذا ویشرب فضل وضوءہ
 قائماً ترجمہ امام حسین کہتے ہیں جا احضرت علی نے پانی تو نزدیک کیا گیا آپ کے

تود ہوئے آپنے دونویات تین بار قبل داخل کرنے ہاتھ کے پانی میں پہر گئی کی تین بار بار
 ناک میں پانی لیا تین بار پہر دھویا سنہ تین بار پہر دھویا دھنا ہاتھ کہنی تک تین بار پہر پانیان
 ایسا ہی پہر مسح کیا سر کا ایک بار پہر دھنا پانوں دھویا ٹخنوں تک تین بار پہر پانیان پہر کہڑ
 ہوئے سیدھے اور طرف مانگا تودیا میں نے طرف حسین پانی بچ گیا تھا تو آپنے
 کہڑے رک کر پانی پیاس تعجب کیا میں نے توجہ آپنے دیکھا عجب میرا تو فرمایا تعجب
 نکرمین نے حضرت رسول خدا کو ایسا ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا اور بچا ہوا پانی پیسے
 دیکھا کہڑے رک کر انتہی اب کان کا مسح جو وضو میں کیا جاتا ہے اور کا حکم سنہ کہ سنت
 سنائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن خزیمہ اور ابن مندہ روایت کرتے ہیں کہ صفت وضو
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ابن عباس نے کہا مسح براسہ واذنیہ باطنہما
 بالسباحتین وظاہرہما بالیہامید ترجمہ مسح کیا آنحضرت نے سر کا اور دونوں
 کان کا پکان کے اندر دونوں سبابوں سے اور اوپر کانوں کے دونوں انگوٹھوں سے
 واخرج الطحاوی عن ابن عباس عن علی رضی اللہ عنہ بلفظاً مسح براسہ و
 ظہور اذنیہ پیغمبر اس وقت وضو جو خفی کرتے ہیں حضرات علی و ابن عباس کے حدیث
 کے برابر ہے سر و فرق نہیں واللہ الحمد فائدہ مخفی نہ رہے کہ آئہ کریمہ فاعسلوا وجوہکم
 الی اخراج ہجرت سے سنہ غزوہ بنی المصطلق میں نازل ہوئی اور نماز تو ابتدا سے
 نبوت سے فرض تھی اور نماز بغیر وضو کے بموجب حدیث مفتاح الصلوٰۃ الطہور
 نہیں پڑھی جاتی تھی بعد نازل ہونے اس آئہ کریمہ کے پانی نہونے کے وقت تمیم
 رواج دیا گیا پس معلوم ہوا کہ پانوں کا دھونا وضو میں کبھی متروک نہیں ہوا اگر حیثیت کہ پانوں
 میں میوہ ہوں او سوخت اور کا عوض مسح علی الخفین قائم ہوا صحیح مسلم میں روایت ہے

قاضی شریح سے قال سالت علی بن ابیطالب عن المسح علی الخفین فقال جعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ايام و لیا الهن للمسافر و یوما و لیلۃ
للمقید ترجمہ کہا شیخ نے پوچھا میں نے حضرت علی سے حکم مسح خفین کا تو فرمایا علی نے
مقرر کئے رسول خدا نے تین دن رات واسطے مسافر کے اور مقرر کیا ایک دن رات واسطے
مقیم کے پس ختم ہر دست کے بعد پانوں دھونا فرض ہوا اس لئے کہ اسباغ وضو میں سخت تاکید کر
چنانچہ امام باقر سے روایت ہے عن محمد بن علی عن ابیہ عن علی قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم یا علی اسبغ الوضوء وان شق علیک (الحديث) اخرجہ عبد
بن احمد فی نز و اید المسند ترجمہ فرمایا رسول خدا نے یا علی پورا کر وضو کو اگر چہ دشوار
گزرے اور پتیرے تنبیہ کسی شخص کو دین میں صرف ایسے سے حکم فایم کرنا جائز نہیں ہے
حضرت علی سے روایت ہے سنن ابوداؤد میں کہ آپ نے فرمایا لو کہ ان الدین بالرا
لکان اسفل الخف او لے بالمسح من اعلاه وقد رأیت رسول الله صلى الله
عليه وسلم مسح علی ظاہر خفیہ خلاصہ ارشاد یہ کہ دین عقلی امر نہیں ہم اس رسا
میں جہاں تک احادیث مرتضویہ لکھے ہیں اون سے وضو میں پانوں دھونا واجب ہے فباہی
حدیث بعد ان یومنون **فصل** فرض وضو میں حکم آئیکریمہ کے منہ دھونا اور دونوں
ہات کہنوں تک دھونا اور مسح سر کرنا اور دونوں پانوں ٹخنوں تک دھونا ہے اور مسح
سر کی تعداد چونکہ غیر معین تھی لہذا مسح ابرو سکھ میں با تبعیض کا خیال کر کے اوس کا
اطلاق ربع راس تک اقل اقل رکھا گیا ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کبھی آگے کے بالوں پر باقی عامہ پر مسح فرمایا ہے اور سنت وضو میں تمام سر کا

مسح علی الخفین کی روایت سند ابن عمر میں ہے اخبرنا ابو حنیفہ عن الحسن بن حشیبہ عن القاسم بن یحییٰ
عن شریح عن علی بن النعمان قال مسح المسافر الخفین ثلثہ ايام و لیا الهن و المقید یوما و لیلۃ ۱۲ منہ

مسح کرنا اور پہلے ہات پونچھنا تک دھونا اور کھلی کرنا اور ناک میں پانی لینا اور چھینکنا اور ہر عضو
 کو تین بار دھونا اور ترتیب و موالاة اور تیا من لینے پہلے دھنا ہات اور بعد بایان دھونا
 ہے اور یہ جملہ سنن حدیث امام حسین رضی اللہ عنہ سے واضح ہیں اور اب باقی سنن بھی بیان
 کئے جاتے ہیں و اڑھی میں خلل کرنا سنت ہے اور اسکی حدیث یہ ہے اخراج الدوا
 من مسند ابی حنیفہ عن کیسان قال رایت علیاً یوضأ فخلل لحیتہ اور انگوٹھی پہنی ہو
 اور کھانا سنت ہے اور سات بانوں کے اوٹکھلون میں خلل کرنا سنت ہے کما اخرج
 عن عتبہ بن ابی طالب توضأ فخلل خاتمہ رواہ ابن عقیلہ والحافظ ^{طحاوی}
 وعن عبد الاعلیٰ قال رایت محمد بن الحنفیۃ توضأ فخلل امابعدہ وعن ابن عباس
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک و ^{حلیہ} و ^{حلیہ}
 رواہ الترمذی وابن ماجہ اور مسواک کرنا بھی وضو میں سنت ہے عن عبد اللہ بن ابی ارفع
 عن ابیہ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لا ان الشق
 علی امتی لا مرھم بالسواک مع کل وضوء اخرجہ ابو داود الطیالسی امام ابو حنیفہ کی
 روایت میں تخریج حارثی وطلحہ دشنانی و ابن مظفر وکلاعی عند کل وضوء مذکور ہے اور سنائی و
 ابن بیان و ابن خزیمہ وحاکم بھی لفظ عند کل وضوء روایت کرتے ہیں **فصل** بعد وضو کے شہدائے
 لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدا ورسولہ اللھم اجعلنی من القوابین واجعلنی
 من المنتظرین کہنا سنت ہے اور حدیث یہ ہے عن سالم بن ابی الجعد عن علی رضی اللہ
 عنہ قال اذا توضأ الرجل فليقل اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدا ورسولہ
 اللھم اجعلنی من القوابین واجعلنی من المنتظرین : اخرجہ عبد الرزاق اور بعد وضو
 کر نیکی بات سہیہ کسی پارچے سے خشک کرنا اور پونچھنا بھی سنت ہے اور اسکی حدیث یہ ہے

اسخراج ابن ابی شیبہ قال حدثنا وکیع عن اسمعیل بن ابی خالد عن حکیم بن جابر قال ارسل ابی من کلا لئلا الحسن بن علی رضی اللہ عنہما فرأته توضأً واخذ خرقة بعد الوضوء فمخ بها (الحديث) **فصل** اب فضائل وضو بیان کئے جاتے ہیں؛ مصنف عبد الرزاق میں روایت ہے عن علی کرم اللہ وجہہ قال ان العبد اذا قام ان يتوضأ ففعل كفيه خرجت ذنوبه من كفیه ثم اذا مضمض واستنشق خرجت ذنوبه من خياشمه ثم اذا غسل وجهه خرجت ذنوبه من وجهه ومعه وبصره واذا غسل ذراعيه خرجت ذنوبه من ذراعيه ثم اذا مسح برأسه خرجت ذنوبه من رأسه ثم اذا غسل رجلیه خرجت ذنوبه من رجلیه ثم اذا قام الى الصلوة خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه ترجمہ حضرت علی نے فرمایا تحقیق بندہ جبکہ کپڑا ہر طرف وضو کے پس دھویا اوس نے دونوں ہات تو نکل جاتے ہیں گناہ اوس بندہ کے دونوں ہاتوں سے اور پھر جبکہ کھلی کیا اور ناک میں پانی لیا تو خارج ہوتے ہیں گناہ منہ اور ناک سے پھر جبکہ دھویا تمام منہ تو نکلے ہیں گناہ منہ اور کان اور آنکھ سے اور جبکہ دھویا دونوں ہات کہنیوں تک تو نکلے ہیں گناہ دونوں ذراع سے پھر جبکہ کیا سر کا مسح تو نکلے ہیں گناہ سر سے پھر جبکہ دھویا پاؤں تو نکلے ہیں گناہ اوس کے دونوں پاؤں سے پھر جبکہ کپڑا طوط نما نہ کے تو نکلا وہ بندہ گناہوں سے مثل اوس دن کے جبکہ جتنا تھا اوس کو اسکی ماں سے **فصل** ناقض وضو کے بیان میں اب وضو توڑنے والی چیزیں کیا ہیں معلوم کرنا چاہیے مخفی نہ ہے وضو پیشاب کرنے کی حالت میں توڑتا ہے کہا اخراج عبد الرزاق فی مصنفہ عن النخعی ان علیاً رضی اللہ عنہ بال ثم توضأ فقام **فصل** (الحديث) اور پانچا نہ پھر نا ناقض وضو ہے کہا قال اللہ تعالیٰ اوجاء احد منکم من الغائط

واخرج الدارقطني عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينقض الوضوء
الا ما خرج من قبل او دبر واخرج الثرمذي بسند صحيح عن صفوان بن عسال قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا كنا سفرا ان لا نزع خفافنا ثلثه ايام
وليامهن الامن جنابة ولكن من خايط و بول نومه

اور حدث يني كوز صا رہونا ناقض وضو ہے اور حدث کیا ہے اما دیش سے معلوم
چاہیے طبرانی اوسطین اور عبد اللہ بن احمد اور دوزی روایت کرتے ہیں عن علی رضی اللہ
عنه والحدث ان یفسوا ویضراطو جسم سے خون نکلنا اور قے کرنا بھی ناقض
وضو ہے اخرج عبد الرزاق عن علی قال اذا وجد احدکم ریرا^۱ او رعا^۲ فاقبلا
فلینصرفا فلیتوضعا فان تمکلا استقبال والا عندہما مضی **واخرج البخاری**

ومسلم وعبد الرزاق عن علی رضی اللہ عنه قال ایا رجل دخل فوالصلوة
فاصابه رزأ فی بطنه او فی^۳ او رعا فمخشی ان یحدث قبل ان یسلم الامام
فلیجعل یدہ علی انفه وان کان بریدا ان یعتد بما قد مضی فلا یتکلم حتی
یتوضعا فیریم ما یقی فان تمکلا استقبال صلوته وازکان قد تشهد وضا^۴
ان یحدث قبل ان ینسلا اماما فلیسلم فقل تمت صلوته فامره یشاب
جگہ سے سوائے پیشاب کی اگر ہڈی یا وزی یا یم نکلے تو بھی وضو تو ٹٹا ہے اخرج

محمد بن الحسن فی الموطا عن المقداد بن الاسود ان علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ
اس^۵ ان یسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل اذا دفس^۶ احد
فخرج منه الذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استعجبی ان اسأله فقال

سأله فرأی حضرت علی نے جب پوسے ایک متہار احد کو باخون کو ہاتھ کو تو پر جا کے پس وضو کر کے اگر بات کی
تو نماز از سر نو شروع کرے ورنہ جب قدر باقی رہی ہو تمام کرے ۱۲ منہ

فسأله فقال إذا وجد أحدكم ذلك فليضع يده وليتوضأ وضوءه للصاوق **واخرج**
 الطحاوي عن منذر بن أبي ليلى الثوري عن محمد بن الحنفية قال سمعته يحدث عن عمار
 قال كنت أجد مذياً فأمرت المقداد أن يسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك
 واستقيت إن أسأله لأن ابنته عندي فسأله المقداد فقال انكحل فخل يمدى
 فإذا كان المني فغسله الغسل وإذا كان المذي فغسله الغسل **واخرج الترمذي**
 عن علي بن كرم الله وجهه قال سألت النبي عن المذي فقال منه الوضوء مخفي **نزه**
 خزان اوسى حالتين ناقض وضوءه جبكه اپنے اصلی موضع سے تجاوز کرے اور ربکا بھی
 یہی حکم ہے کتاب حج میں روایت ہے اخبرنا محمد بن ابان بن صالح القرشي عن حماد
 عن ابراهيم الحنفي قال إذا سال الدم من الجرح فاعل الوضوء **اخبرنا** سفیان
 الثوري قال حدثنا المغيرة عن ابراهيم الحنفي قال القيح بمنزلة الدم بعيد الوضوء **اخبرنا**
 سفیان عن المغيرة قال سألت ابراهيم عن القلس قال إذا وسع فليتوضأ **اخبرنا**
 اسمعيل بن عياش قال حدثني هشام بن حسان عن الحسن البصري قال الوضوء واجب
 من كل دم سائل اور نواقض وضو میں نوم لینے سورہنا ناقض وضوء سنن ابوداؤد
 میں روایت ہے عن علی بن کرم اللہ وجہہ قال فمن نام فليتوضأ ترجمہ جو سو رہے وضوء کرے
 اور ابن عباس سے مع دلیل روایت ہے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم إذا وضوء على من نام مضطجاً فإنه إذا اضطجع استرخت مفاصله رواه
 الترمذي تبنيہ معلوم ہو کہ بقیاس استرخاء مفاصل یہ پوشی وغلبہ جنون بھی ناقض وضو ہیں
 اور نماز میں نہننا بطور قہقہہ کے ناقض وضوء ہے امام محمد کتاب حج میں روایت کرتے
 ہیں اخبرنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ثنا منصور بن رزاذان عن الحسن البصري

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ بینما هو فی الصلوۃ اذا قبل اعمی من قبل القبلة
یرید الصلوۃ والقوم فی صلوۃ الجھر فوقع فی زبۃ فاستضعک بعض القوم حتی تمقہ
فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوۃ قال من کان تمقہ منکم
فلیعذ الوضوء والصلوۃ مخفی **نرسہ** اس حدیث میں حضرت حسن بصری تابعی و بار بار
نثار حضرت علی بن جوایہ زمانہ میں بوجہ غلبہ فواصب نام حضرت علی بیان کر کے حدیث
بطور مرسل روایت کرتے تھے لہذا گمان کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث بھی حضرت علی سے منقول
ہو چنانچہ قول حضرت حسن بصری بزرید وضاحت و ثبوت یہاں لکھ دیا جاتا ہے **اخرج**
الحافظ المزی فی کتابہ تہذیب الکمال عن یونس بن عبدیل قال سالت الحسن البصری
قلت یا ابا سعید انک تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انک لحدیثک
قال یا ابن اخی لقد سالتنی عن شیء ما سالتنی احد قبلك ولولا منزلتک منی ما
اخبرتک انی فی زمان کما ترے و کان فی عمل الجحاج کل شیء سمعتنی اقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابیطالب غیر انی فی زمان لا استطیع ان اذکر علیاً
اور دوسری روایتیں کتاب حج میں یہ ہیں **اخبیرنا** ابو حنیفہ عن حماد عن
ابراہیم الحنفی فی الرجل تمقہ فی الصلوۃ قال لیعد الوضوء والصلوۃ ویستغفر **لیہا**
فانہ اشد الحدیث **واخبیرنا** عمرو بن ابی المقداد قال حدثنی عن **سعد**
بن جبیر قال اذا تمقہ الرجل فی الصلوۃ انتقضت صلوۃہ و طموت جمیعاً **نرسہ**

باب الغسل

غسل یتقہ غین لغت عرب میں بمعنی شستن ہے یعنی دھونا اور غسل بضم غین تمام جسم کے

دہونے کو کہتے ہیں جاننا چاہئے کہ غسل میں تین فرض ہیں مضمضہ یعنی کلی کرنا اور
 استنشق یعنی ناک میں پانی لینا اور تمام جسم دھونا ہم اب ادن کے احادیث لکھتے ہیں
 تمام جسم دھونے کی حدیث یہ ہے **عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةِ لَمْ يُغْسِلْهَا فَعَلَّ بِمَا كَذَبَ وَأَكْذَابُ النَّاسِ
قَالَ عَلِيٌّ مَنْ تَرَكَ عَادِيَّتَ رَأْسِيْ مَنْ تَرَكَ عَادِيَّتَ رَأْسِيْ مَنْ تَرَكَ عَادِيَّتَ رَأْسِيْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْحَسَنُ وَالِدُ أُمِّ الْإِثْمَاءِ لَمْ يَكْرِ رَأْسِيْ مَنْ تَرَكَ عَادِيَّتَ رَأْسِيْ اور دوسری روایت
 یہ ہے **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ دَجَلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اخْتَلَسْتُ**
مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدْ مَوْضِعَ الْظُّفْرِ لَمْ يَصْبِهِ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه
 اور مضمضہ واستنشق کی حدیث یہ ہے **وَاتَّقِنِيْ اِسْمِيْ سَنَنْ مِنْ بَطْنِ الْبَوْحَيْنَةِ وَتَوَاقُّ**
كَرْتِيْ مِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ مَنْ سَنَى الْمَضْمُضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ لَا يُعِيدُ اِلَّا اَنْ كَانَ
جَنَابًا اور صفت غسل میں **ابن عباس سے بخاری میں روایت ہے قال قالت**
مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسْلًا فَنَزَلَتْهُ بَثُوبٌ وَصَبَ عَلَيَّ
يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِمِغْنَةٍ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ فَرَجَهُ فَضَابَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ
فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَهُمَا فَمَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ
عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَضَعَى فَعَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَادَاهُ ثَوْبَةُ اَلَمْ
يَأْخُذْهُ فَإِنْ طَلَّقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ تَرَجَّمَهُ ام المؤمنین سیبہ سے **ابن عباس**
 روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے غسل میں پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر سیدہ سے
 ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے ہوئے شرگاہ دھوئے پھر رات زمین پر ہار اور زمین

پر بلا پہر اوسکو دھو یا اور صمغہ واستنشق فرمایا اور منہ اور دونوں ذراع دھوے
 اور سر پر پانی ڈالے اور تمام جسم پر پانی بہایا پہر سب گئے اور پانوں دھوے میں نے
 کپڑا دیا تو نہیں لئے اور آپ بات چٹکتے ہوئے چلے اور بخاری میں امام محمد باقر سے
 صفت غسل میں روایت ہے عن ابی جعفر عزا کہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
 والہ وسلم یفرغ علی راسہ ثلاثا اور دوسری روایت میں ہے عن معمر قال حد
 ابوجعفر قال لی جابر اتانی ابن عکرم یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل
 من الجنابة فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یأخذ ثلاث اکف
 فیفیضها علی راسہ ثم یرفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن انی رجل کثیر
 الشعر فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا فصل اب
 وجبات غسل بیان ہوتے ہیں کہ غسل کس چیز سے لازم آتا ہے قال اللہ تعالیٰ
 وان کنتم جنبا فاطہروا وترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ اگر تم جنب ہو جاؤ تو غسل کرو ہر طریق
 اوسط میں روایت کرتے ہیں عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قایما یصلی بھما اذا انصرف فخرجاء وراسہ یقطر ماء فقال انی قمت بکم ثم ذکر
 انی کنت جنبا ولم اغتسل فانصرف فاعتسلت فمن اصابہ منکم مثل
 هذا الذی اصابنی فلیغتسل ثلاثا فلیستقبل صلوۃ ہ اب جنابت کے
 معنی حدیث نبوی دارشاد مرقضی سے معلوم کرواخرج ابن ابی شیبہ عن علی
 قال اذا جاء الختان الختان فقد وجب الغسل واخرج الطبرانی فی
 الاوسط من طریق ابی حنیفہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جابر مرفوعا اذا التفت

لہ ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک شہرگاہ سے دوسری شہرگاہ اسطور پر کہ خشفہ سے گزر کر غالب ہو تو
 غسل واجب ہے انزال ہو کہ نبی ۱۲۷

الحنفان وغابت الحشفة فقد وجب الغسل انزل اوله ينزل اسی حکم سے غلام دیا بیچ سوا
 غسل میں اور احتلام و انزال میں بھی موجب غسل ہے اخراج ابن ابی شیبہ عن علی قال اذا
 سرت المرأة مثل ما يرس الرجل فترانزلت فليغتسل **واخرج** الترمذی و ابو داود
 عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلبل ولا يدكر
 احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال لا يغسل عليه قال
 ام سليم هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال **واخرج**
 الترمذی عن علی قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المدي فقال من المدي النساء
 ومن المني الغسل **فصل** عورتوں کے لئے خاص حیض و نفاس موجب غسل میں حیض وہ خون
 ہے جو بعد بلوغ عورت کے ہر مہینے میں مادہ ایام مقررہ میں جاری ہوا در نفاس وہ خون ہے
 جو بعد وضع حمل کے جاری ہوا و کئی احادیث و تطبی و طبرافی میں بروایت ابو امامہ یہ ہیں قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اقل الحيض للجارية البكر والثيب الثلث والكل
 ما يكون عشرة ايام فاذا زاد فحي مستحاضة ترجمہ فرمایا رسول خدا نے کمترین مدت میں
 واسطے بارہ اور بیش کے تین دن اور اکثر مدت دس دن ہے اس سے زیادہ دن ہوں تو مستحاضہ
 ہے۔ اور نفاس کے باب میں ابن ابی داود و ترمذی و ابن ماجہ میں روایت ہے عن ام سلمة
 قالت كانت المرأة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم تقعد في النفاس اربعين يوما
 و كانت تغطي وجهها بالورس من الكلف و زاد ابو داود و لا يأمرها النبي صلى
 عليه وسلم بقضاء صلوة النفاس ہم کہتے ہیں کہ حیض میں بھی بروایت اہل بیت
 قضاء نماز معاف ہے اور حدیث یہ ہے اخراج ابن ابی شیبہ عن كثير النوفال سألت
 فاطمة بنت علي عن انقضيين الصلوة في ايام حيضتك قالت لا معلوم هو کہ علامہ علی

بھی مدتِ حیض میں اقل تین دن اور اکثر دس دن کہلاتے ہیں **استحاضہ** وہ خون ہے جو ایامِ
 نفرتِ حیض و نفاس کے علاوہ جاری رہے ایسی حالت میں غسل واجب نہیں لیکن دہرنا
 اور وضو کرنا ہے اخرج ابن ابی شیبہ عن ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم از ^{وضو} الاستحاضہ
 اذا مضت ایاماً قرأھا ان ینتقل وتوضاً لکل صلوة وقطع **ولہ** عن علی قال
 اذا رأت المرأة بعد ما تطهر من الحيض مثل غسالة اللحم او قطرة الرعاع او فوق ذلك
 او دون ذلك فليتوضع بالماء ثم ليتوضأ ولتغسل ولا ینتقل الا ان ترے ^{نفا} وما عبطاً فانما
 هی رکضة من الشيطان فی الرحم **فصل** غسل جمیعہ **نیت** واجب نہیں ہے امام محمد کتاب
 حج میں لکھتے ہیں قال ابو حنیفة غسل یوم الجمعة حسن و ليس بواجب علی الناس
اخبرنا الربیع بن صبیح البصری عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک وعن الحسن
 البصری کلاهما یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من توضأ یوم الجمعة فھا
 ونمت ومن اغتسل فالغسل افضل **وبلغنا** عن انس عن ابن عباس انه قال لیغسل
 الجمعة واجبا **واخبرنا** محمد بن ابان عن حماد عن ابی ہریرة الضعیفی قال سألتہ
 عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی العیدین فقال ان اغتسلت
 حسن وان ترکت فليس عليك فلنا الم یقل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من راح
 الی الجمعة فلیغتسل قال بلہ ولكن ليس من الامور الواجبة وانما هو کقول الله تعالی
 واشمہد واذا نبا لعلتم فمن اشہد فقد احسن ومن ترک فليس علیه وکقولہا ہلہنا اذا
 قضیت الصلوة فانشر وانی الارض فمن انتشر فلا بأس ومن جلس فلا بأس **قال**
 حماد ولقد رأیت ابراہیم یا آل العید وما یغتسل **اب** ہم حدیث مرثضوی لکھتے ہیں
 اخرج ابن ابی شیبہ عن نراذان ان رجلاً سأل علیاً عن الغسل قال اغتسل کل یوم

ان شئت قال لا بل الغسل المستحب قال اغتسل كل جمعة ورواه الشافعي ومسند ولبس بقی
 فی السنن والعرفہ **واخرج** عبد الرزاق عن علی رضی اللہ عنہ قال الطہارات ست
 من الجنابة ومن الحمام ومن غسل المیت ومن الحجامة والغسل للجمعة والغسل للعیلین
واخرج البیہقی عن جعفر بن محمد عن امیہ ان علیاً کان یغتسل یوم الجمعة
 ویوم العیدین ویوم عرفة واذا اراد ان یحرم -

باب الماء الطاهر

قال الله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا **وقال** الميرزا ان الله انزل من السماء
 ماء فسلکھ ینابيع فی الارض **وقال** انزل من السماء ماء فسألت اودية بقدر دھا
 ترجمہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نازل کیا مجھے آسمان سے پانی پاک کرنے والا اور فرمایا کہ کیا
 نہیں دیکھا تو نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اتارا آسمان سے پانی پہر جاری کئے اوس کے
 چشمہ زمین میں اور ایسی ہے تیسری آیت کے معنی ہیں پس ظاہر قرآن دلالت کرتا ہے
 کہ سب پانی خواہ دریا کا کنوین کا چشمہ کا پاک ہے جب تک کہ کوئی چیز نجس اوس میں شامل نہ ہو
 اور جب کوئی چیز ایسی مخلوط ہو جو پانی کو پانی بننے سے نکال دے تو وہ دو حال سے خالی نہیں
 یا پاک ہوگی مثل صابون و اشٹان کے تو کچھ ضائقہ نہیں والا وضو اوس سے درست
 نہ ہو گا پس سند ابو داود و طحاوی میں روایت ہے عن الحسن بن علی قال سئل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن الماء وما یؤوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء
 قلتین لم یحیل الخبث اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہے عن ابی امامہ دفعہ ان الماء
 طهور لا یفسدہ الا ما غلب علی مریحہ وطعمہ ولونہ اور سنن دارقطنی میں روایت ہے

عن ثوبان رفعه الماء طهوراً لا ما غلب على ريحه وطعمه **واخرج** الأربعة معه
 ابن خزيمة وابن حبان وغيرهما عن ابن عباس رفعه الماء لا ينجسه شيء **وروي**
 أبو حنيفة عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلعم لا يبولن أحدكم في الماء الدائم
 فتروضاء منه هكذا أخرجه الأئمة في أو مسنداً امام أحمد وجامع ترمذي وسنن ابوداؤد
 ونسائي **رواية** عن أبي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله أنتوضأ من
 بريدضاعة وهي بريد تطف فيها الحيف ولحم الكلاب والنتن فقال رسول الله
 صل الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه شيء **واخرج** الدارقطني عن
 عبد الرحمن بن أبي هريرة عن أبيه قال اذا كان الماء قد رابعتين فله لم يحمل خبثاً
 وقال الصحيح اربعين غريباً **سألتك مطلقاً** باني كايان هو اب حنن
 كے متعلق روایتیں لکھی جاتی ہیں یہی سنن میں روایت کئے ہیں عن
 معاذ بن العلاء عن عمر بن العلاء عن أبيه عن جابر قال اقبلت مع علي بن ابي طالب
 رضي الله عنه الى الجمعة وهو ماش وحال بينه وبين السعيد حوض من ماء وطين
 فخلع نعليه وسراويله فحاض فلما اجاوز لبس سراويله ونعليه ثم صلى بالناس
 ولم يفضل رجله اور امام محمد موطا میں روایت کئے ہیں عن یحییٰ بن عبد الرحمن ان عمار
 رضي الله عنه خرج في ركب فيهم عمر بن العاص حتى وردوا حوضاً فقال عمر بن العاص
 يا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر يا صاحب الحوض لا تخبرنا
 فاننا نرد على السباع وترد علينا **قال** محمد اذا كان الحوض عظيماً ان حركت منه نأ^{حبة}
 لم يتحرك النأ حبة الاخرى لم تفسد ذلك ما وقع فيه من سبع ولا ما وقع فيه من
 قدر الا ان يغلب على ريح او طعم فاذا كان حوضاً صغيراً ان حركت منه نأ^{حبة}

تحوت الناحية الاخرى فويل فيه السباع او وقع فيه القدر لا يتوضأ منه الا يترى ان عمر بن الخطاب
 رضي الله عنه كره ان يجبره ونحوه عن ذلك وهذا احسنه قول ابی حنيفة رحمه الله **تسبيحه** احاديث
 من کسی جگہ حوض کی مقدار میں نہیں کہ کسی قدر تھا وہ درودہ حوض کی مقدار قرار دوتھا۔
 ہے اور من ہے، کما قال صاحب الهداية وبعضهم قلروا بالمساحة عشرة في عشرة بدرع
 الكرباس توسعة للامر على الناس وعليه الفتوى والمعتبر في المعنى ان يكون جال لا يغيب بالاعتبار
 هو الصحيح **فصل** دریا کے پانی سے طہارت کئے میں باخروج الحاکم والد امر قطنی عن حسین بن
 علی رضی اللہ عنہما عن ابیہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ماء البحر فقال
 الطهور ماءه والحل ميتته اور امام محمد روایت کرتے ہیں موطا میں عن ابی ہریرۃ ان رجلا سأل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا نركب البحر ونخل معنا القليل من الماء فان توضأنا به
 عطشنا افنوضأ بماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو الطهور ماؤه احلال ميتته
فصل فی البیر جب کنوین میں نجاست کے تو نجاست کھانے اور پانی کہیں سے طہارت
 ہو جاتی ہے ہدایہ میں لکھا ہے اگر ایک دو ٹنگنی بکری یا اونٹ کی یا بیٹ کبوتر و چڑیا کی یا دلی میں
 کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر بکری نے پیشاب کیا تو ابو حنیفہ و ابو یوسف کے نزدیک سب پانی
 کھانا واجب ہے اور محمد کے پاس نہیں مگر جبکہ زیادہ ہو پانی پر ہے اور مرے چوبایا چڑیا یا مولا یا گرگٹ
 تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی کہیں اور اگر مرے بکری یا آدمی یا گتھا تو سب پانی کھالا جائے
 اور اگر مر کر کوئی جانور پھول جلے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو بھی سب پانی کھالا جائے اور جس
 صورت میں کہ سب پانی کھانا دشوار نہ ممکن ہو تو پانی کا اندازہ کر کے اور مقدار میں پانی کھا
 جائے ہم کہتے ہیں عبدالرزاق جامع میں روایت کرتے ہیں عن علی رضی اللہ عنہ قال
 اذا سقطت الفأرة فی البیر فقطعت نزع منها سبعة ادلاء فان كانت الفأرة کھینٹھا لوتقطع

نزع منها ولو دلو ان فان كانت مننته اعظم من ذلك فلينزع من البير ما يذهب
 الريح **قال محمد** اجتمع رأيي ورأي البريوس ان ماء البير في حكة الجاسري لانه
 ينزع من اسقله ويوخل من اعلاه فلا يتنجس بوقوع الغاساة فيه كحوض الحمام اذا كان
 يصب فيه من جانب ويوخل من جانب لم يتنجس باذخال جنبه فيه ثم قلنا وما من
 ينزع بعض الدلاء ولا يخالف السلف وتركنا القياس لحديث علي رضي الله عنه قال في الغا
 تموت في البير ينزع منها دلاء وفي رواية سبع دلاء **واخرج** ابن ابي شيبة والطحاوي
 عن زهارة ان عليا قال اذا سقطت الغادة والداية في البير فانزعها حتى يغلي الماء
واخرج الدارقطني عن علي بن عباس قال لا بأس ببول ما اكل لحمه **واخرج** ابن ابي شيبة
 عن خالد بن سلمة ان عليا سئل عن صبي بال في بئر قال ينزع **فصل** جربو ثي پانی کے
 بیان میں : ہل ایہ میں لکھا ہے کہ جربو ثا پانی آدمی کا اور اس جانور کا جس کا گوشت کھا یا جانا
 پاک ہے اور جربو ثا پانی سباع بہائم اور کتے اور خنزیر کا جنس ہے اور بلی کا جربو ثا اگر جربو ثا کھا یا پیجے
 مکروہ ہے اور جربو ثا پانی مرغ اور سباع طیور کا اور جربو ہے اور سانپ کا مکروہ ہے اور گدہ ہے
 خچر کا جربو ثا پانی مشکوک ہے اور جربو ثا پانی گھوڑے کا پاک ہے ہم کہتے ہیں سنن داقطنی
 میں روایت ہے عن علی قال لا بأس ^{ببول} ببول ما اكل لحمه **واخرج** ابن ابي شيبة عن
 ابی جعفر قال لا بأس بسور كل دابة ^{مساكولة} **واخرج** ابن ابي شيبة عن محمد
 بن عبد الرحمن بن عيسى قال سمعت محمد بن علي يقول لا بأس ان نقض افضل الهه وقول
 هو من متاع البيت +

باب الانجاس

قال الله تبارك وتعالى وشابك فطير ترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ کی پٹریاں کہ وہ مخفی نہ رہے جب
 کی پٹری کی طہارت کا امر ہوا تو بدن مصلیٰ و مکان نماز کی طہارت کا وجوب بھی اسی امر سے
 ثابت ہو گیا کیونکہ نماز پڑھنے کی حالت کل کو شامل ہے اب نجس چیزیں کیا ہیں اور کس چیز
 کو دھونا چاہئے اور کس کو نہ دھونا چاہئے؟ پشیاں و غایط یعنی پانچ نماز اور منیٰ و
 خون و تھے نجس ہیں کما اخرج الدارقطنی وابن عدی والبخاری والطبرانی عن عمار بن
 یاسر قال سئل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انا اسقير احلة لي فسر كوة
 اذ تنخمت واصابت لحامتي ثوبی فاقبلت اغسلها فقال يا عمار ما نغامتك ولا دعو
 الا بمزلة الماء الذي في ركنك انما يفضل الثوب من خمس من البعر والفائط والمنى
 والدم وليتق اس حدیث کی سند میں ثابت بن حاد و شخص ہے جسکو بزار ثقہ اور بیہقی
 مشہم بالوضع کہتے ہیں مگر غویث بیہقی نے اس حدیث کو کتاب معارف میں لکھا ہے اس حدیث کے نسبت
 وضع کا اطلاق نہیں کیا ہے اور علی بن زید صدوق شخص ہے پس اس لحاظ سے اس حدیث
 کا حسن ہونا معلوم ہوتا ہے اور عینی ماثیہ ہدایہ میں بھی یہی لکھا ہے مگر ہم اور بھی احادیث
 لکھتے ہیں پشیاں دھونے میں یہ احادیث ہیں اخرج ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم
 عن ام الفضل بنت الحارث قالت کان الحسين بن علی فی حجر رسول الله صلى الله
 عليه وسلم قال عليه فقلت البس ثوباً واعطني اذا امرك حتى اغسله قال انما يفضل
 من بول الانسان وينضج من بول الذکر **واخرج** ابن ابی شیبہ عن ابی جعفر قال
 دخل البني صلى الله عليه وسلم على ام الفضل ومعهما حسين فناولته اياه فقال علي
 بطنه او علي صدره فارادت ان تأخذه فقال البني صلى الله عليه وسلم لا ترسعي
 ابني لا ترسعي ابني وقال بول الغلام يرشح وينضج وبول البجارية يغسل **واخرج**

عبد الرزاق والبيهقي عن علي رضي الله عنه قال يغسل بول الجارية ويفضح بول الغلام
 ما لم يطعم اس کے سوا حدیث استنہوا من البول فان عامة عذاب القبر منه
 اور اس کے ہم معنی بہت حدیثیں بروایت حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما و ابو ہریرہ
 سنن دارقطنی وغیرہ میں موجود ہیں فان شئت فادجج اور غایط یعنی پاخانہ و ہونیکے
 باب میں احادیث یہ ہیں اخراج البخاری ومسلم عن انس قال کان رسول اللہ ^{صلی اللہ علیہ}
 علیہ وآلہ وسلم یدخل الخلاء فاسجل انا وغلام لغوی اداۃ من ماء وعنزة فیتنبی
 بالماء **وفی رواية** فأتیتہ بالماء فیغسل بہ **واخرج** ابوداود عن
 ابی ہریرۃ قال کان النبی ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} اذا أتى الخلاء أتیتہ بماء فی توبہ
 او رکۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض **واخرج** ابن ماجہ عن عائشۃ ^{رضی اللہ عنہا} قال
 ما رأیت رسول اللہ ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} من غایط الا مسح ماء **وله**
 عنہا قالت کان رسول اللہ ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} یغسل مقعدہ ثلاثا وقال
 ابن عمر جربناہ فوجدناہ طهورا **واخرج** ابن ابی شیبۃ والبیہقی عن عائشۃ
 قالت مروا انہ واجلن ان یغسلوا اثر الفائط والبول فان رسول اللہ ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}
 علیہ وسلم کان یفعلہ اور جیسا کہ غایط کی طہارت واجب ہے اس طرح روث وغیرہ
 سے بھی طہارت واجب ہے **واخرج** البخاری والترمذی عن ابن مسعود قال اتی
 النبی ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} الخلاء فامرني ان اتیه بثلاثة أحجار فوجدت
 الحجريين والتمست الثالثة فلم أجد فآخذت روثة فأتیتہ بها فآخذ الحجريين
 وآلتی الروثۃ وقال هذا کس **ولا بن ماجہ** هذا جسن **وروى**
 ابوداود وابن حبان وابویعلی واسحق عن ابنه سعید رفعہ اذا جاءکم

اے المجد فلینظر فان رأى فغلبه قد رااوا ذئبی فلیسعه ولیل فیهما اومنی
 دہونے میں حدیث یہ ہے اخرج البزار والدارقطنی عن عائشة قالت کنت افول^{لین}
 من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یابسا واعسله اذا کان رطبا
وروی ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن حماد عن عائشة قالت لقد کنت
 افركه من ثوب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم **واخرجہ مسلم**
بہذا اللفظ والبخاری بلفظ اخر کانت تغسل المني من ثوب رسول الله
 صلی الله علیه وسلم **ورخون** دہونے میں احادیث یہ ہیں روى ابن ماجہ و
 عن اسماء بنت ابی بکر ان امرأة سألت النبی صلی الله علیه وسلم من الثوب فیمسح
 دم الحيضة فقال حثیه واقصیه ورشیه بالماء **واخرج** ابو داود بلفظ
 حثیه ثم اقصیه بالماء ثم انضغیه **وفي الصحیحین** بلفظ اغتسبه ثم
 تقصیه بالماء ثم تضغیه اور مسلم ذکاة الارض یسبها یعنی زمین شکا سے
 سے پاک ہو جاتی ہے ارشاد حضرت امام باقر حضرت محمد بن الحنفیہ سے متنبط ہے
 کما اخرج ابن ابی شیبہ عن ابي جعفر محمد بن علی الله قال ذکاة الارض یسبها
وعن محمد بن الحنفیة وابی قلابة قال اذا حفت الارض فقد ذکک **فصل**
 ہدایہ میں لکھا ہے کہ موزہ کو گوبر یا خون یا مٹی لگے تو زمین پر رگڑ دینے سے موزہ پاک ہو جاتا
 ہے مگر پیشاب موزہ کو لگے تو دھونا ضرور ہے اور کپے کا دھونا بہر حال ضرور ہے اسلئے
 کہ کپڑے میں نجاست جذب ہونیکا قوی احتمال ہے اور آئینہ دلو کو نجاست لگے تو پونچھا
 کافی ہے اور سیٹ اور پینچال اون طیسر جانوروں کا جھکا کہانا اور ست نہیں نجاست غلیظہ
 ایسا ہی خون اور پیشاب اور شراب اور پینچال مرغ و بط و قازا و رشل اوکے سب جانوروں کا

بیخالی نجاست غلیظ میں داخل ہے ایسی نجاست کا دھونا اور عین نجاست کا دور کرنا ذرا
 ہے اور دوسرے نجاست کا بعد دوسرے نیکے رگیا تو اس کا کچھ مضائقہ نہیں اور پیشاب دن جانوروں
 کا جگا کہنا درست ہے اور پیشاب گہوڑی کا اور خون مچھلی کا نجاست خفیفہ ہے ایسی نجاست
 ربع ثوبے کپڑے کی چوٹائی تک بھی ہو تو اس سے نماز ہو جائے گی ہم کہتے ہیں
 یہ حکم بھی احتیاط پر مبنی ہے ورنہ حدیث شریف میں لا باس ہو بل ما اکل اللحم وارد ہے
 اور نجاست قدر درہم کی مقدار سے زیادہ ہو تو اس کا دھونا اور نماز پہرہ ناجوہا یہ
 میں لکھا ہے اس کو بھی اہل ہے پناہی و اقطنی بروایت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں گلاوس
 حدیث کی سند میں روح بن غلیف مترک وضعیف شخص ہے اور مولوی ابوالحسن محمد بن
 نہایت حاشیہ پر ایمن لکھتے ہیں دوی عن عثمانہ سنل عن قلیل البناست فی الشوق قال
 اذا کان مثل ظفری هذا لا یمنع الصلوة مگر یہ روایت کس کتاب سے نقل کی معلوم نہیں
 اور عینی میں بھی روایت کا پتا ہے مگر بلا صراحت نہ ہو ہم کہتے ہیں مقدار قدر درہم
 بخیاں آسانی عام انہیں احادیث سے یا کسی اور حدیث سے لی گئی ہوگی لیکن حکم حدیث
 استثنایہ و امن البول اس قدر احتیاط پر مستوجب کر سکتا ہے کہ نجاست غلیظہ قدر درہم سے زیادہ ہو
 کہ نہ ہو دوسرے لائق ہے واللہ اعلم **فصل** استنجائے اور جانیہ استنجائے میں تمیز
 یا قایم مقام اور کا (یعنی ڈھیلہ) مسح کرے اس سے یہاں تک کہ موضع استنجاء پاک ہو اور ڈھیلو
 کی تعداد مقرر نہیں مگر طاق ہونا چاہئے **مخرج** ابن عباس کو عن علی رضی اللہ عنہ قال
 مراثنی صلی اللہ علیہ وسلم یقرین یعد بان فقال اھما یعد بان وما یعد بان
 فی کبیر اما احدهما فکان لا یتنزه من بولہ والاخر فکان یبشی بالنیمۃ **واخرج**
 عبد الرزاق فی الجامع وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ والبیہقی عن علی قال ان

من كان قبلهم كانوا يعبرون بعراوان ثم تثلطون ثلطانا تبعوا الحجارة بالماء ترجمهم
 گزرے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر کہ صاحب قبر غذا کئے جانے تھے
 سو فرمایا کہ کئے جاتے ہیں عذاب اور کوئی بڑی معصیت میں عذاب نہیں کئے جاتے ہیں ایک تہ
 پیشاب میں احتیاط نہیں کرتا تھا کہ چہنٹے سے بچا رہے اور دوسرا جنگلی میں بہتا تھا اور حضرت علیؓ
 فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ خشک گھٹتے تھے اور تم تپلا گھتے ہو تو کھنکھ کے بعد پانی سے دھو
 امام محمد موطا میں لکھتے ہیں ولا استنجاء بالماء احب الینا یعنی بعد ڈھیلہ لینے کے پانی سے
 دھونا افضل ہے اور بقول حضرت حسن بصریؒ سنت ہے اور بھی درست ہے اسلئے کہ باعتبار تثلطون
 ثلطانا نجاست مخرج سے پہلے کا قوی احتمال ہے اور استنجاء یہ ہے ماتے اور بڑیوں سے
 اور روشے اور کسی کہانے کی چیز سے مکروہ ہے اور حدیث سے مافقت ہے۔

باب التیمم

قال الله تعالى فامروا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم و ايديكم
 ترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ نے پس نہ پاؤ تم بائیں تو قصد کرو پاک مٹی کا سو مسح کرو تم منہ اور دونوں پاؤ
 کو امام محمد موطا میں لکھتے ہیں والتیمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين
 الى المرفقين وهو قول ابی حنيفة ترجمة تیمم دو ضربت میں پہلے ضرب خاک کے مسح
 تمام منہ کا ہے اور ضرب دوم سے مسح دونوں تون کا کہنی تک ہے اب احادیث تیمم سنا
 جائے **اخرج** عبدالرزاق عن ابی البختری عن ابي حنيفة قال في التيمم ضربتان للوجه

۱۵۰ من حدیث مرقدہ مطابقت روایت ابو حنیفہؒ کے کما اخرج ابن خزيمة وابن المنذر وابن القطر احسننا ابو حنیفہؒ عن
 عبد العزيز بن الی سر واد عن نافع عن ابن عمر قال تیمم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلام ضربتین ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين ۱۲۰ منہ

وضربة للیدین الی المرفقین **واخرج** البزار عن عمار بن یاسر قال کنت فی القوم
 حین نزلت الرخصة فاصرفنا فصر بنا واحدا للوجه ثم وضربة اخری للیدین
 الی المرفقین اور فرمایا ابی اور ابن ابی شیبہ اور ابن حمید اور ابن ابی حاتم روایت کرتے
 ہیں عن علی **فقل تعالے** ولا جنبنا الا خابری سبیل قال نزلت هذه الآية في المسافر
 تصبیه الجنابة فیتیمم ویصلی حتی یجد الماء امام محمد کتاب الحج میں لکھتے ہیں اخبارنا
 ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم قال اذا تیمم الرجل فهو علی یتیمم ما لم یجد ثوبا
وعن الحسن البصری قال التیمم بمنزلة الوضوء بتیمم جب تیمم مجاہد
 وضوء قائم ہو تو جو ناقض وضوء ہے وہی ناقض تیمم ہوا چونکہ ہم ناقض وضوء ایک علیحدہ فصل میں
 پہلے بیان کر چکے ہیں لہذا یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں مگر اس قدر ضرور معلوم ہو کہ اون
 ناقض کے سوا باقی کا ملنا ناقض تیمم ہے اسلئے کہ روایت بالامین حتی یجد الماء مذکور ہے
فصل اب متفرق احادیث تیمم لکھتے جاتے ہیں دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں عن
 علی رضی اللہ عنہ فی الرجل لیکون فی السفر فتصبیه الجنابة ومعه الماء القلیل
 یخاف ان یعطش قال یتیمم ولا یغتسل ترجمہ حضرت علی فرماتے ہیں جبکو سفر میں جتا
 واقع ہوا اور اس کے ساتھ تھوڑا پانی ہوا اور وہ خوف کرے کہ نہانے سے پیاسا رہ جائے تو
 اسکو تیمم کرنا چاہیئے اور اسحق روایت کرتے ہیں عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یال فیر تیمم فقیل ان الماء منک قریب قال لعل لا یبلغنا اور ابن ابی شیبہ
 وطحاوی روایت کرتے ہیں عن ابن عباس مر فوعا اذا غلبتک الجنابة وانت علی غیر وضوء
فیتیمم فی الباب عن علی بن ابی طالب مثله اخذہ البیهقی اور امام محمد کتاب حج
 میں لکھتے ہیں لا ینبغي للتیمم ان یؤمر المتوضئین وكذلك بلغنا عن علی بن ابی طالب
 یتیمم کیا ہو اگر شخص وضوء کرے مگر اہل سنت نہ کرے

وقال ابن ابي شيبة ثنا ابو الاحوص ثنا ابو اسحق عن علي بن عبد الله عن عبد الله بن
 ابيه قال لو اجنبت ثم مكنت شهر اما صليت ثم لم تجز اجد الماء قال ابو اسحق قال
 الحارث فبلغ ذلك عليا عن قال سبحان الله لا شيء يترك الصلوة لكن يتيمم
 بالصعيد الطيب فاذا وجد الماء بعد فليغتسل وقال ثنا سفيان بن عيينة عن
 ابن سنان عن الضحاك قال رجع عبد الله عن قوله فالتيمم قال مولانا الحسن
 ففقه اهل البيت لعدم رجوع عن قوله لما سمع قول علي كرم الله وجهه واخرج
 ابن ابي شيبة عن علي رضي الله عنه قال اذا جنب الرجل ولم يجد الماء طلب
 ما بينه وما بين ذهاب الوقت شريطة ان يصلي فاذا وجد الماء اغتسل ولم يعد
 واخرج ايضا عن علي قال يتلوما جنب ما بينه وبين اخر الوقت فان وجد الماء
 توضا وان لم يجد الماء تيمم وصلى فان وجد الماء بعد اغتسل ولم يعد الصلوة

كتاب الصلوة

اس کتاب الصلوة میں متعلق صلوة کے باب ہیں اور خاتمہ ہے۔

باب المواقیت

معلوم ہو کہ نماز کا وقت زوال آفتاب سے ہر شے کا سایہ اس کے برابر ہونی تک قبل
 امام محمد اور دو سایہ ہونے تک بقول امام ابو حنیفہ ہے اور جبکہ اس مقدار سے پہلے نماز
 ہو تو وقت نماز عصر شروع ہوتا ہے اور نماز عصر کا وقت غروب آفتاب تک ہے اور نماز
 آفتاب وقت نماز مغرب سے اور وقت مغرب شفق ڈوب جانے تک ہے اور بعد غائب ہونے

کے وقت نماز عشا شروع ہوتا ہے اور وقت نماز عشا تمام رات قبل طلوع صبح صادق تک ہے
 اور طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک نماز صبح کا وقت ہے؛ مصنف ابن ابی شیبہ
 میں روایت ہے عن حسین بن بشیر بن سلیمان عن ابیہ قال دخلت انا و محمد بن علی ^{جل}
 من ال علی عجا بر بن عبد اللہ فقلنا لہ کیف کانت الصلوة مع رسول اللہ ^{صلی} اللہ علیہ
 فقال ^{صلی} رسول اللہ ^{صلی} اللہ وسلم الظهر حين كان الظل مثل الشراك ثم صلى بنا العصر حين كان الظل مثله
 ومثل الشراك و صلى بنا المغرب حين غابت الشمس و صلى بنا العشاء حين غابت الشمس
 و صلى بنا البجر حين طلع الفجر ثم صلى بنا من الغد الظهر حين كان ظل كل شيء
 مثله ثم صلى بنا العصر حين كان ظل كل شيء مثليه قد مر ما يسير الراكب
 الى ذي الحليفة العنق ثم صلى بنا المغرب حين غابت الشمس ثم صلى بنا العشاء
 حين ذهب ثلث الليل ثم صلى بنا الفجر فاسفد **الحديث** اور امام محمد بن الحسن
 موطا میں روایت کرتے ہیں قال ابو هريرة انا اخبرك صل الظهر اذا كان ظلك مثلك
 والعصر اذا كان ظلك مثلي والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء ما بينك وبين
 ثلث الليل فان نمت الى نصف الليل فلا نامت عيناك وصل الصبح بغلس **قال**
محمد هذا قول ابو حنيفة سرج فوق العصر وكان يرى الاسفار في الفجر واما قولنا فانا
 نقول اذا امتد الظل على المثل فصاير مثل الثيبي ونزى ادة من حين خال الشمس فقد
 دخل وقت العصر واما ابو حنيفة فانه قال لا يدخل وقت العصر حتى يصير الظل
 مثليه اور كتاب مجمع من امام محمد روایت کرتے ہیں عن ابن عباس قال وقت الظهر ^{العصر}
 و وقت العصر الى المغرب و وقت المغرب الى العشاء و وقت العشاء الى الفجر
 اور امام محمد اسی کتاب میں لکھتے ہیں قال ابو حنيفة رحمه الله ينبغي

زید بن جابر قال قال محمد بن الحسن قد جاء في ذلك اننا مختلفون من الغلغل والاسفار
 ولا سعاد بالبحر والينان القوم كانوا يفسلون فيطيلون القراءة فينصرفون كما ينصرف
 اصحاب الاسفار ويدرك النايرو وغيره الصلوة وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه
 عليه واله وسلم قال اسفروا بالبحر فانه اعظم الاجر واخبرنا سعيد بن عامر
 بن عبد اس الطائي عن علي بن ربيعة الوالبي عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه انه كان
 يقول يا ابن النباح اسفروا بالبحر حال فيه كما ابو حنيفة او محمد بن كتيبة بن كتيبة بن كتيبة بن كتيبة
 صحيح في نماز اچھا اور جالاہور سے وقت ادا کرنا ہمارے نزدیک بہت پسند ہے کیونکہ حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی میں زیادہ ثواب فرماتے ہیں اور حضرت علی بھی اس وقت
 نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اور وقت عصر کے بیان میں کتاب حج میں ہے قال محمد
 بن الحسن قال ابو حنيفة رضي الله عنه تاخير الصلوة العصر افضل من تعجيلها اذا اصلحت
 والشمس بيضاء فقيه لم تغد على ذلك كان اصحاب عبد الله بن مسعود بالكوفة
 اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن حماد عن ابي ابيهم الضبي قال ادركت اصحاب عبد الله
 بن مسعود وهم يصلون العصر في اخروا وقتها يعني تاخير نماز عصر افضل ہے تعجيل سے
 جب تک کہ آفتاب متغیر نہ ہو یعنی آفتاب زمین زردی واقع ہونے سے پہلے نماز عصر ادا کرنا
 چاہئے اور ایک روایت میں ہے کہ ادائی نماز عصر میں اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے
 تو قبل غروب بحالت تغیر آفتاب بھی نماز عصر وقتہ پڑھ لیتے ہیں۔ اور نماز عصر کے
 ادا میں سخت تاکید ہے اور معنی قرآن تعالیٰ حافظوا على الصلوات والصلوة الواسطة

لہ اسفار بالغومین روایت ۱۱۱ ہے۔ حدثنا ابو حنيفة عن عبد الله بن دومان عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه

واله وسلم انه قال اسفروا بالصبح فانه اعظم للثواب هكذا رواه محمد بن مروان عنه ۱۲ سنہ

میں صلوٰۃ واسطے سے نماز عصر مراد ہے اور یہ روایت ابن حنیفہ سند ابن مظفر وابن خضر
میں فان من فاتہ صلوٰۃ العصر حتی تعرب الشمس فقد جط علما اور ایک روایت میں کما نما
وتراہلہ وما لہ ہے۔

ہم وقوت الصلوٰۃ میں احادیث اہل بیت بیان کرتے ہیں
وقت نماز صبح کے احادیث

اخرج ابن الجراح بن یزید بن ماکور قال کنا فضل مع علی رضی اللہ عنہ بالاقبار
ویقاتل الحور وریۃ واند لیسر بالفجر حتی نری ان الشمس قد طلعت واخرج
ضیاء الدین المقدسی عن ادریس الاودی عن زبید قال صلیت مع علی کریم اللہ و
فلما صلینا جعلنا نظرا الى جيطان المسجد اطلعت الشمس ام لا واخرج
ابن ابی شیبہ عن زیاد ابن المقطع قال رأیت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ
اسفرو بالفجر جدا۔

نماز ظہر کے وقت میں

اخرج ابن ابی شیبہ عن حفص بن ابی العیس قال سألت ابی قلت صلیت مع
علی فاخبرنی کیف کان الظہر فقال اذا زالت الشمس۔

نماز عصر کے وقت میں

اخرج ابن ابی شیبہ عن حفص بن ابی العیس قال سألت ابی قد صلیت مع علی
فاخبرنی کیف کان یصلی العصر فقال کان یصلی العصر والشمس مرتفعة واخرج

صبياً الدين المقدسي في الحاضرة عن ابن عمه ان علياً رضي الله عنه كان يؤخر العصر حتى
يرتفع الشمس على الحيطان - ترجمه حضرت علی بن ابی طالبؑ کی تاخیر عصر کرنا کہ جب سورج اٹھائے اور اس کے

نماز مغرب کے وقت میں

اخرج ابن ابي شيبة عن أبي العباس قال سألت ابا عبد الله صلوات الله عليه عن وقت الصلاة مع علي بن ابي طالب
فاخبرني كيف يصل المغرب فقال كان يصل اذا سقط الفريص -

ترجمہ: ابو عبد اللہؑ سے پوچھا کہ نماز مغرب کے وقت میں کیا کرنا چاہیے۔

نماز عشاء کے وقت میں

اخرج ابن ابي شيبة عن حفص بن عمر بن مروان قال سألت قلت صلوات مع علي فاخبرني
كيف كان يصل العشاء قال كان يصل العشاء اذا غاب الشفق اب شفق كما به معلوم كرايا
امام محمد کتاب حج میں کہتے ہیں والشفق عندنا الحمة التي تكون في المغرب فاذا ذهب
تلك الحمة فقد غاب الشفق اخبرنا ثور عن مكيول قال كان عبادته في الصلوات

ومثلاً ابن اوس يصليان العشاء اذا غابت الحمة ويرى انما الشفق وحده كان ابو حنيفة
يقول الشفق هو البياض وكان ابو حنيفة يقول لا يغرب المغرب حتى يغيب الشفق
ويذكره تأخيرها اذا غابت الشفق ويقول وقتها حتى يغيب الشفق وكذلك يقول محمد بن الحسن

اخبرنا شعبة عن قتادة عن عبد الله بن شبيب عن النبي صلى الله عليه وسلم
ومرة لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم ان الله عليه وسلم ان الله عليه وسلم ان الله عليه وسلم ان الله عليه وسلم
والعصر ما لم يصف الشمس والمغرب ما لم يسقط نور الشمس والعشاء ما لم يصف الليل
والفجر ما لم تطلع الشمس وقد جعل وقت المغرب في هذه الحديث ما لم يسقط نور الشفق

فصل تلحیر کی نماز ہر ایک ہر موسم میں جلد پڑھنا چاہئے یعنی ایک سایہ گزرجا
سے پہلے ادا کرنا چاہئے اور موسم گریما میں دو سایہ کے قبل تک تاخیر مضائقہ نہیں امام نسائی
روایت کرتے ہیں عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا کان الحار
برد بالصلوة واذا کان البر دجمل ورموطا محمد بن روايت عن ابي هريرة ان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الحر فابرد واعز الصلوة فان شدة الحر من فيج جهنم
قال محمد وهذا انخذ بنبرد بصلوة الظهر في الصيف ونضلى في الشتاء حين نزول هو
قول ابو حنيفة **فصل** معلوم ہو کہ تین وقت نماز پڑھنا منع یعنی مکروہ تحریمی ہے یعنی وقت طلوع
آفتاب اور زوال آفتاب کے وقت اور وقت غروب آفتاب نماز نہیں پڑھنی چاہئے ابن جریر
روایت کرتے ہیں عن علی وانشق قال لا فضلة نصف النهار ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس لا
بعد الغداة حتى تطلع الشمس **واخرج** ابن المظفر وابن خسر ووطئة وابن عبد الباقي
ابن المقرئ عن ابو حنيفة عن عبد الملك بن عبد الرحمن بن عتبة عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوة بعد الغداة حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتى
تغيب الحديث۔

بِالْاِذَانِ

کتاب حج میں امام محمد کہتے ہیں قال ابو حنيفة الاذان ان يقول الموزن الله اكبر
الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر
انا هو مرة واحدة ثم يقول اللهم ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله
الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله

ولم يكن الرجوع والنهاتين شيئاً إذ يقول **سبح على الصلوة سبي على الصلوة**
سبح على الفلاح سبي على الفلاح الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله - وقال ابو حنيفة ^{له} ليس ينبغي ان يؤذن للصلوة
 من الصلوة ان قبل دخول وقتها فجاء ولا غيرها اب احاديث اذان بيان
 كئے جاتے ہیں بہیقی روایت کرتے ہیں بلال موزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 یہ کہ اللہ کان بنادی بالصبح سبي علی خیر العمل فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجعل فی
 مکاتھا الصلوة خیر من النعم خلاصہ یہ کہ بلال اذان منیع میں بدی علی الفلاح سبي علی خیر العمل
 کہتے تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سبي علی خیر العمل کی جگہ الصلوة خیر
 من النعم کہنا اختیار کیا اور سبي علی خیر العمل کہنا ترک ہو گیا اور امام زعفرانی کتاب قدیم میں النعم
 صادق سے روایت کرتے ہیں عن جعفر بن محمد عن ابيه ان علیاً کان یقول فاذا ان
 الصبح الصلوة خیر من النعم اور سنن دارقطنی میں روایت ہے عن علی قال کان رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نزل الاذان ونحذر الاقامة اور ابن ابی شیبہ
 روایت کرتے ہیں عن جمیع ائمتنا کان یقول الاذان منته والاقامة واتی علی موزن یقیم
 مرة مرة فقال لا تجعلھا منته لآم لك اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے عن ابی
 اسحق السبیعی قال کان اصعب علی وعبد اللہ یشفعون الاذان والاقامة
 امام محمد بن حسن کتاب حج میں لکھتے ہیں اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم قال
 الاذان والاقامة منته منی قال محمد ان اول من افرق الاقامة معویة فیما بلغنا
 اخبرنا محمد بن ابراهيم بن صالح عن حماد عن ابراهيم الخنفي قال اول من نقص التكبير
 فی الصلوة وخطب قبل الصلوة فی الصلوة وجلس علی المنابر ونقص الاقامة وام سلم

معاویہ بن ابی سفیان مخفی نہ رہے درمیان اذان اور اقامت کے کہ یہ قدر وقفہ کرنا چاہا
اس لئے کہ اذان کا مقصود بے علامت ہے تنبیہ چونکہ اذان و اقامت میں سوائے لفظ قد
قامت الصلوٰۃ کے اور کوئی فرق نہیں لہذا بنظر اختصار ہم نے باب افان میں احکام قائم
بھی لکھے۔

باب شرط الصلوٰۃ

ضرور ہے نماز پڑھنے والے کو یہ کہ پہلے طہارت احداث و انجاس سے جبکہ ہم ذکر کتاب
طہارت میں کر چکے ہیں کرے یعنی جنابت ہو تو غسل کرے جسم بالباس کو نجاست لگی تو
دھوے محدث ہو تو وضو کرے بلکہ نماز کی پاک کئے پہرہ صلی پر واجب ہے کہ ستر عورت کر
مستحضر مرد کے لئے ناف کے گیشے تک ہے کہ ما اخرج الحاكم في المستدرک
عن ابی جعفر محمد بن علی قال قلنا لعبد اللہ بن جعفر برابط الب حدثنا ما سمعنا من رسول
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولا عندنا عن غیرک وانما کان نقہ قال سمعت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین السرة الى الركبة عورة واورسنن ابوداود وودینانی
وتاریخ ابن عساکر من روايتہ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تظن
السرة غنصی ولا میت فان الغنص عورة و**اخرج** البخاری ومسلم عن ابی العلام
الاسلمی قال رأیت علیاً رضی اللہ عنہ یأمر فوف السرة اور عورتوں کے لئے تمام
جسم مایا ہے **اخرج** ابن ابی شیبہ عن مکحول قال سألت عائشة فی کہ ثوب تصلی اللہ
نقلت ایت علیاً فاسأله ثم ارجع الی فانی علیاً فاسأله فقال فی درجہ سابع وخمار
فرجع الیها فاخبرها فقالت صدق و**اخرج** الحاكم عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال

عورة الرجل على الرجل كعورة المرأة على الرجل وعورة المرأة على المرأة كعورة المرأة
 على الرجل **واخرج** الترمذی عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال المرأة
 عورة (الحديث تنبيه اگر عورت کے منہ بات بانو کے منجھ کیلے رہیں تو مضائقہ نہیں کہیں
 اسی سے رکوع و سجود کے ادا میں سعی ہوتی ہے اور جاریہ عورت کے اگر ستر عورت شکم
 اور پشت کا دیا پنا ہے اخرج ابن ابی شیبہ عن ابی اسحق از علیاً وشریحاً کانا یقولان
 فصلی الاماء کما تخرج پھر شرط نماز کیلئے نیت سے نیت کے معنی ارادہ دل کے ہیں اور
 اسکی حدیث خاکسار مصنف کے پاس یہ ہے **اقول** حدیثنا مولانا الحسن
 دہلوی ففقه اهل البيت بطريق الشيخ ابراهيم كوردی فمسلسلة عن الامام زين العابدين
 علی بن الحسین قال حدثني ابی الحسین قال حدثني ابی علی بن ابیطالب رضی الله عنہم قال
 قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فذكر اربعين حديثاً منها الاعمال بالنية **وقال**
 شيخ الصوفية ابو طالب المكي ففوت القلوب وقد روينا في الحديث من طريق اهل البيت
 عليهم السلام لا يقبل الله تعالى قولاً لا يعمل ولا قولاً وعملاً بالنية **واخرج**
 الدليلی فوسيد الفردوس عن ابی الصلت المروری عن الامام علی الرضی عن ابی الاحام مری
 الامام غزالیہ الامام جعفر الصادق غزالیہ الامام محمد الباقر غزالیہ الامام زيار العابد
 غزالیہ الامام الحسین غزالیہ الامام علی بن ابیطالب عن اخيه رسول الله صلى الله عليه
 واله وسلم انه قال لا قول لا يعمل ولا قول وعمل بالنية ولا قول وعمل ونية الا
 بأصابة السنه پھر شرط نماز استقبال قبلہ سے یعنی قبلہ کے طرف نہیہ کے
 نماز ادا کرنا ہے کما قال الله تعالى قول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم
 فولوا وجوهكم شطره **اخرج** عبد بن حميد وابن جرير وابن منذر وابن الجاهم في

تفاسیرہم والدینوری فی الجلسۃ والحاکم والمستدرک وصحہ والبیہقی فی السنن
عن علی رضی اللہ عنہ فی قولہ لے قول وجعل شطر المسجد الحرام قال شطرا قبلہ واخرج
ابن ایشیہ فی مصنفہ عن ابی ہنی اللہ عنہ قال ما بین المشرق والمغرب قبلہ۔

بَابُ الْفَتْحِ وَفَعِ الْيَتْرَنِ فِي الصَّلَاةِ

کتاب حج میں ہے قال محمد جاء الثبت عن علی بن ابطالب وعبد اللہ بن مسعود انهما كانا
لا یرضان فی شیء من ذلك الا فی تکبیرۃ الا فتاح ضلی بن ابطالب وعبد اللہ بن مسعود اعلم
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عبد اللہ بن عمر ترجمہ امام محمد کہتے ہیں کہ حضرت علی و ہر
رضی اللہ عنہما سے حکم حدیث پہنچی ہے کہ وہ دونوں سوائے تکبیر تحریمہ کے کسی تکبیر پر ہاتھ
نہیں اوٹھاتے تھے اور یہ دونوں زیادہ واقف ہیں نماز رسول خدا کے ساتھ عبد اللہ بن عمر سے

لے یہ ارشاد مرقی مدینہ شریف میں علی صاحبہا الصلوۃ والسلام صا رہوا یہ کہ مدینہ طیبہ بجانب شمال واقع ہونے سے قبلہ
دوان بجانب جنوب ہے اور ملک ہندوستان جانب مشرق واقع ہونے سے یہاں پر سمت قبلہ جانب مغرب ہے چنانچہ نقشہ ذیل کے
سائے سے واضح ہوگا۔

جنوب

مَدِیْنَةُ الْمَدِیْنَةِ

قبر
کو سقہ

مدینہ منورہ

شمال

ہم اسکے منقول احادیث لکھتے ہیں، ابن جریر امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں قولہ نماز افضل
 للربک واغفرین یہ کہہ کر قال ترفع اول ما تلک فی الافتتاح یعنی اڑھٹھائے تو بات ازل تکبیر افتتاح
 نماز میں اور ابن مردودہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں قال ان الله اوحى الى رسول الله ان ترفع
 يديك عند اعزلك اذ اكبرت للصلاة فذا الى الفراء ورسنن ابوداؤد وجامع ترمذی میں روایت
 عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم مفتاح الصلوة الطهور
 وتعويم التكبير وتخليلها التسليم اور امام محمد موطا میں روایت کرتے ہیں اخبرنا محمد
 بن ابان بن صالح عن عاصم بن كليب الجعفی عن ابيه قال رايت على بن ابي طالب رفع يديه
 في التكبيرة الاولى من الصلوة المكتوبة ولم يرفها في السجدة ذلك اور کتاب حج میں كليب
 روایت ہے قال ان عليا كان يرفع يديه في التكبيرة الاولى التي تفتح بها الصلوة ثم
 لا يرفها في شيء من الصلوة اور مصنف ابن ابی شیبہ میں كليب سے روایت ہے ان عليا
 كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة ثم لا يعود وروى ابو حنيفة عن عمار بن ابراهيم
 عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
 لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلوة ولا يعود لشيء من ذلك هكذا اخرجہ البخاری
 في مسنده او يرفعه مصنف ابن اسحق سے روایت ہے قال كان اصحاب عبد الله
 واصحاب علي لا يرفعون الا في افتتاح الصلوة قال وكيع ثم لا يعودون اور سند صحیح
 سلم و سند بزار میں روایت ہے عن علی کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام
 الى الصلوة قال الله اكبر الحديث اور بیہقی روایت کرتے ہیں ابو سعید خدری سے
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال لا اله الا الله اكبر فقولوا الله اكبر
 اور امام زین العابدین سے موطا میں روایت ہے عن علی بن الحسين انه قال كان رسول الله صلى

یک بار کلمات خفص و کلمات رفع فلام یزل تلك صلوة حتى لقي الله عز وجل تنبيه نماز کے
 ہر نشست و برخاست میں اللہ اکبر کہنا پہلے زمانہ میں لازم سمجھا گیا تھا اگر کسی مصلیٰ سے یہ تکبیر
 ادا نہ ہوتی تھی تو وہ نماز مسروقہ سمجھی جاتی تھی چنانچہ مصنف عبد الرزاق مین روایت ہے کہ
 معاویہ بن ابوسفیان کے تکبیر نہ کہنے سے مہاجرین و انصار نے اونکو یا معریۃ اسرقت
 الصلوۃ کہا تھا اور امام محمد بن سبطان لکھتے ہیں قال محمد السنۃ ان یکبر الرجل فی صلواتہ
 کلمات خفص و کلمات رفع و اذا اخط للسجود کبر و اذا اخط للسجود الثالث یکبر
 اور قول امام ابو حنیفہ یہ ہے کہ جب شروع کرے آدمی نماز تو اللہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھ
 مقابل کانون کے اوٹھائے ابتدا سے نماز میں یعنی ذات اوٹھائے کسی تکبیر میں سوا
 پہلی تکبیر کے اور معلوم ہو کہ نماز میں پہلی تکبیر فرض ہے اور اوسکو تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں
 اور احادیث رفع میں لفظ حذ و منکبہ و لفظ حذ و اذنیہ ہر دو بطور صحیح وارد ہیں لہذا امام ابو حنیفہ
 نے حذ و اذنیہ کو اختیار کیا ہے اسوجہ سے کہ تعمیل امر حذ و منکبہ بالقیع ہو جاتی ہے فتد

باب وضع الیمنی علی الیسری تحت السرۃ

لہ اخرج عبد الرزاق عن عبد الله بن ابي بكر بن حفص بن عمر بن سعد ان معاوية صلي بالمدنيه للانس الصلوة فلم
 يكبر بعض هذه الصلوات الذي يكبرون فلما انصرف ناداه من مع ذلك من اهل الجرحين ولا تضار فقلوا
 يا معريۃ اسرقت الصلوة ام نسيت ان بسم الله الرحمن الرحيم ان الله اكبر حين تهي ساجدا ۱۲
 ۱۳ اخرج مسلم عن ابي جهم انه راى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يده حين دخل
 في الصلوة كبر و وصف هام حيا لاذنيه الحديث و اخرج احمد و اسحق و الدارقطني و الطحاوي
 عن البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى رفع يدايه حتى يكون
 اجماعا ماحذ اذنيه و عن انس بلفظ اذا افتتح الصلوة كبر ثم رفع يده حتى يجاذى بها ثم
 اذنيه الحديث اخرجہ الدارقطني ۱۲ منہ

موطا، امام محمد رحمہ میں روایت ہے عن سہیل بن سعد قال کان الناس یومرون ان یضع احدہم
 یدہ الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلوۃ قال ابو حاتم ولا اعلم الا انہ یمنی ذلک
قال محمد یمنی للصلۃ اذا قام فی صلاتہ ان یضع باطن کفہ الیمنی علی راسہ الیسری
 تحت السرقۃ و یرمی بصرہ الی موضع سجودہ و هو قول ابو حنیفۃ ترجمہ سہیل بن سعد نے کہا کہ
 کہ آدمی زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں حکم کئے جاتے تھے یہ کہ رکوع میں سیدھے آ
 کو بائیں پونچے پر نماز میں۔ امام محمد اس حدیث کی توضیح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ضرور ہے
 نماز پڑھنے والے کو جبکہ کھڑا ہو نماز میں تو رکے باطن کف یمنے بتیلی سیدھے ہاتھ کی
 اوپر بائیں پونچے کے زیر ناف اور دیکھے آنکھوں سے سجدہ کی جگہ اور یہی قول ابو حنیفہ کا
 ہم کہتے ہیں کہ قول ابو حنیفہ تلخیص ارشاد مرتضوی ہے جسکو کعب اپنی کتاب میں اور
 ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں اور ابو الحسن بن بشران فوائد میں اور بیہقی سنن
 میں روایت کرتے ہیں عن غزو ان بن حریز الضبی عن امیہ عنہ کا تشدید اللزوم لعل
 برابط الب رضی اللہ عنہ قال کان علی رضی اللہ عنہ اذا قام الی الصلوۃ فکبر وضرب
 بیدہ الیمنی علی راسہ الیسری فلا یرال کذلک حتی یرکع الا ان یصلح جلدہ او یصلح ثوبہ
وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا معشر الانبیاء
 امرنا بتجھیل فطرنا و تاخیر صحیرنا و ان نضع ایماننا علی شئنا کنا فی الصلوۃ سر واء الطہارۃ
والکبار وعن جابر قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل وهو یصلی قد
 وضع یدہ الیسری علی الیمنی فانزعجما ووضع الیمنی علی الیسری رواہ احمد والطبرانی
 لہ روایت وضع کتاب الآثار امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میں یہ ہے اخذنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتدل یمینہ علی سارح یتواضع بذلک اللہ عز وجل ۱۲ منہ

فی الاوسط وقال الميثمي رجاله موثقون **و تحت السرة** کی حدیث (عن ابی جحیفہ عن علی
 رضی اللہ عنہ قال السنة وضع الکف علی الصکف (وفی رواية) وضع الیمن علی الشمال **تحت السرة**
 اخبره ابو داود والعلانی وعبد اللہ بن احمد والدارقطنی وابوشاہین، اور اس کی
 نسبت محدثین ضعف کا اطلاق کرتے ہیں مگر درہل ضعف باعتبار رواقہ ہے نہ باعتبار
 حدیث پس جس حالت میں کہ شواہد صحیح ملین تو حدیث صحیح ہو سکتی ہے اور یہاں معمول
 کہنا شواہد حدیث بیان کئے جاتے ہیں **اخرج ابن ابی شیبہ** عن وکیع عن موسی بن حمید
 عن خلفہ بن وائل بن حجر عرابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوۃ **تحت السرة** **واخرج** ابن شاہین وابو محمد الابرکی
 فی کتاب الصلوۃ وابوالقاسم ابن منکلا فی کتاب الخرج عن علی رضی اللہ عنہ
 قال ثلثة من اخلاق الانبیاء تعجیل الافطار وتأخیر السمر، ووضع الاکف
 علی الاکف **تحت السرة** **واخرج** الطبرانی عن ابی الدرداء مرفوعاً بلفظ ثلاث من
 اخلاق النبیۃ تعجیل الافطار وتأخیر السمر، ووضع الیمن علی الشمال فی الصلوۃ
 رواہ الطبرانی فی الصکید وقال الميثمي رجاله رجال الصیغ **واخرج** ابو داود
 عن جریر الضبی قال رأیت علیاً رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ یمینہ علی الرسغ فوق
 پوشیدہ نر ہے کہ تحت السرة و فوق السرة میں چندان تفاوت نہیں ہے بلکہ احتمال
 سہو نظری ممکن ہے یعنی یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ حضرت علی نے زیر ناف استدر فرمایا
 سے وضع فرمایا تاکہ راوی نے وضع فوق السرة روایت کر دیا واللہ اعلم بالصواب
 اپنی تحقیق میں روایت وضع تحت السرة کو ترجیح دیتے ہیں لیکن تعجب ہوا کہ اس سے ہے

بلکہ اس حدیث کو مولوی حاجی محمد کبیری شیعہ وقایہ کے ماضیہ میں کار مولوی رحیم اللہ صاحب تہذیب و تہذیب و تہذیب و تہذیب
 مولیٰ شیعہ سے نقل کئے ہیں ۱۲۸ھ

کہ کہیں اس کی روایت کا پتہ جناب ولایت آسکے نہیں پایا جاتا ہے

باب ما یقرب الیک التکبیر الاولی

سنن ابن ماجہ میں روایت ہے عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا افتتح فی الصلوۃ قال سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جلالک ولا الہ الا انت لا شائک عنک عیثۃ اخرجہ الذمذی وابوداد و عن انس رواہ الدارقطنی۔ اور اسحن روایت کرتے ہیں عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یجمع فی اول صلوۃ بیز سبھا نک اللہم وبحمدک و یدین و تحب و تحبی الخ اور صحیح مسلم میں یہ روایت ناز تہجد میں ہے ہم کہتے ہیں کہ حافظ ابن خسر و یحییٰ نے سند ابو حنیفہ میں روایت کی ہے عن ابی یوسف القزوینی فی قصۃ قال دخل ابو حنیفۃ علی زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم فقال لہ زید ما مفتاح الصلوۃ وما افتتاحھا وما استفتاحھا فقال مفتاح الصلوۃ الطہور و افتتاحھا التکبیر و استفتاحھا مختلف فیہم من یقول و تحب و تحبی و غیر مختار سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جلالک ولا الہ الا انت قال مولینا الحسن فی احیاء المیت بقفۃ اہل البیت فقد اقرہ السید زید حاکم اس روایت کا یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے حضرت زید شہید سے کہا کہ بعد تکبیر اولی استفتاح میں اختلاف واقع ہوئے ہیں نے سبحانک اللہم الی الخ اختیار کیا تو زید شہید نے اسکو برقرار رکھا انکا نہیں فرمایا۔

باب اخفار التوفو و بسملة والتابن

اخبر الطبراني في معجم الكبير عن ابي اوائل قال كان على رضى الله عنه وعبد الله رضى الله
 عنه ^{ابن مسعود} لا يجهرون ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بآمين **واخرج** ابن جرير في تهذيبه
 وابن شاهين في السنة عن ابي اوائل قال كان عمر رضى الله عنه وعلى رضى الله عنه
 لا يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بآمين **واخرج** الطبراني ان ابا بكر
 وعمر وعثمان وعلياً رضى الله عنهم كانوا يسرون وقال سعيد بن منصور ثنا خالد
 عن حصين عن ابي اوائل قال كانوا يسرون التعوذ والبسلة **واخرج** الطبراني
 عن ابي ايل قال كان عمر رضى الله عنه وعلى رضى الله عنه لا يجهران بالبسلة **واخرج**
 عبد الرزاق عن ابي فاخته اخيراً رضى الله عنه كان لا يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ^{كان}
 يجهر بالحمد لله رب العالمين وعمر بن عباس قال كان رسول الله عليه وسلم اذا قرأ
 بسم الله الرحمن الرحيم هزأ منه المشركون وقالوا احمد يذكركم الالهامة وكان نسلة
 يتسمى الرحمن الرحيم فلما نزلت هذه الآية امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 لا يجهر بهارواه الطبراني في الكبير والاوسط وقال الهيثمي رجاله موثقون وعن
 انس رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسر ببسم الله الرحمن الرحيم
 فابوبكر وعمر رآه الطبراني في الكبير والاوسط وقال رجاله موثقون **وسروا**
ابو حنيفة عن يزيد بن عبد الله بن مغفل عن ابيه انه صلى خلف امام فحرم ببسم الله
 الرحمن الرحيم فلما انصرف قال يا عبد الله احبس عنا نعمتك هذه فاني صليت خلف
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما سمعهم يجهرون بما هكذا
 اخبره طلحة فابخره واذ بالمظفر والحارثي (واخرجه) الطبراني هكذا اسنادا
 وسنتا الا لفظ نعمتك (وبمعناه) رواه احمد والزمذى والنسائي وابن ماجه

انه قرأنا فصوله الجفر بالانبياء فاذا بلغ راس السبعين ترك منها آية فقرا ما بعد ما

ثم ذكر فوج فقرا ما شرح المصكانه الذي كان قرأ فماتت و**اخرج**

ايضا عن ادريس الاودي غرابيه قال سمعت عليا يقرأ في الاخيرة من صلوة الجفر بسم

اسم ربك الاعلى **واخرج** ابوداود في المراسيل من طريق الزهري قال من سئل

صلواته عليه وسلم ان يجهر بالقراءة في الفجر في الركعتين وفي الاوليين من المغرب

والعشاء وسره فيما عدا ذلك **واخرج** ابوداود عن الحسن البصري مرسل اخره

واخرج الدارقطني عن انس رضي الله عنه قال ان جبرئيل اتي النبي صلى الله

عليه وسلم ليلة حين زالت الشمس فامر ان يؤذن الناس بالصلوة حين فرضت

عليهم فقام جبرئيل امام النبي و قام الناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال صلى اربع ركعات لا يجهر فيها بقراءة يا أيها الناس بسم الله صلى الله عليه وسلم

ورسول الله صلى الله عليه وسلم يأت بجبرئيل **واخرج** ابوداود في المراسيل

عن الحسن البصري غره **واخرج** محمد بن الحسن في كتاب الآثار اخبرنا

ابو حنيفة عن حماد بن عمار انهم قال عرس رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من

يعرسانا الليلة فقال رجل من الانصار شاب انا والحديث وفيه فامر المؤذن فاذا

وصل ركعتين ثم اقيمت الصلوة فصل الجفرا بصا به وجهر بها بالقراءة كما كان يصلي

واخرج مسلم عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بالجفر

بقاف ونحوها **واخرج** ابوداود والنسائي وابن حبان والحاكم واحمد و

ابن أبي شيبة والطبراني عن عقبة بن عامر قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ

في صلوة الجفر في سفره بالمعرة **واخرج** عن ابن عمر قال صكان

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب قل يا أيها الكافرون وقل الله أكبر

فضل في القراءة خلف الإمام

قال الله تبارك وتعالى وإذا قرأ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون
ترجمه فرمايا الله تعالى نے کہ جب بڑا جگے قرآن تو سنو اور سکو اور چپ رہو تاکہ تم پر
نازل ہو **اخرج** الدار فطنی عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال بل انصت فانه يكفيك **واخرج** الدار فط
وعبد الرزاق وابن ابی شبيبہ عن علی رضی اللہ عنہ قال من قرأ خلف الامام فقد
اخطأ الفطرة **واخرج** عبد الرزاق عن علي قال من قرأ خلف الامام فلا صلوة
واخرج البيهقي عن مجاهد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصلوة
ضع قراءة فتي من الاضغان في هذه الآية **واخرج** ابن مردويه عن عبد الله بن
منفل قال انما نزلت هذه الآية في القراءة خلف الامام **واخرج** الطحاوي عن انس
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انقروا في صلواتكم خلف الامام ولا ما يقرأ
فكنتم اقلها ثلث اقلوا انا فنقل قال لا تغفلوا **واخرج** الدار فطني عن عبد
بن حصين كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس ورجل يقرأ خلفه فلما
فرغ قال من الذي يقرأ في سورة كذا افهاهم عن القراءة خلف الامام **واخرج**
محمد بن الحسن في الاثر عن عاصم بن سلمة عن ابی حنيفة قلت لابن عباس
اقرئ والامام بين يدي قال لا كتاب حجج او موطن امام محمد كنيته بين قال ابو حنيفة
لا اقرأ خلف الامام في شي من الصلوة ما يجهر فيه بالقراءة وما لا يجهر فيه بالقراءة

ابو حنیفہ نے کہا قرأت امام کے پیچھے نماز میں نہیں ہے امام خواہ جہر کرے یا نہ کرے
اور امام محمد کتاب حج میں لکھتے ہیں کہ خلف الامام قرأت نکر نے کی حدیث ہکوجا برو
عبداللہ بن مسعود سے پوچھی ہے اور یہ راوی دوسرے رواق سے اوٹن ہیں
امام محمد کی روایتیں یہ ہیں اخبرنا ابو حنیفہ عن من سے بن ابی عایشہ عن ابی عبد
عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من صلی خلف الامام
فان قرأ الامام لم قرأ **واخبرنا** سفیان بن عیینہ عن منصور عن ابی وائل
قال سئل عبد اللہ بن مسعود عن القراءة خلف الامام قال انضت فان فی الصلوة
شیئا وسیکفک الامام ذلك **واخبرنا** مالک عن زہب انه سمع جابر بن عبد اللہ
يقول من صلی رکعة لم یقرأ فیها بام القرآن فامریصل الی ادراء الامام **واخبرنا**
عبد اللہ عن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفته قرأته **وفی رواية**
عن ابن عمر انه سئل عن القراءة خلف الامام قال یشکفک قرأۃ الامام و
اخبرنا محمد بن ابان عن حماد عن ابراہیم عن علقمة ان عبد اللہ مسعود کان
لا یقرأ خلف الامام فیما یجہر فیہ وما خافت فیہ لانی الاولین ولا فی الاخرین
واذا صلی وحدا قرأ فی الاولین بغاۃ الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الاخرین
شیئا **واخبرنا** اسرائیل ثنا میمون عن ابراہیم قال اول من قرأ خلف الامام
کان رجلا اهتم ای منسوب بالبدعة تنبیہ علوم ہو کہ حامل ان احادیث کا یہی علوم
ہوتا ہے جیسا کہ امام محمد بقول امام ابو حنیفہ جہر و سر کی حالت میں مقتدی کے پیچ
رہنے کو اور قرأت فاتحہ نکر نے کو کہتے ہیں کیونکہ دلیل نص سے بحالت قرأت قرآن
استماع والنصات فرض ہے لہذا خاص نماز جہر یہ میں مقتدی کو قرأت خلف الامام

کرنا در حقیقت خلاف حکم قرآن کرنا ہے اور یہہ امر خلاف حکم قرآن ہونے سے قبل
ابو یوسف و ابو حنیفہ قابل و عید بھی ہو سکتا ہے ایسا ہی بحالت اسرار قرأت فاتحہ
کا ایجاب لازم نہیں آتا کیونکہ یہہ امر مذاہب اربعہ میں اور محدثین کے نزدیک مسلم
اور احادیث صحیح سے مستنبط ہے کہ بحالت رکوع اگر کوئی مقتدی شامل نماز ہو تو اسکو
خاص فاتحہ پڑھنے کے لئے رکعت پہنچانے کی ضرورت نہیں تو حکم حدیث لا ینقطع
الاباحة الکتاب خاص واسطے امام و منفرد مصلی کے محدود معلوم ہوا پس مقتدیان
تلف الامام بھی حکم قرأت مستثنی خیال کئے جاسکتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

باب الركوع والسجود في الصلوة

معلوم ہو کہ رکوع و سجدہ نماز میں فرض ہیں قال اللہ تعالیٰ و اس رکوع و اسجدوا
اب رکوع و سجدہ کیا ہیں معلوم کرنا چاہئے واضح ہو کہ رکوع کے معنی لغت میں جھکنے
کے ہیں اور صفت رکوع میں عبد اللہ بن احمد زوائد المسندین روایت کرتے ہیں
عن علی رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع لودضع قدح
من ماء علی ظہرہ لیراق **واخرج** یوسف القاضی عن علیؑ انه فی ان یقرأ القرآن
وهو رکع وقال اذا رکعتم فعضموا الرب الحدیث **واخرج** البزاری ومسلم
والراعی فی الامثال عن علیؑ انه قال مثل الذی لا یتق صلوٰتہ کمثل الجمل
الحدیث اور نصب الراية فی تخریج احادیث الہدایہ میں بروایت
عوف بن مالک فلما رکع مکث قدر سورة البقرة اور بروایت انس اذا رکعت
فضع یدک علی رکتیک و فرج بین اصابعک اور بروایت برادر بن عازب

كان اذا ركع بباطنه اورا يك روايت من اذا ركع لا يصب راسه ولا
 يقفحه موجود ہے اور ركع من روايت امام ابو حنيفه سے اخذنا ابو حنيفه عن
 عبد الملك بن ميسرة ان سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالى عنه قال كنا
 فطيق ثمامنا بالركب هكذا اسرواه طلحة اور ركع وسجود کے اتمام میں سخت تاکید
 بلکہ ركع وسجود کی کمی محمول بسرقة صلوة ہے جیسا کہ بروایت ابو قتادة سنا امام احمد بن
 قالوا یا رسول کیف یسرق من صلوة قال لا یتم رکوعها ولا سجودها اور سجده
 لغت میں سر رکھنے کو کہتے ہیں اور صفت سجده میں روايت ہے اخراج البیہقی عن علی
 قال اذا كان احداکم یصلی فیصل العمامة عن جبهة واخرج ابن ابي شبة
 عن علی قال اذا سجد احداکم فلیعتدل ولا یفقد شذراعیہ افلا ترون السکب
واخرج ابن ابي شبة عن علی قال اذا سجد الرجل فلیجب واخرج **ابن ابي شبة**
عن **ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم امرت ان یسجد علی سبعین
 اعظم علی البجہ والیدین والركبتین واطراف القدمین **واخرج** یوسف القاضی
 عن علی قال واذا سجد وافادعوا فقس ان یستجاب لکم **واخرج** البخاری من
 حدیث ابن مسعود فی صفة الصلوة قال فیہ ثم سجد فامکن انفه وجبته من الارض
واخرج ابو یعلی والطبرانی عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه کان النبی صلی
 علیه وسلم یضع انفه علی الارض مع جبهته **واخرج** الدارقطی عن ابن عباس
 سرقه لا صلوة لمن لا یصیب انفه من الارض ما یصیب الجبین ورواه ثقات

لہ۔ اور سجدہ میں روايت امام بیہقی ابو حنیفہ عن علی بن ابی بن عباس اور غیر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قالوا فی صفة الصلوة علیہ وسلم ان یسجد علی سبعین اعظم کلک اسرواه اسمعیل بن عبد الجبار عن عبد الجبار عن عبد الجبار عن عبد الجبار

ولما عرفنا بيته قالت ابصر رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من اهله تصلي ولا تضع
انفها بالأرض فقال يا هذه ضعي انفك بالأرض فإنه لا صلوة لمن لم يرضع عنقه بالأرض
مع جمعة واخرج مسلم من وائل ان النبي صلى الله عليه وسلم بعد فوضع وجهه بين
واخرج اسحق بن محمد بن وائل قال روى عن النبي صلى الله عليه وسلم فلما بعد
وضع يديه حذاء اذنيه امام ابو حنيفة رحمه الله عليه في سجدة من سجده من جبهه ذاك
واخل كرسى پرا جتھا وکبا ہے اور یہ حکم جامع و شامل جملہ احکام احادیث ہر نیکی و جہ سے
اس ہے **فصل** اس رکوع و سجود میں کیا پڑھنا چاہئے معلوم ہو کہ ابن ابی شیبہ بسند
اپنے مصنف میں روایت کرتے ہیں **حدیث** نکاح عن سفیان عن عاصم عن ابی الفضا
قال كان علي رضي الله عنه يقول في ركوعه سبحان ربّي العظيم ثلاثا وسجوده
سبحان ربّي الاعلى ثلاثا ترجمہ ابو الفضا کہتے ہیں کہ فرماتے تھے حضرت علی رکوع میں
سبحان ربی العظیم تین بار اور سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ تین بار اور یہی روایت کرتے
ہیں عن ابی جعفر قال سبحان ثلاثا تسبیحات رکوعاً وثلاث تسبیحات سجوداً واخرج
عبد الرزاق وابن ابی شیبہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ مثله اور ابو داؤد وابن
داہن جان و حاکم روایت کرتے ہیں عقبہ بن عامر سے بابرین طور کہ لیا نزلت تسبیح باسم
ربك العظيم قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في ركوعكم ولما اذن
سبح اسم ربك الاعلى قال اجعلوها في سجودكم **واخرج** الزمذی و ابو داؤد
وابن ماجه عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع احدكم
فليركع ركوعاً ثلاث مرات سبحان ربّي العظيم وذلك ادناه فاذا سجد احدكم
فليسجد سجدة ثلاث مرات سبحان ربّي الاعلى ثلاث مرات وذلك ادناه
على الاستحباب ۱۲
على الاستحباب ۱۳

باب القول فی القيام بعد الركوع

ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں عن علیؑ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع
 راسہ من الركوع قال سمع اللہ لمحمدؐ او صحیح مسلم بن رواحہ سے عن علیؑ ان اذا
 رفع راسہ من الركوع قال سمع اللہ لمن حمدنا و لک الحمد ترجمہ حضرت علیؑ
 فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے
 تو سمع اللہ لمن حمدنا و لک الحمد دہن فرماتے تھے و مروی ابو حنیفہ رحمہ اللہ
 عن ابن عمرؓ انہما قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الركوع قال
 سمع اللہ لمحمدؐ فقال رجل ربنا لک الحمد حمد اکثر اطیباً مبارکاً فہذا الحدیث
 و هكذا و رواہ ابن ابی السبع بن ابرود و قد اخرجه مسنداً و فہذا ہلکذا و ابو ہریرہؓ
 احادیث شتخروج بخاری و مسلم بن حضرت انس رضی اللہ عنہ و ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً و روایت
 اذا قال الامام سمع اللہ لمحمدؐ فقالوا ربنا لک الحمد ترجمہ یعنی جب امام کہے
 سمع اللہ لمحمدؐ تم کہو ربنا لک الحمد لہنا خفیونین یہ حکم ہے کہ امام اور منفر
 ہر دو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کہیں اور جماعت کی حالت میں امام سمع اللہ لمن حمدہ
 کہے تو مقتدی ربنا لک الحمد کہے۔

تنبیہ

ہم ربنا لک الحمد آہستہ پڑھنے کی روایت خاص امام و منفر نماز پڑھنے والے کے لئے
 باب اغفار لہم من پہلے ہی لکھ چکے ہیں۔

باب القول في الجلسه بين السجدين

عبد الرزاق مصنف من ادر بقى سنن من روايته عن علي كرم الله وجهه
انما كان يقول بين السجدين رب اغفر لي وارحمني وارضني واجبرني وارزقني
واخرج عبد الرزاق عن علي انما كان يقول بين السجدين رب اغفر لي
وارحمني واجبرني وارزقني **واخرج** ابوداود والترمذي عن ابن عباس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدين اللهم اغفر لي وارحمني
واهدني وعافني وارزقني **واخرج** النسائي والدارمي عن حفص بن غوث عن ابي
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدين رب اغفر لي **قال**
الطحاوي في بيان ذلك ان الاثر في باب عقد البيان ذلك بعد
ما اسند حديث حذيفة فيه ولا نعلم من احد من اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه يفعل ذلك فوصلنا تدخير على بربط الب رضى الله عنه فانه قد
عنه انه كان يفعل فيها كما حدثنا الكيساني اى سليمان بن شعيب صاحب
ابى يوسف ثنا عبد الرحمن بن زياد ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق عن علي بن ابي
داود عن ابي اسحق عن ابي اسحق عن ابي اسحق عن ابي اسحق عن ابي اسحق
من بعد تابعهم الى يومنا هذا اذهب الى ذلك غير بعض من كان ينقل الحديث
فانه ذهب الى ذلك وقال به وهذا عندنا من قول الحسن واستعماله لسنة من
سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم واليه نذهب واياه نستعمل وقد وجدنا
القياس بشدة ذلك انا سائنا الصلوة مبينة على اقسامها التكبير الذى

یدخل بدینا ومنها القيام الذی یتلوه مناه و فیہ ذکر وهو الاستفتاح وما یقرأ بعد
 من القرآن فیہ ثم یتلو ذلک الركوع و فیہ ذکر وهو التسبیح ثم یتلو رفع من الركوع و فی
 ذلک ذکر وهو سمع الله لمن حید من الأئمة وما سوی ذلک مما یقولہ بعضہم من
 ذلک الحمد ولا یقولہ یقتیہم ثم یتلو سجود و فیہ ذکر وهو التسبیح ثم یتلو قعدا
 بین السجدتین وھی التی فیہا سر و بناہ عن رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم
 ما کان یقولہ فیہا من سر والہ من وجہ الغفران من تین ثم یتلو جلوس فیہ فکر
 وهو الشہد وما یکون بعد فی الموضع الذی یکون فیہ من الصلوۃ علی رسول الله
 صلی الله علیہ وسلم ومن الذل عا یدعی بہ هناك فکانت اقسام الصلوۃ کلها
 یتعمل فیہا ذکر الله تعالى غیر خالیة من ذلک غیر القعد بین السجدتین التی
 ذکرنا فکان القیاس علی ما وصفناہا انیکون حکم ذلک القسم ایضا من الصلوۃ
 حکم غیرہ من اقسامہا وانیکون فیہ ذکر الله تعالى کما کان فی غیرہ من اقسامہا
 والله الموفق انشی بکلامہ تنبیہ اس کلام طحاوی رحمہ اللہ سے بین السجدتین
 رب اغفر لی کہنے کا استجاب مذہب حنفیہ میں ثابت ہوا خدا تعالیٰ سب مسلمانوں
 کو عمل کی توفیق دے آمین مجھی نے اسے جلد سے لے لیا تھا کہ روئے کما دواء الترمذی
 عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم یا علی ان حبیب اللہ ما احب لنفسی
 واکوہ لک ما اکوہ لنفسی لا تقع بین السجدتین واخرج عبد الرزاق عن علی قال
 لا لقاء عقبة الشیطان۔

باب النہوض بعد السجدتین

ابن عدی کامل بن اور بھی سن بن روا سے کہنے میں عن ابی عبد اللہ عن علی قال السنة
ان لا یعتدل بیدایہ حتی یتبدل ان تقوم بعد القعود والركبتین **واخرج** العدانی
والبیہقی والسنن عن علی قال ان من السنة في الصلوة المكتوبة اذا خفض الرجل
والركبتین الاولین ان لا یعتدل علی الارض الا ان یکنو شیخاً کبیراً لا یتطیع قال
البیہقی والمعرفۃ لم یشب اسنادہ تفرد بہ ابوشیبہ واخلف علیہ باسنادہ ولكن
صح عن ابن مسعود انه قام علی صلا وقرأ مہ **واخرج** ابن ابی شیبہ عن زید بن
ابی الجعد قال کان علی رضی اللہ عنہ یفحص فی الصلوة علی صلا وقرأ مہ وعن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفحص فی الصلوة علی صدقہ
قد مہ ولم یجلس وغیرہ عن علی رضی اللہ عنہ ومن طریق الشعیب کان عمر رضی اللہ
وعلی رضی اللہ عنہ واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفحصون
فی الصلوة علی صلا وقرأ اعم **واخرج** ابو داود والترمذی والنسائی وابن
ماجہ وللداری عن عائشہ قال رايت رسول اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع
رکبتہ قبل یدایہ واذا انخفض رفع یدایہ قبل رکبتہ امام محمد کتاب حج من کتبہ
قال ابو حنیفہ السنة فی الصلوة اذا اراد الرجل ان ینخفض علی صلا وقرأ مہ ان
قد رطی ذلك فان کان شیخاً کبیراً او رجلاً تادلاً لا یقدر علی ان ینخفض علی صلا
قد مہ فلیعتدل براحتہ علی الارض ینخفض علیہا ترجمہ کہا امام ابو حنیفہ نے
کہ سنت نماز میں اوٹھنا صلا وقرأ مہ پر ہے اگر قادر ہو مرد ایسے اوٹھنے پر اور اگر کوئی بڑا
یا آدمی جیم اگر سر قدم پر اوٹھنے کی قدرت نہ کہتا ہو تو اسے ٹکے زمین پر گراوٹھنے سر قدم
پس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حدیث مستخرج محمد بن اسمیل بخاری جبین لفظاً وشیخ

فَالصَّلَاةُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعُهَا بِمَعْمُولِهَا مَالَتْ ضَعُفٌ وَعَذْرٌ يَرْجَى - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

باب القعود في الصلاة

مصنف ابن أبي شيبة بن مارتة عن أبيه عن علي بن رضى الله عنه ان كان
يُنصب اليمنى ويفتش اليسرى في الصلوة ترجمه حضرت علي بن رضى الله عنه بانو كبر
اور کہا ہے تہہ بائیں پاؤں کو خارج الذمہ دی عن وائل بن حجر في صفة فعور رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قال كان يفتش رجلا اليسرى وينصب رجلا اليمنى وقال
عز عاتبة اخبره مسلم امام محمد كتاب حج من مكته بن قال ابو حنيفة الجلوس في الصلوة
في الركعة الثانية وفي اخر الصلوة سواء ينصب اليمنى نصبا ويفتش اليسرى افتراشا
وقال محمد بن الحسن ما الجلوس الا سواء وما جاء الاثر والسنة لا تقبل ابو حنيفة
رضي الله عنه اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن حماد عن ابراهيم النخعي قال كان ينبغي
للرجل ان يجلس في الركعة الاولى في الثانية والثالثة والرابعة على رجله اليسرى
ويكره ان يفتش رجلا اليمنى كما يكره ان يفتش ذراعيه **وروي ابو حنيفة**
عز عاصم بن عليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا جلس في الصلوة اضع رجلا اليسرى ونصب رجلا اليمنى هكذا اسرواه ابو
البحر والبطني واخرجه الترمذي وقال حديث صحيح وعند البخاري والثلاثة من حديث
الحميد بلفظ فاذا جلس في الركعة الاخرة قدم رجلا اليسرى ونصب الاخرى

باب التَّشْبِيهِ

طبرانی معجم کبیر میں اور ابن مردودہ کتاب تشہد میں ہنزی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
 اور علی بن ابوبکر بن سلیمان السیفی معجم الزوائد میں کہتے ہیں کہ رجال الکبیر موفقون اور وہ
 یہ روایت ہے عن الہنزی قال سألت الحسین بن علی عن تشہدہما علی فقال هو تشہد
 صلی اللہ علیہ وسلم قلت وتشہد ابن مسعود قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یحب ان یخفف علی امتہ قلت کیف تشہد علی بتشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال التیات لله والصلوات الطیبات الغادیات الرایحات الزاکیات
 المبارکات الطاهرات لله **وذكر** القاضي حياض في تشہد علی رضی اللہ عنہما
 علینا وعلى عباد الله الصالحين السلام عليك ايها النبي ورحمنا الله وبركاته
 ہم کہتے ہیں کہ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں جب قدر الفاظ میں اس قدر
 الفاظ تشہد حضرت علی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ میں بھی موجود ہیں اور بقول حضرت
 امام حسین علیہ السلام کان یحب ان یخفف علی امتہ تخفیف بھی ہے اس لئے ہنزی وضاً
 تشہد ابن مسعود لکھ دیا جائے موطا صحیح میں بروایت امام محمد اور سند ابن زعفران ابوبکر
 بن عبد الباقی واکمن بن زید و حضرت ابو حنیفہ سے مروی ہے اخذنا ابو حنیفہ
 عن حماد عن ابراہیم عن ابی وائل شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 قال کنا اذا اصلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم نقول السلام علی جبریل
 ومیکائیل فاقبل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الله هو السلام فاذا
 تشہد احدکم فليقل التیات لله والصلوات والطیبات السلام
 عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علینا وعلی
 عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً

عبدہ ورسولہ وَاُخْرِجْہُ اِلَیْمَ السَّتَةِ وَالِدِ اِسْرَاقُطْنِی وَالْبَیْہِ هَقِی
اور عاقط بن ابوبکر بن سلیمان البیہقی کتاب معجم الزیدیین تجریم امام احمد عبد تشہد ابن مسعود
سے یہ کلمات زیادہ روایت کئے ہیں قال ثرانی کان فی وسط الصلوة غصص
یفزع من تشہدہ وان کان فی اخرها دعا بعد تشہدہ بما شاء اللہ ان یدلحوثر
یسلم وہیہ لکھا ہے ورجال احمد موثقون **بسم** تشہد بن مسعود کی غبی پر
جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے اسے کہتے ہیں
قال مولانا الحسن صاحب احیاء المیت بفقہ اہل البیت وقول الامام المحسنین
کان عجب ان یخفف علی امتہ ہو وجہ ما قال العدا فی حدیثنا عبد الرزاق
أخبرنا معمر عن خصیف قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی المنام فقلت یا رسول اللہ اختلف علینا فی التشہد فقال فلان کذا فقال
فلان کذا او قال ابن مسعود کذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم
التشہد تشہد ابن مسعود اور یہی روایت ترمذی میں مختصر موجود ہے **تنبیہ**
ہم کہتے ہیں اطلاق تشہد کا اوپر کلمات النہیات شدائی آخرہ کے بر سبیل مجاز ہے
اسکے کلمہ تشہد یعنی اشدہ ان لا الہ الا اللہ و اشدہ ان محمد احبہ و سیر
کے اہل کلمہ النہیات ہے اور نہیں ادا کیا جاتا ہے کلمہ تشہد مکرات النہیات کے
پس گویا کہ النہیات جزو ہے تشہد کا لہذا وجہ تسمیہ تشہد از قبیل اطلاق الجوز علی کل کے ہے
مختفی نہ ہے کہ کلمات تشہد عبدہ ورسولہ تک آئے ہیں پڑھنا واجب ہے اور آہستہ
تشہد کا پڑھنا سنت ہے کما رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن مسعود انک
یقول من السنة اخفاء التشہد **فصل** وقت تشہد پڑھنے کے اشارہ بائیں ہاتھ

اور اوٹھائی اور اٹھانے میں عبد الرزاق و امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں عن ابن عباس
 انہ سئل عن تحريك الرجل اصبعه في الصلوة قال ذلك الاخلاص وفي رواية
 ابن ابي شيبة قال هو الاخلاص يعني الدعاء بالاصبع او صحيح مسلم بن روايت عن
 ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد في التشهد وضع يده اليمنى
 على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى وعقد تلكة في خنجر
 و اشار بالسبابة (و في رواية) كان اذا جلس في الصلوة وضع يده على ركبته
 و رفع اصبعه اليمنى التي تلي الابهام يدعها ويد اليمنى على ركبته باسطة
 عليها و لم عز عبد الله بن الزبير من فوعا بلفظ و اشار باصبعه السبابة
 ووضع ابهامه على اصبعه الوسطى الحديث وعن وائل بن حجر عن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم بلفظ و قبض ثنتين و حلق حلقه ثم رفع اصبعه فرائته
 يركها يدعها و اياه ابوداود و الدارقطني موطا من امام محمد بن عمر كى روايت
 كبتة بين اور يه كبتة بين و بضع رسول الله صلى الله عليه وسلم ناخذ و هو قول ابو حنيفة
 ان احاديث و كلام امام محمد ^{صلى الله عليه وسلم} صرف اوٹھانا مذہب ابو حنيفة میں ثابت ہو گیا۔

باب الصلوة على النبي في الصلوة

امام نسائي مسند علی بن اور ابن مردويه تفسير بن اور خطيب تاريخ بغداد میں اور ترمذی روایت
 کرتے ہیں عن محمد بن الحنفية عن علي رضي الله عنه قال في لفظ قالوا يا رسول الله
 كيف فصلي عليه قال قولوا اللهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على
 ابراهيم و آل ابراهيم انك حبيب مجيد و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت

علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمیداً مجیداً امام محمد کتاب حج میں اسی درود و شکر
 کو لکھ کر فرماتے ہیں بلغنا عن ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 اور ما فظطوا اور اسٹانی اور ابن خسرو اپنی مسند و نہیں لکھتے ہیں اخبنا ابو حنیفہ
 حدثنا الحسن بن الحمر القاسم بن عقیمة قال اخذ علقمة بیدی فحدثنی ان عبد
 بن مسعود اخذ بیک وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ
 فسلمہ التشمید فی الصلوة قال قل الصیات لله الی اخره وقال اذا ضلعت هذا
 او قلت هذا فقد قضیت صلاتک ان شئت ان تقوم فقم واخرجه ابو داود
 بهذا الاسناد یہ روایت اس امر کی دلیل ہے کہ نماز میں بعد تشہد و دو کا پڑھنا
 ہے واجب نہیں ہے۔

باب الدعاء فی آخر الصلوة

صحیح مسلم میں حضرت علی بن ابیطالب کے ایک طویل حدیث میں روایت ہے بلفظ
 ثم یقول من اخر ما یقول بقیۃ التشمید والتسلیم اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت
 وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بید منی انت المقدم انت
 المؤخر لا اله الا انت اور کتاب حج میں بروایت ابن مسعود لفظ ثم یقرب بعد من الذل
 ہے اور سند ابن النضر میں ہے اخبنا ابو حنیفہ حدثنی سلیمان الاعمش
 عن ابراہیم عن علقمة عن ابن مسعود قال علمنی رسول اللہ التشمید الصیات لله
 الی قول عبد و رسولہ ثم دعا بما احببت وعند احمد فی حدیث ابن مسعود
 مطولاً فی اخره و اذا کان فی آخر الصلوة دعا لنفسه بما شاء ثم یسبح

ان اعاذی سے تحیز و عا ایت ہو گئی ہذا ایتہ میں دعا بما یشہہ القرآن والادعیۃ
الماثورۃ مذکور ہے تاکہ کوئی دعا درج مناسب حال ہو پڑ ہی جائے۔

باب سلام اخروج من الصلوۃ

امام محمد بن الحسن کتاب حج میں فرماتے ہیں الاثار فی التسلیمین کثیرۃ معروفۃ
اخبرنا یونس بن ابی اسحاق و سلام بن سلیمان کلاهما عن ابی اسحاق عن
شقیق بن سلیمان عن ابی وائل قال صلیت خلف علی برابطا لب رضی اللہ عنہ
سلم عن عیینہ وعن شمائل السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ
واخبرنا خالد بن عبد اللہ عن اسمعیل بن سمیع عن ابی رزین عن علی بن
ابطالب انہ کان یسلم عن عیینہ وعن یسار و یجعل الاولیٰ منہما ارفع
من البیہی اور صحیح مسلم میں روایت ہے عن عامر بن سعد عن ابیہ قال کنت
امری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن عیینہ وعن یسارۃ حتی اذا
بیاض خدہ و عن عبد اللہ ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یسلم عن عیینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ
الایمن وعن یسارۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الا یمین
رواہ ابو داود والنسائی والترمذی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض
خدہ ورواہ محمد ابن الحسن وابن ماجہ عن عمار بن یاسر۔

عن عبد اللہ بن مسعود قال اذا سلم الامام وللرجل حاجۃ فلا یمنظرون اسلم ان یتھلک
بوجہہ وان فضل الصلوۃ التسلیم وکان عبد اللہ اذا سلم لم یلبس ان یقوم او یجول من مکا
او یتقبلہم بوجہہ رواہ الطبرانی فی الکبیر وقال الہیثمی مر حالہ ثلثات۔

باب الوتر

ابوداؤد و شافعی ابن ماجہ اور حاکم راویسے کہتے ہیں عن علی رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا اہل القرآن اوتروا فان اللہ
وتر يحب الوتر اور امام محمد کتاب حج و موطا میں لکھتے ہیں الوتر ثلث کثلاث المغرب
لا تفصل بیض بسلام و فاخذ بقول ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما موطا میں روایت ابن مسعود یہ ہے قال محمد اخبرنا عبد الرحمن
بن عمرو بن مرة عن ابی عبد اللہ قال عبد اللہ بن مسعود الوتر ثلث کثلاث
المغرب اور روایت ابن عباس یہ ہے قال محمد اخبرنا اسمعیل بن ابراہیم
عزلیث عن عطاء قال ابن عباس الوتر کصلوة المغرب ہم کہتے ہیں اخرج
ابن ابی شیبہ عن نرازان ابن عمر ان علیا کان یوتر بثلاث و اخرج
عبد اللہ بن احمد فضیحا و ابی داؤد المسند عن علی رضی اللہ عنہ قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لیس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تین رکعت
ناز و ترکی ہیں اور اوہیں سلام نہیں ہے اور وقت ناز و ترمین امام محمد کتاب طہ
میں روایت کرتے ہیں قال محمد اخبرنا ابو حنیفہ حدثنا ابو جعفر محمد بن علی
بن الحسن رضی اللہ عنہم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی ما بقی العشاء الی الصبح ثلث عشر رکعة ثمان رکعات قہقرا
و ثلث رکعات الوتر و رکعتی الفجر ترجمہ امام محمد کہتے ہیں خبر دی کہ ابو حنیفہ
کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در بیان

در بیان نماز عشا و صبح و کتین پڑھنے سے آٹھ رکعتیں نقل کی اور تین و ترکی اور نہون
واضح ہو گا بس روایت اہل بیت میں ذکر سلام نماز و ترمین نہیں ہے اور امام محمد رضا
کے باب تاخیر و ترمین لکھتے ہیں قال محمد احب الینا ان یوتر قبل ان یطلع الفجر
ولا یؤخره الی طلوع الفجر فان طلع قبل ان یوتر فلیوتر ولا یتعد ذلک
وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ مقبیلہ اس حدیث اہل بیت میں چونکہ ^{لفظ}
ما بین العشاء الی الصلوة الصبح کا ہے اسلئے نماز و ترکا وقت معلوم ہو گیا کہ بعد
نماز عشا سے نماز صبح تک و ترکا وقت ہے۔

فصل ثنوت نماز و ترمین پڑھنی واجب ہے کتاب حج میں روایت ہے اخبرنا
ابو حنیفہ عن حماد عن ابی اہیم الضعی قال ان الثنوت واجب فی الوتر
فی مضایق وغیرہ قبل الركوع و اذا امرت ان یقنت فکبر و اذا امرت
ان ترکع فکبر اس روایت میں جو کہ ثنوت قبل رکوع پڑھنے کا حکم ہے وہ حدیث ابن عباس
کے مطابق ہے کما اخرج ابو نعیم فی التحلیۃ عن ابن عباس قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یثبت یقنت فیہا قبل الركوع و اخرج طحاوی
خبر و عن ابی حنیفہ عن ابان عن ابی اہیم عن علقمہ عن عبد اللہ قال
بت عند رسول اللہ فقنت فی الوتر قبل الركوع و اخرج الطبرانی
مزیحہ اخر صحیح لکنہ موقوفاً و روی ابن ابی شیبہ عن یزید بن ہاشم
عن شام الدستواعی عن حماد عن ابی اہیم عن علقمہ عن ابن مسعود
واصحاب النبی کافوا یقنتون فی الوتر قبل الركوع و هذا اسناد صحیح
علی شہ طمس و فی الصحیح من روایۃ عاصم سالت عائشہ بن مالک

عن القنوت قال فلما كان القنوت قلت قبل الركوع اوبعد قال قبل الركوع
وعند النسائي عن ابي بصير مرفوعا وفيه وبقيت قبل الركوع والوجه
ابن ماجه مثله وفي الاثر ان لابن المنذر روي عن عمر بن عبد
الرحمن بن ابي موسى والنس والبراء وابن عباس وعمر بن عبد العزيز
وعبيدة وحيد الطويل وابن ابي ليلى اجمعين اؤ القنوت قبل الركوع
وبه قال اسحاق اورروايت كسير قنوت به به اخراج ابن ابي شيبة
عن علي رضي الله عنه انه كان يفتح القنوت بالتكبير او قنوت به به

قنوت بموجب ايت الن بيت

اخرج ابن ابي شيبة والطبراني عن عبد الملك بن سويد الكاهلي
قال ان عليا رضي الله عنه قنت بآيتين السورتين اللهم ان
تستعينك وتستغفرك ونثني عليك ولا
نكفرك ونخلع ونترك من يفكرك اللهم
اياك نعبد وَاياك نستعبد ونسجد واليك
نسعى ونحفظ من جور رحمتك ونخشى عذابك
از عذابك بالكفار ملحق فصل صفت نماز وتر
من امام محمد كتاب حج من الكتب من اخبرنا الثقة من اصحابنا قال اخبرنا
عطاء بن نسلهم الخفاف قال حدثنا العلامة بن المسيب عن حبيب بن
ثابت عن ابن عباس قال بث عند النبي صلى الله عليه وسلم فقام

من الليل فصل رکعتین نذر قام فاوتر فقرا بفاعته الكتاب وسبح اسم
ربك الاعلى نذر رکع وسجد نذر قام فقرا بفاعته الكتاب وقل يا ايها
الکافرون نذر رکع وسجد و قام فقرا بفاعته الكتاب وقل هو الله
احد نذر قنت ودعا نذر رکع یہ روایت ترمذی و نثانی و ابن ماجہ و طحاوی میں ہے
اور طحاوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایسی روایت کرتے ہیں اور یہی ابو حنیفہ
جناحیہ کتاب حج میں ہے قال ابو حنیفہ فی الوتر ثلاث رکعات کثلت المغرب
بقراء فی کل رکعة بفاعته الكتاب وسورة والعنوت فی الوتر قبل
الرکعة الثالثة اذا فرغ من السورة کتب و رفع یدایہ نذر حفظها
نذر دعا نذر یکب فلم یرفع یدایہ نذر رکع ترجمہ فرمایا ابو حنیفہ نے وتر میں
رکعت میں مثل نماز مغرب کے ہر ایک رکعت میں فاتحہ اور سورہ پڑھتا ہے اور قنوت
نماز وتر میں قبل تیسرے رکوع کے ہے یعنی جبکہ فارغ ہو ضم سورہ سے تو تکبیر کہے
اور ہاتھ اوٹھے اور ہاتھ بائیں ہے اور قنوت پڑھے اور بعد قنوت کے کبیر بغیر رفع
یدین کبیر رکوع کرے اور یہ قول امام مطاہن حدیث ہے۔

فصل قضاے نماز وتر کے بیان میں۔ کتاب حج میں ہے قال ابو حنیفہ
فی الوتر از نسبیہ الرجل قضاہ کما یقضى الصلوة یتساها من الصلوات
الحسن وان مضی لذلک ایام **اخبرنا** اقیس بن الربیع الاسدی
قال اخبرنا نعیم بن حکیم عن ابی مریر قال شہدت علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ فاناہ رجل فسأله عن رجل نام عن الوتر اونی الوتر حتی
طلعت الشمس قال من نام اونی ولم یوتر فلیوتر متی ذکر خلاصہ یہ کہ

نادر تر کی قضا واجب ہے۔

باب القنوت فی الفجر

مسلم ہر کہ قنوت نماز فجر میں ہمیشہ پڑھتا نہیں ہے مگر وقت جنگ بطلب فتح وانصرت
سنت ہے اور قنوت فجر کے باب میں امام محمد کتاب حج میں لکھتے ہیں کہ علی بن محرز ^{الطبری}
نے ہجو کہا کہ ابراہیم نخعی سے میں نے پوچھا کہ فہل فی القنوت کلام موقت
قال لا ولكن محمد الله ونصلي على النبي صلى الله عليه واله وسلم
وتدعو ابا دلك پس قنوت نماز فجر میں بعد رکوع اخیر پڑھتے ہیں کیا اخراج
البخاری والبیہقی عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم صلاة الصبح يوم احد فلما رفع راسه قال اللهم العن
اباسفيا ز الحديث و **اخرج** ابن ابوشيبة عن يزيد بن ابی نضر ياد
قال سمعت اشيا خنا بعد ثون ارفعليا كان يقنت فصلة الصبح
بعد الركوع **ولم** عن عبد الرحمن بن سويد قال كان اسمع عليا
رضي الله عنه في الفجر حين قنت وهو يقول اللهم انا نستعينك
ونستغفرك النح و **اخرج** الطبراني في الدعاء عن عبد الملك
ارفعليا رضي الله عنه قنت في الفجر بما تدين السورتين اللهم
انا نستعينك ونشفي عليك ولا تكفرنا وخلع ونذك من نجح بك
اللهم اياك نبدا ولكم نصل ونسعد واليك نسعي ونخدا نرجي
رحمتك ونعشي عند اهلك ارفعليا بك بالكنار ملحق و **اخرج**

ابن الجشبة عن عبد الرحمن بن عجل قال صليت مع علي رضي الله عنه
صلوة الغداة فقلت فقال فقلت اللهم عليك بمعاوية واشيا^{عه}
وعمر وبن العاص واشياعه وابا الاعور السلي واشياعه وعبد^{الله}
بن قيس واشياعه و**اخرج** البخاري بلفظ اللهم عليك بأبي
جمل الحديث و**اخرج** ابن أبي شيبة عن الشعبي قال لما قلت^{علي}
في الصلوة الصبح انكر القاس عليه ذلك فقال علي انا استنصرنا علي
عدونا و**اخرج** ابو الحسن علي بن عيسى المحرقي في فوائد عن صلوة
بن زفر قال قلت علي رضي الله عنه شراً ثم اسكت فسالته لما
اسكت قال ما كنت لانه يدكر علي ما صنع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان اما ديشك قوت كا بڑھنا ہر نماز فجر میں ثابت نہیں ہوتا
بلکہ موجب روایت نسائی عن ابی مالک الاشجعی عن ابي قال صليت
خلف النبي صلى الله عليه وسلم فلم يقنت وصليت خلف ابی بكر
فلم يقنت وصليت خلف عمر فلم يقنت وصليت خلف عثمان
فلم يقنت وصليت خلف علي فلم يقنت ثم قال يا بني انما بدعة
اخرجه الاربعة از قبيل بدعتك اور كتاب حج میں ناسی کے سرور و
قال محمد اخبرنا محمد بن ابان عن حماد عن ابن ابيهم عن علقمة قال لا اسود
قالا لم يقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات فصلوة
الغداة حتى اذا حارب المشركين فانه كان يقنت في الصلوات
كلها يدعو عليهم ولم يقنت ابو بكر ولا عمر ولا عثمان حتى ماتوا

ولا علی حتی حارب اهل الشام فکان یقنت فی الصلوات کما هو کان
 یدعو علیہم وکان مغویۃ یدعو علیہم **قال** ابراہیم از اهل الکوفۃ
 انما اخذوا القنوت عن علی رضی اللہ عنہ فقنت یدعو علی معویۃ
 حین حاربہ واز اهل الشام انما اخذوا القنوت عن معویۃ قنت یدعو
 علی حین حاربہ اور ابو حنیفہ کی سندوں میں جنکی ترجیح حافظ ابو الحسن
 اور حافظ ابن خیرم نے کی ہے یہ روایت موجود ہے ہم شکر کرتے ہیں
 خداوند کریم کہ ہم حنفیوں میں جنکی ابتدا کو فہم سے قنوت کا پڑھنا محاربہ حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ سے لیا گیا ہے ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء واللہ ^{لفضل} وداع
 العظیم

باب المنع من تأخیر الصلوٰۃ

قال اللہ تبارک و تعالیٰ حافظ علی الصلوات (ترجمہ) فرمایا خدا تعالیٰ
 حفاظت کرو تم نماز کی لینے وقت پر نماز پڑھو اور ترمذی میں روایت ہے علی
 رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی ثلاث لا یؤخر
 الصلوٰۃ اذا انت و انما خاف ان یؤخر الصلوٰۃ اذا حضرت الحدیث اور ابن ابی شیبہ
 روایت کرتے ہیں عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ قال قلت لہ ای الصلوٰۃ
 افضل قال فی اول وقت (ترجمہ) فرمایا امام باقر علیہ السلام نے کہ نماز اول
 وقت پڑھنا افضل ہے اور سنن ابوداؤد میں عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے **قال** قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما

ستكون عليكم بعدى امراء يشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذ
وقتها فصلوا الصلوة لوقتها فقال رجل يا رسول الله صل معهم قال نعم
ويخبر عن انس عند الطبراني والبراء عن ابن عمر عند الطبراني
وعن شداد بن اوس عند احمد والطبراني والبخاري اور صحيح مسلم
روایت سے عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
كيف انت اذا كانت عليك امراء يعيتون الصلوة او يؤخرون
عن وقتها قلت فما تاخر في قال صل الصلوة لوقتها فان ادر كها
معهم فصل فاتها لك نافلة ان احاديث سے یہ ثابت ہے کہ نماز اول وقت
اذا کرنا افضل ہے اور جو شخص کہ بے وجہ تاخیر کرے اور کابل ہو وہ ثواب سے محروم ہوگا

بافضل الجماعة

سند طحی بن بطریق امام ابو حنیفہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فجماعة افضل
من الفرد بسبع وعشرين درجة و أخرجه ابن ابی شیبہ بمذا
اللفظ وفي المتن من حديث ابراهيم وفي البخاري من حديث ابي سعيد
يخبره وقال بخمس وعشرين جزءا (وفي) لفظ الصلوة الجمع تفضل على
صلاة الرجل وحده خسا وعشرين درجة ولا حسدا و ابو يعلى
و البخاري و الطبراني ايضا بخمس وعشرين درجة پس ان احاديث سے
ثابت ہوا کہ نماز جماعت کے ساتھ اذا کرنا تنہا پڑھنے سے پچیس درجہ اور ہر وقت

امام ستائیں درجہ افضل ہے اور عبد الرزاق مصنف میں روایت کرتے ہیں عن
 ابرہیان عن ابیہ عن علی رضی اللہ عنہ قال لأصلوة لجماع المسجد فی
 المسجد قبل لعلی رضی اللہ عنہ ومن جاکر المسجد قال من سمع النداء
 ولہ عن علی رضی اللہ عنہ قال من سمع النداء من جاکر ان المسجد
 فلم یجب وهو صحیح من غیر عذر فلاصلوة لہ اور ترمذی میں روایت ہے
 عن علی ومعاذ رفعہ اذا اتی احدکم الصلوة والامام علی حال
 فلیصنع کما یصنع الامام و اخرج الدیلمی فمسند الفردوس
 عن علی رضی اللہ عنہ قال افضل الناس فی المسجد الامام ثم المردن
 ثم من علی بن ابی طالب اور مسند کے بنائے بن من بن ابی طالب و ابی بن عمار
 میں روایت ہے عن علی رضی اللہ عنہ قال من بنی اللہ مسجد ابی اللہ لہ بیتا
 فی الجنة اور ابن جریر روایت کرتے ہیں عن سالی قال سمعت رجلا من
 بنی اسید قال خرج علینا علی رضی اللہ عنہ فقال ما تنظرون فقلنا
 الصلوة فقال انکم فی صلوات و اخرج ابویعلی والبراء عن علی
 بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسبغ الوضوء
 فی المکة واعمال الاقدام الی المساجد وانتظار الصلوة بعد
 الصلوة لیقل الخطایا غسل قال الہیثمی فی الجمع ورجالہ رجال
 الصحیح اس سے بہرہی معلوم ہوا کہ انتظار جماعت مسجد میں بیٹھ رہنا بھی قویہ
 قرار ہے تنبیہ اس کے لئے بہتر شخص اور اچھا آدمی تنقب ہر نماز پر کیا
 اخرج الدار قطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اجعلوا اثمتکم خیارکم

فانهم وفداً كما بينا كما وبيننا بكم اور جب تین شخص یا زیادہ ہوں تو امام کو آگے بڑھنا اور مقتدیوں کو پیچھے کھڑے رہنا چاہئے اور اگر دو شخص ہوں تو امام کے واسطے مقتدی کھڑا رہے اخراج الائمة الستة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بانہ عباس و اقامہ عنہ فائدہ حدیث شریفین ابن الاثنان فما فیہما جماعۃ و دو طرح سے وارد ہیں و ذلک رحمۃ اللہ علیہ

باب النوافل

قال الله تبارک و تعالیٰ و من الليل فتهجد به نافلة لك عسىٰ ان يبعثک سرہا مقاماً محموداً ایستے بعد صلوٰۃ مکتوبہ وتر کے اول درجہ میں نماز تہجد ہے نماز تہجد کی دو رکعت سے بارہ رکعتوں تک ہے خواہ دو دو رکعتیں پڑھی جائیں یا چار چار نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے جیسا جی چاہے ویسی نیت کرے نماز تہجد کا وقت بعد خواب آخر ثلث لیل تک ہے اور اس کے پڑھنے کے طریقہ مختلف ہیں ہیں جامع نزدیکی ابو امامہ سے روایت ہے بدین الفاظ کہ لازم جانو تم نماز تہجد کرو اگر ادب صالحین سابقین اور باعث قرب منزلت پروردگار است اور کفار کناہان اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرے اللہ تعالیٰ اوس مرد کو جس نے نیند سے نماز تہجد کے لئے جاگ کر نماز ادا کیا اور اپنی اہل خانہ کو بیدار کیا اور اوس نے بھی نماز پڑھی اگر انکار کرے تو پانی سنہ پڑانا چاہئے اور ایسا ہی نسائی اور ابوداؤد بھی روایت کرتے ہیں اور ہم حضرت ابو حنیفہ کی روایت جو امام باقر علیہ السلام سے وتر کے باب میں لکھے ہیں اخبرنا ابو حنیفہ

حدثنا أبو جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلي ما بين العشاء الصلوة الصبح
 ثلث عشر ركعة ثمان ركعات تطوعا وثلث ركعات الوتر وركعتي العجل
 اوس سے آٹھ رکعتیں تہجد کی معلوم ہوتی ہیں اور یہ بھی اس متنباط ہو سکتا ہے کہ
 جسکو سو کر جاگنے پر بہرہ رسد نہوا سکوفیل خواب بھی ادا سے تہجد مستحب ہے اور اس
 سنت کو کہ نماز فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہے جیسا کہ ہم بھی روایت امام من لکھتے
 ہیں اب دوسرے روایتیں سننا چاہئے ابن ابی شیبہ امام محمد باقر سے روایت کرتے
 ہیں عن ابی جعفر قال کان رسول اللہ علیہ وسلم لا یدع الکرکعتین
 بعد المغرب والکرکعتین قبل الفجر فحضرہ ولا سفر اور کتاب حج میں امام محمد
 لکھتے ہیں اخبرنا ابو حنیفہ عن الصادق ع ابراہیم قال اربعاً قبل الظهر و
 اربعاً بعد العصر لا یفصل بینھن بتسلیم **وقال محمد** اخبرنا
 عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی عن عمر بن مرہ عن ابی عبد اللہ
 قال کان تطوع عبد اللہ بن مسعود لا یدعہ اربعاً قبل الظهر واثنین
 بعدھا واثنین بعد المغرب واثنین بعد العشاء واثنین قبل الفجر
 ہم کہتے ہیں اخبر ابن ابی شیبہ عن حذیفہ بن اسید قال رأیت
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اذا نزلت الشمس صلی اربعاً طویلاً
 فسألته فقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھا افضلہ
 فقال ان ابواب السماء تفتح اذا نزلت الشمس فلا ترج حتى یصلی الظهر
 فاحب ان یرفع لی الی اللہ عمل **وروی** اسحق عن علی رضی اللہ عنہ
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتین ویرکع

مكتوبة الا الصبح والعصر **واخرج** الترمذی واحمد عن علی
 ان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات
واخرج الطبرانی فی الاوسط عن علی قال قال النبی صلی الله علیه
 وسلم لا تزال امتی یصلون هذه الاربع رکعات قبل العصر حين
 تمشی فی الارض مغفوراً لها **واخرج** ابن الخوارزمی عن علی قال اوصانی
 رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاث لا ادعهن ما حییت ان ^{صل}
 قبل العصر اربعاً فقلت بئراً کهن ما حییت **واخرج** ابن جریر
 علی رضی الله عنه قال رحمت الله من صلی قبل العصر اربعاً **واخرج**
 ابن التیمیة والحاکم عن عاصم بن ضمرة قال سألتنا علیاً رضی الله
 عنه عن نطوع النبی صلی الله علیه وسلم بالهنا فقال انکم لا
 تطیقونه قلنا اخبرنا به فآخذ ما اطلقنا قال کان النبی صلی الله علیه
 وسلم اذا صلی الفجر اهل حتى اذا کانت الشمس من ههنا یعنی من قبل الشرق
 متدارها من صلوة العصر من ههنا یعنی من قبل المغرب فام فصله کثیر
 ثم یهل حتى اذا کانت الشمس من ههنا یعنی من قبل المشرق مقدارها من
 صلوة الظهر من ههنا من قبل المغرب فام فصله اربعاً واربعا قبل الظهر
 اذا زالت الشمس ورکعتین بعدها واربعا قبل الظهر (الحديث)

۱۔ ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بن جبریل سے
 وصیت فرمائی ہے اور میں نے کسی ترک نہیں کیا اور میں سنت محمدیہ رکعت ہیں جب تک میں زندہ رہوں گا میں ترک کر دینا
 انفس کہ ایسی سنت ہی بہت کم پائی جاتی ہے جس کے لئے مغفرت کی جی طرح پر بشارت ہو خدا تعالیٰ فرمے ۱۲ اسے

ان احادیث مرفوضہ سے چار رکعت قبل ظہر و عصر اور دو رکعت بعد ظہر و مغرب و عشا کی تاکید ثابت ہے اور نماز اشراق و یا شام بھی ثابت ہیں خدا تعالیٰ توفیق علّیٰ دے۔

باب اولوۃ الجمعہ

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اذا قُيِّلَ لَكُمْ الصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الي ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لکم ان كنتم تعلمون ترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اے ایمان والو! جب تم کو نماز جمعہ کے ترک و شل کر دیا تو خدا کے بیخیز طرف نماز جمعہ کے اور چھوڑ دو و سوداگری یہ بہت ہنس لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ابو عبیدہ غریب میں اور مرفوری کتاب جمعہ میں اور عبد الرزاق مصنف میں روایت کرتے ہیں عن علی رضی اللہ عنہ قال لا تشریق ولا جعة الا في مصر جامع یعنی جمعہ مصر جامع میں واجب ہے اور قبل نماز جمعہ غسل سنت ہے لہذا مقدم اور وقت نماز جمعہ بعد زوال ہے کما اخرج البخاری عن انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعة حين تميل الشمس **ولفظ مسلم** اذا زالت الشمس اور جمعہ میں قبل نماز خطبہ پڑھے کر پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ابن ابی شیبہ مصنف میں روایت کرتے ہیں عن ابرج جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائماً ثم یجلس ثم یقوم فیخطب خطبتین **وروی** ابو حنیفہ عن صناد عن ابن اہیم عن علقمة انه سال عن عبد الله بن مسعود عن خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة فقال لہ اما تقرأ سورة الجمعة قال بلی ولكن لا أعلم عتال فقرأ علی و اذا ساء و تجارة او لہوا افضوا الیہا و ترکوا انما قال الخطبة

یوم الجمعة قائماً هكذا رواه ابن خزيمة ومثله اخرج ابن ماجه عن ابي العباس
عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله **واخرج** مسلم عن جابر بن سمرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم كان يخطب قائماً ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائماً **وكان**
ابن عمر يخطبه ويزاد في اوله وكان يجلس اذا صعد المنبر اخرج به ابن ابي اوفى
وله في المراسيل عن ابن شهاب بلقنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يبداً فيجلس على المنبر فاذا سكنت الرعدة قام فخطب ثم جلس يسيراً
ثم قال فخطب واذا قام اخذ عصاً فتواكأ عليها وهو قائم على المنبر ثم كان
ابو بكر وعمر وعثمان يفعلون ذلك ان احاديتهم قبل نماز جمعته وخطبه كبره
يُثبتان ثابت هو كذا اب خطبه كذا الفاظ او كس شان كخطبه يثبت ثابت
لهذا بزيرو وضاحت خطبة حضرت امير المؤمنين سيدنا علي كرم الله وجهه لكتبها جاب -

خطبة سيدنا علي كرم الله وجهه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله فاعلموا الخلق وقالوا الاصباح وناشر الموتى وباعث من
في القبور واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده
ورسوله وصيكم بتقوى الله فان افضل ما توصل به العبد الى الله
والجهد في سبيله وكلمة الاخلاص فانها الفطرة واقام الصلوة
فانها الملة وايتاء الزكاة فانها من فضله وصوم شهر رمضان
فانه جنة من عند الله وحج البيت فانها منفاة للفقير من جنة

للذنوب وصلة الرحمة فأنما مزاة في المال منسأة في الأجل محبة في الأهل
 وصدقة السر فأنما تكفير للخطية وتطفي غضب الرب وصنائع المعروف
 فأنه يدفع ميتة السوء وبقي مصارع الهلكة أفوضوا فذكر الله
 فأنه أحسن الذكر وأرغبوا فيما وعد الله المستقين فأروا عدلًا وصدقًا وأوفوا
 وأقتلوا وأجهدوا نبيكم صلى الله عليه وآله وسائر فأنه أفضل
 الهدى واستنوا بسنته فأنما أفضل السنن وتعلموا كتاب الله
 فأنه أفضل الحديث وتفقهوا في الدين فأنه سريع القلوب واستشفوا
 بقرآنه فأنه شفاء لما في الصدور واحسنوا تلاؤم القرآن فأنه
 أحسن القصص فإذا قرئ عليكم فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون
 وإذا هدبكم لعلهم فاعملوا بما علمتم منه لعلكم تهتدون
 فإن العمل بغير علم كالجهل الجاهل الذي لا يستقيم من جهل بل
 قلنا آيت الحجّة اعظم والحسنة أدم على هذه العام المنسلخ من علمه
 وضربه على هذا الجاهل المتغير في جهله وكلما صاحوا من مفضل مشددين
 لا يرتاب فتشك ولا تشك فتكفروا لا تنحسوا لأنفسكم فقد هلموا ولا
 تذهبوا في الحق فحسبوا والآوان من الخرم ارتقوا ومن الثقة أن لا
 تغتروا وأن أنصحوكم أنفسكم أطوعكم لربيه وأراغشكم أنفسكم
 أعصاكم لربه ومن يطيع الله يأمن ويستبشّر ومن يعص الله يحفظ ونذرا
 سلما لله اليقين وأن ترغبوا إليه في العافية وخير ما دام القلب
 اليقين أن عوازم الأمور أفضلها وأنجد ثامتها شرها وبكل محمد

بدعة وكل محدث مبتدع ومزابتدع فقد ضيع وما أحدث محدث
 بدعة إلا ترك بها سنته المعنوية من غيب دينه والمفتون من خسر
 نفسه وإن الرياء من الشرك وإن الإخلاص من العلم والإيمان ومحج الشجر
 تنسى القرآن ويحضرها الشيطان وتدعو إلى كل غي ومحادثة
 النساء تزيج القلوب وتطمح لهن إلا بهارهن ومن مصائد الشيطان
 فأصدقوا الله فإن الله مع من صدق وجانبوا الكذب فإن الكذب
 محانب الإيمان إلا أن الصادق على شرف بخاة بكرامة وإن الكاذب
 على شرف ردى وهلكة وإهانة الأوقول الحق تعرفوا به واعملوا
 به فكروا من أهله وأدوا الأمانة إلى من أئتمكم وصلوا إلى من
 قطعكم وعودوا بالفضل على من جرحكم وإذا عاهدتموهم فوفوا
 وإذا حكمتم فاعدلوا ولا تفاخروا بالآباء ولا تتأبزوا باللقاب
 ولا تتأخرحوا ولا يفتب بعضكم ببعضاً وأعني الضعيف والمظلوم
 والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل وفي الرقاب وأرحموا ^{ملاء} الأيتام
 واليتيم وافشوا السلام وردوا التحية على أهلها مثلها أو بأحسن
 منها وتقاووا على البر والتقوى ولا تقاووا على الأثر والعدوان
 واتقوا الله أن الله شديد العقاب وأكرموا الضيف واحسنوا
 إلى الحجارة وعودوا المرضى وشيعوا الجنائز وكونوا عباد الله خزانة
 أما بعد فإن الدنيا قد أدبرت وأخذت بوجهها وإن الآخرة قد
 أقبلت وأشرفت بأطلاع وإن المضمار اليوم وعند السباق

وان السبقة والغاية الجنة او النار الا وانكم في ايام مهل من ورائها
اجل حشيت عجل فمن اخلص الله عمله في ايام مهله قبل حضور اجله فقد
احسن عمله وتأمل املا ومن قصر عن ذلك فقد خسر عمله وخاب املا
وضر املا الا فاعملوا في الرغبة والرهبة فان نزلت بكم رغبة
فاشكروا واجمعوا معها رهبة وان نزلت بكم رهبة فاذكروا الله
واجمعوا معها رغبة فان الله قد اذن للمسلمين بالحننة ولمن شكر بالزينة
وانى لم ار مثل الجنة ناطق طالبا لها ولا كالنار ناهيا رها ولا اكين
من يكتسب شيئا اليوم يدخره ليوم تنفع فيه الذخائر وتبلى فيه السرائر
يجمع فيه المؤمن والكاثر الا وان من لا ينفعه الحق يفضى الباطل
ومن لا يستقيم على الهدى يخرب به الضلال ومن لا ينفعه اليقين
يضره الشك الا وانكم قد امرتم بالظعن ودلتم على الزاد فاعملوا
على المراد الا وان اخوف ما يخاف عليكم اثنتان طول الامل واتباع
الهوى فطول الامل ينسى الآخرة واتباع الهوى يصد عن الحق الا وان
الدنيا قد ترحلت مدبرة وان الآخرة قد ترحلت مقبلة ولها بنوعان
فكونوا من انبياء الآخرة ان استطعتم ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان
اليوم عمل ولا حساب وغدا احساب ولا عمل اقول قولى هذا واستغفر
الله لى ولكم ۱۲ اخرج ابن كثير

اورا سيطور دوسرا خطبہ بھی پڑھا جاتا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خطبہ میں دعا
اللہم اصلحنا بما اصلحت الخلفاء الراشدين ابو بکر وعمر ثانی

ہم پہلے اس کی سند لکھ چکے ہیں پس اگر یوں خطبہ ثانی میں کہا جائے کہ اللہم صلحنا
 بما صلحت الخلفاء الراشدين ابا بکر وعمر الصديقين وعثمان وعليهما الخنثان
 ائمة الهدى وميثقة الاسلام والمقتدى بهم بعد رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم من اتبعهم هدى الصراط مستقيم ومن اقلدى بهم
 يضل ومن تمسك بهم فهو من حزب الله وحزب الله هم المفلحون
 تو اولی ہے اور خطبہ امام پڑھتے وقت بات کرنی مکروہ ہے کما اخرج ابن
 شنبه عن علي وابن عباس وابن عمر انهم كانوا يكرهون الكلام
 بعد خروج الامام اور بعد ختم خطبتین کے اقامت کے ساتھ دو رکعت نماز جمعہ
 کما اخرج الطبرانی في الكبير عن مسلم بن عياض قال سألت الحسن
 على رضى الله عنهما عن ركعتي الجمعة قال هما قاضيتا كما سواهما و
 قال الهيثمي رجاله ثقات اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی
 علیہ وسلم جمعہ کے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت سورہ منافقون
 پڑھتے تھے اخرج الطبرانی في الاوسط عن ابی هريرة قال كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم لما يقرأ في صلاة الجمعة بالجمعة فيحرض به المؤمنين
 وفي الثانية بسورة المنافقين فيقع به المنافقين قال الهيثمي
 هو في الصحيح باختصار واسناد حسن (فصل) سنن جمعہ کے
 بیان میں معلوم ہو کہ جمعہ کے دن غسل کا کرنا سنت ہے اور خوشبوئی مثل عطر وغیرہ
 لگانا اور تبدیل لباس بھی سنت ہے اور جب مسجد میں نماز جمعہ کے لئے حاضر
 ہووے تو چار رکعت قبل نماز جمعہ پڑھنا سنت ہے کما اخرج ابن
 ماجہ

عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع من قبل
الجمعة أربعاً لا يفصل في شيء مضمون **وعن** أحمد بن الحسن البغدادي
بسند له على رضي الله عنه نحوه وزاد يجعل التسليم في آخرهن
وأخرج عبد الرزاق عن ابن مسعود أنه كان يأمر بذلك وقرأ
ثقات **أورب** نماز جمعہ چار رکعت سند ہے اور کتاب حج میں امام محمد کی روایت
یہ ہے اخبرنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا عطاء بن السائب عن عبد
بن حبيب السلمي عن عبد الله بن مسعود أنه كان يعلمهم أن يصلوا
بعد الجمعة أربعاً فلما قدم على بن ابي طالب رضي الله عنه قال صلوا
رکعتين ثم أربعاً ترجمہ عبد اللہ بن حبیب سلمی کہتے ہیں کہ ہکو عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چار رکعت بعد جمعہ پڑھنے کی تعلیم دی تھی جب حضرت
علی کرم اللہ وجہہ تشریف لے گئے تو آپ نے پہلے دو رکعت پھر چار رکعت پڑھنے کو فرمایا

باب العیدین

کتاب حج میں امام محمد کہتے ہیں قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فی العیدین
الفطر والا ضحیٰ سوا ینکبر الامام تسع تکبیرات فی العیدین
یفتتح الصلوة فیکبر أربعاً بالتي یفتتح بها الصلوة ثم یقرأ ثم ینکب
فیرکع ثم یقوم فیکبر أربعاً ویسکع بالاربع فیفتتح
الصلوة بالتکبیر ویختم الصلوة بالتکبیر وهذا قول عبد الله بن
مسعود رضی اللہ عنہ ترجمہ کہا ابو حنیفہ نے کہ نماز عیدین و فطر و ضحیٰ میں تکبیرات

برابرین یعنی عید فطر وضحیہ کی صورت نماز میں کوئی فرق نہیں ہے تو چاہئے کہ
 نماز عید میں نو تکبیریں کہے جائیں اسطور پر کہ ایک تکبیر افتتاح صلوٰۃ کی اور اس کے
 بعد تین تکبیریں عید کی اور بعد قرأت ایک تکبیر رکوع اس حساب سے پانچ تکبیریں
 پہلی رکعت میں ادا ہوئیں ایسا ہی دوسری رکعت میں بعد قرأت تین تکبیر عید اور
 ایک تکبیر رکوع کہی جائے تو چار تکبیر رکعت ثانی میں ہوئیں اس طرح سے نو تکبیریں
 نماز عید میں واجب ہیں اور ایسی صورت میں شروع ہوتی ہے نماز تکبیر سے اور
 ختم ہوتی ہے تکبیر پر اور یہ قول عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اور امام
 موطا میں لکھتے ہیں اخبرنا مالک اخبرنا فی الزہری عن ابی عبدہ مولى
 عبد الرحمن قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه
 فصله ثم انصرف فخطب فقال ان هذين اليومين هما يوم رسول الله صلى
 عليه وسلم عن صياهما يوم فطرکم من صيا مکرم والاخر يوم
 تاكلون من لحوم نسكکم قال ثم شهدت العيد مع عثمان بن
 عفان رضي الله عنه فصله ثم انصرف فخطب فقال انه قد اجتمع
 لكم في يومكم هذا عيدان فمن احب من اهل العالیة ان ينتظر
 الجمعة فليانتظرها ومن احب ان يجمع فليجمع فقد اذنت له فقال
 ثم شهدت العيد مع علی وعثمان محصور فصله ثم انصرف فخطب
 قال محمد ومحمد اكله ناخذ وانما رخص عثمان في الجمعة لاهل
 العالیة لانهم ليسوا من اهل المصر وهو قول ابی حنیفة رضي الله
 وقال ابی حنیفة ترفع الیدین فی تکبیرات العیدین کما لا تکبیر

الركوع وقال محمد بن الحسن اخبرنا ابو حنيفة عن طلحة بن مضار
 عن ابراهيم انه قال ترفع الايدي في سبع مواطن فذكر في ذلك العيد
 اور یہ قول ابراہیم موافق حدیث مستخرج بخاری و بزار و شافعی و طبرانی و ابن ابی
 شیبہ کے ہے اور یہی روایت کرتے ہیں عن علی قال الجهر في العيد
 من السنة والخروج في العیدین الى الجبابة من السنة ترجمہ حضرت
 علی فرماتے ہیں کہ جہر قراۃ نماز عیدین میں سنت ہے اور عید گاہ کو جانا بھی سنت
 اور طبرانی روایت کرتے ہیں اوسطین عن ابن عباس قال من السنة ان لا يخرج
 يوم الفطر حتى يطعم ولا يوم النحر حتى يجمع ترجمہ حضرت ابن عباس
 فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عید فطر میں بغیر کچھ کھائے کے نہ نکلے اور عید
 الاضحیہ میں نہ کھائے واپس آئے تک قال ابراہیم بن ابی یحیی بسندہ
 عن جعفر بن محمد عن ابيه قال كان علي يصلي قبل الخطبة ويحجبه
 بالقرأة۔ ان تمام روایات متذکرہ بالا سے ثابت کئے نماز عید میں اذان اقامت
 نہیں ہے و اخراج ابن ابی شیبہ فی مصنفہ قال حدثنا شريك بن ابی
 عبد الله النخعي الكوفي قاضيا احد الائمة عن جابر بن يزيد الجعفي
 الكوفي عن ابی جعفر ابي امام محمد باقر العلوم رضی اللہ عنہ انہ کان
 يفتي بقول عبد الله بن مسعود في التكبیر فی العیدین ترجمہ تحقیق کہ
 امام محمد باقر علیہ السلام تکبیر عید میں بقول عبد اللہ بن مسعود حکم فرماتے تھے۔
 تنبیہ ہم قول عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔
 فصل عیدین میں غسل مستحب ہے چنانچہ باب الغسل میں اوس کا بیان گزرا

ایسا ہی عید گاہ کو جانا سنت ہے مگر امام ابو حنیفہ عورتوں کے عید گاہ جاتے ہیں
 کہتے ہیں کہ رخصت ہے مگر اس وقت ضرور نہیں اگر عجزہ یعنی بوڑھی عورت
 عید گاہ کو جاوے تو مضایقہ نہیں اور سنت عید کے دن بعد نماز عید کے چار رکعت
 نماز نفل ہے کتاب حج میں امام محمد شاکر امام ابو حنیفہ کہتے ہیں **قال ابو حنیفہ**
لا صلوة قبل العیدین فاما بعدھا فان شئت صلیت اربعا وان شئت
 لم تقل فاما اصحاب عبد اللہ بن مسعود فکانوا لا یصلون قبلھا و
 لا بعدھا واصحاب علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فکانوا
 لا یصلون قبلھا ویصلون بعدھا اربعا وهذا احب القولین لیسنا
 خلاصہ یہ کہ نماز عید کے قبل نماز نہ پڑھنا چاہئے بعد عید اختیار ہے بلکہ احسن
 ہے کہ چار رکعت پڑھے اس لئے کہ اصحاب سیدنا علی بن ابیطالب کرم اللہ
 وجہہ چار رکعت پڑھا کرتے تھے ہم نماز کرتے ہیں کہ حیدر آباد دکن میں خاص
 یہ سنت مرتضویہ یعنی نماز عید کے بعد چار رکعت نفل نماز کا ادا ہونا خاص
 مسجد محلہ اردو میں ہے اور خاکسار مصنف کے جدا مجید حضرت ملک اعظم صاحب
 نور اللہ مرقدہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ واللہ الحمد **فصل یکبیر ایام تشریع میں**
 کتاب حج میں امام محمد کہتے ہیں **قال ابو حنیفہ یقول التکبیر خلف الصلوات**
فی ایام التشریق ان یکبیر الامام والناس اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ اکبر
الحمد وقال اهل المدينة التکبیر ان یکبیر الامام والناس اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر ثلاثی خبر کل صلوة وقال محمد بن الحسن

بلغنا عن علي بن ابي طالب وعبد الله بن مسعود انهما كانا يكبران
 كما قال ابو حنيفة وهذا احسن من قول اهل المدينة لان فيه
 التهيل والتحميد **اخبرنا** ابو حبيب الكلبي عن عمر بن سعيد
 النخعي عن علي بن ابي طالب وعبد الله بن مسعود ان تكبيرهما في دبر
 الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر
 الله اكبر والله الحمد **وقال** محمد بن الحسن التكبير في ايام
 التشريق من صلوة الفجر من يوم عرفة الى صلوة العصر من اخر ايام
 التشريق يكبر في العصر ثم ليقطع كذلك بلغنا عن علي بن ابي طالب
 رضي الله عنه خلاصه يكبر الله اكبر الله اكبر لا اله الا
 والله اكبر الله اكبر والله الحمد نماز فجر عرفة يعني نون تا يخ ذبحه کی
 صبح سے آخر ايام تشریق یعنی تیسرہ یوم کی عصر تک ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیے
 اور تیسرہ یوم تا یخ عصر کی نماز پڑھ کر تکبیر کہہ کر چھوڑ دینا چاہیے امام محمد
 فرماتے ہیں کہ یہ روایت ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہونچی ہے۔

باب قصر الصلوة فی السفر

امام محمد کتاب موطاء میں کہتے ہیں اذا خرج المسافر قصر الصلوة الا
 ان یرید مسیرة ثلثة ايام کوامل بسیر لایل ومشی الاقدام فاذا اراد
 ذلک قصر الصلوة حين یخرج من مصرق ویجعل البیوت حلف ظہر
 وهو قول ابو حنيفة ہم کہتے ہیں کہ یہ قول ابو حنيفة موافق ارشاد مرفوع
 ہے **كما** اخرج ابن شعبة عن ابي حرب بن ابي الاسود قال

ان علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ خرج من البصرة فصلی الظهر
 اربعاً ثم قال لوجا و زنا هذه النخس اصيلين اذ كعتين اور قصر صلوٰۃ میں
 دوسری روایت یہ ہے۔ عن علی قال صلیا مع النبی صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم صلوٰۃ السفر کعتین رکعتین الا المغرب فاتہ
 صلاھا ثلثا رواہ ابو حنیفہ فی مسندہ تخرج ابن ابی العوام و
 مسدد و ابن ابی شیبہ و العدا فی اور صحیح مسلم میں روایت ہے
 عن ابن عباس قال فرض الصلوٰۃ علی لسان نبیک صلی اللہ علیہ وسلم
 فی الحضرة اربع رکعات و فی السفر کعتین اور عبدالرزاق مصنف
 میں روایت کرتے ہیں عن علی قال صلوٰۃ المسافر کعتان و الضحا
 عن ثور بن ابی فاختہ ان علیاً کان لا یطوع فی السفر قبلھا
 ولا بعدھا اور امام محمد بن الحسن کتاب حج میں لکھتے ہیں قال ابو حنیفہ
 من قدم بلداً و هو مسافر صلی رکعتین حتی یجمع علی اقامۃ خمسۃ
 عشر یوماً و بلغنا عن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ انہ کان یقول
 اذا جمع علی اقامۃ خمسۃ عشر انما الصلوٰۃ ترجمہ ابو حنیفہ نے فرمایا
 کہ جو شخص کسی شہر میں آوے اور وہ مسافر ہو تو دو رکعت نماز پڑھا کرے
 اگر پندرہ دن رہے گا قصد نہ ہو اور یہ کہ حضرت علی سے یہ روایت پہنچی
 ہے کہ جو مسافر پندرہ دن رہنے کی نیت کرے وہ نماز تمام ادا کرنے
 اس ارشاد مرقی سے پندرہ دن رہنے کی نیت کرنے والے کو قصر نماز
 نہیں ہے معلوم ہوا پس جو شخص کہ تہڑے دن کی نیت کرے اور زیادہ

دن گز جادین اوس کے لئے کیا حکم ہے سنا چاہئے طحاوی ابن عباس رضی اللہ
 عنہما کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ تھے ہن وان کنت لا تدری متی تقطن
 فاقصرھا اور اسی کے مؤید عبدالرزاق مصنف میں روایت کرتے ہیں۔
 عن علیؑ قال اذا اقمت بارض عشر افاقر فان قلت اخرج اليوم او عدا
 فصل رکعتین وان اقمت شھرا فصل بحالت سفر نماز جمع کرینے
 بیان میں۔ امام محمد کتاب حج میں کہتے ہیں قال ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ
 الجمع بین الصلوتین فی السفر فی الظهر والعصر والمغرب والعشاء سواء
 یوخر الظهر الی آخر وقتھا ثم یصلی ویجعل العصر فی اول وقتھا فیصلی
 فی اول وقتھا وكذلك المغرب والعشاء یوخر المغرب الی
 آخر وقتھا فیصلی قبل ان ینیب الشفق وذلک اخر وقتھا ویصلی العشاء
 فی اول وقتھا حین ینیب الشفق فهذا الجمع بینھما اس قول امام
 اعظم رحمہ سے نماز اپنے وقت میں ادا اور جمع صلوٰۃ ہی ہو جاتی ہے
 پس معصوب شخصوں کا یہ اعتراض کہ امام کو جمع صلوٰۃ سے بالکل انکار ہے محض
 افتراء ہے ہم کہتے ہیں اس قول امام کے مؤید حدیث کتاب جمع الجوامع ہے جو
 مصنف نہ کرنے بخوار تخریج ابن جریر سند علی کرم اللہ وجہہ میں کہتے ہیں
 عن ابی عثمان قال خرجنا مع سعد بن مالک معبدین للجمع فکان
 یجمع بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء حتی قد نما مکة و اخرج
 ابو یعلیٰ والبیزار والطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود قال کان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر

وقال الهيثمي رجال أبي يعلى رجال الصحيح وأخرج البخاري والطبراني عن أبي سعيد الخدري قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء أخر المغرب وعجل العشاء فضلاهما جميعا وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا كان في سفر فزاعت الشمس قبل أن يرثي ظهره صلى الله عليه وسلم كان إذا كان في سفر فزاعت الشمس جمع بينهما في أول العصر وكان يفعل ذلك في المغرب والعشاء قال الهيثمي رواه البوداوي باختصار ورواه الطبراني في الأوسط ورجاله موثقون وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم جمع بين الصلوتين في سفرة سافرهما في غزوة تبوك أخرجه مسلم وعن ابن عباس رفعه من جمع بين صلاتين من غير عذر فقد أتى بأبواب الكبار أخرجه الترمذي وأخرجه البيهقي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال لا شيء يثبت به كحكم جمع صلاة الأمان مصلية بغير عذر كما

عائذ بالله من الشيطان الرجيم

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

جب نماز میں سہرے کسی امر واجب یا فعل سنون کی کمی یا زیادتی یا تقدیم و تاخیر ہو تو چاہئے کہ مصلی قعدہ اخیر میں صرف تشہید پڑھ کر ایک سلام کئے

بعد دو سجده سہو کر کے قعدہ مع تشہد و صلوٰۃ و دعا و تسلیم تین ادا کر کے
 نماز تمام کرے کہ یہی صورت سجدہ سہو احادیث سے ثابت ہے عبدالرزاق
 مصنف میں روایت کرتے ہیں عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اذا امكنك لا تدري اربعاً صليت ام ثلاثاً فلتوخ
 الصواب ثم قم فاركع ركعة ثم اسجد سجدتين فان الله لا يعذب
 على الزیادات وفي الباب عن ابن مسعود بلفظ واذا شك احدكم
 في صلوته فليتجر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين
 متفق عليه واللفظ للبخاري وفي لفظ لمسلم سجد سجدتين بعد السلام
 والكلام ولا بی داؤد والنسائي من حديث عبد الله بن جعفر من
 شك في صلوته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم وصححه ابن خزيمة
 وفي الباب حديث ابی هريرة في قصة ذي الیدين وحديث
 عمران بن حصين عند مسلم وحديث المغيرة عند ابی داؤد
 والترمذي وحديث سعد بن ابی وقاص وعقبة بن عامر
 عند الحاكم وعن انس عند الطبرانی في الصغير وعن ابن الزبير
 وابن عباس عند ابن سعد **وروی ابو حنیفة عن حماد**
 عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ اما الظهر اما العصر فزاد
 اولفقن فما فرغ وسلم قيل له احدث في الصلاة شيء اولفقنت
 قال اني انسى كما تنسون لاني من البشر فاذا نسيت فذكروني

شرح حول وجهہ الی القبلۃ وسجد سجد فی السجود وتشهد فیہا
 ثم سلم عن یمنہ وعن یمارۃ اخرجہ الستۃ والوہم فی نزاد
 اولقص من ابراہیم کما رواہ عند مسلم وغیرہ اور ایسی اکثر
 روایتیں کتاب حج میں موجود ہیں محضی ترجمہ ہے کہ سجدہ سہوا ایک روایت
 میں بعد تسلیمتین امام ابو حنیفہ و ابو یوسف سے اور امام محمد سے بعد سلام
 واحد مروی ہے بعض احناف اس امر پر ہیں کہ المختار للاہام قول محمد
 والنفرد قولہما (فاک اسنف) قول امام محمد کہ پسند کرتا ہے اس لئے
 کہ تسلیمتین باعث خروج صلوۃ سمجھے جاتے ہیں اور جب مصلی ضامن فائت
 ادا کرتا ہے تو قبل خروج صلوۃ اس ضامن کو بھی شریک صلوۃ کر کے ادا کرنا
 ہی مناسب ہوگا لہذا ایک سلام کے بعد سجدہ سہوا ادا کرنا بہت اچھا ہے
 امام شافعی قبل سلام سجدہ سہوا داکر نے کو کہتے ہیں مگر بعد سلام سجدہ
 سہوا داکر نے کی روایت بکثرت ہے اور یہی امر ترجیح ہے امام
 مالک بن انس کے پاس نقصان کی حالت میں قبل سلام اور زیادت کی حالت
 میں بعد سلام سجدہ سہوا ہے اور اس کے نسبت یہ خبر عقود الجواہر المسنیف
 میں مذکور ہے کہ مالک سے قاضی ابو یوسف نے پوچھا کہ اگر کسی مصلی سے دونو
 حالتیں زیادت و نقصان کی صادر ہو جاوین تو اس حالت میں آپ
 کیا حکم دیں گے تو مالک میراں رہ گئے تنبیہ متقدمی کو بر خلاف
 امام سجدہ سہوا جائز نہیں۔

باب قیام رمضان

امام محمد موطا میں کہتے ہیں لا باس بالصلاة في شهر رمضان ان يعلى الناس لظوعا
 باعام لان المسلمين قد اجمعوا على ذلك ورواه حسنا مخفي ترسے کہ لفظ لان المسلمين
 قد اجمعوا على ذلك رواہ حسنا جو امام محمد کے قول میں وار د ہے اس کا خاص باب
 یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تراویح کا بڑھنا صرف دو دن ثابت
 ہوتا ہے۔ کما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه خرج ليلة
 من رمضان وصلى عشرين ركعة فلما كانت الليلة الثانية اجتمع
 الناس فخرج وصلى بهم عشرين ركعة فلما كانت الليلة الثالثة
 فخرج فخرج ثم قال عرفتم اجتماعكم لكني خشيت ان يكتب عليكم الحديث
 وفي رواية ولكن خشيت ان تفرض عليكم صلوة الليل اخوجه البخاري
 ومسلم وغيرهما عن عائشة - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیام
 رمضان اور بعد لمجاؤا سائش است و خشیت فرضیت صلوة ترک ثابت ہے
 تو ایسی حالت میں کہ موقع خشیت باقی نہ آیا قیام رمضان خلاف سنت نہیں کہا جاتا
 بلکہ اس کا عین سنت ہونا مسلم ہوگا اس کے مواظبت کا رواج اگر زمانہ امیر المؤمنین
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ہوا تو دراصل اجابہ سنت نبوی ہوا اور بفضلہ تعالیٰ
 ہر حکم حکم حدیث علیہم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين اخوجه ابوداؤد
 تاکید میں اور تائید ملے اور یہی ہم کہتے ہیں کہ اس اجابہ سنت یعنی قیام رمضان
 کے سبب خاص امیر المؤمنین سیدنا علی علیہ السلام میں (افسوس کہ وہ افضل ہیں
 سنت علیہ سے محروم ہیں) بیہقی سنن و شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں عن
 علی قال انا والله حرممت حرم علی القيام في شهر رمضان قيل وكيف ذلك

یا امیرالمومنین قال اخبرته ان فی السماء سابعة حظيرة يقال لها
 حظيرة القدس فيها ملائكة يقال لهم الروح (و فی لفظ الروحانيون)
 فاذا كان ليلة القدر استاذنوا ربهم فی النزول الی الدنیا فیاذن لهم
 فلا یمر من مسجد یصلی فیه ولا یستقبلون احدا فی طریق الا
 دعوا له فاصابه منهم البركة فقال له عمر یا ابا الحسن فتعوض
 الناس علی الصلوة حتی تصیبهم البركة فامر الناس بالقیام
 واخرج ابن شاهین عن ابن السائب ان علیاً قام بهم فی شهر
 رمضان وعن عبد الرحمن بن ابی بلی ان علیاً امر ابن ابی بلی ان
 یصلی بالناس فی رمضان واخرج ابن ابی شیبة عن ابی الحسن
 ان علیاً امر رجلاً یصلی بهم فی رمضان عشرين رکعة واخرجه
 البیهقی عن الحسن بن صالح عن ابی سعید البقال عن ابی الحسن انه وعن الحسن البصری
 قال اثنان علی بن ابي طالب فی زمن عثمان بن عفان عشرين لیلة ثم احتبس فقال
 بعضهم قد تفرغ لنفسه واخرج عبد الرزاق عن عرفة قال کان علی بن
 ابي طالب یامر الناس بقیام شهر رمضان ویجعل للرجال اماماً وللنساء اماماً قال عرفة ثلثاً
 امام النساء اور روشنی ساجد و ختم کلام مجید کے باب میں ابن شہین
 و خطیب امالی میں روایت کرتے ہیں عن ابی اسحق الهمدانی قال
 خرج علی بن ابي طالب فی اول لیلة من رمضان والقنادیل
 ترنمو و کتاب الله یتلى فی المساجد فقال نور الله لك
 یا بن الخطاب فی قلوبكم كما نورمت مساجد الله بالقرآن

خاتمہ الکتاب

اقول قولى هذا واستغفر الله لى ولكم
سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام
على المرسلين والحمد لله رب العالمين

دعای حسن خاتمہ از مصنف

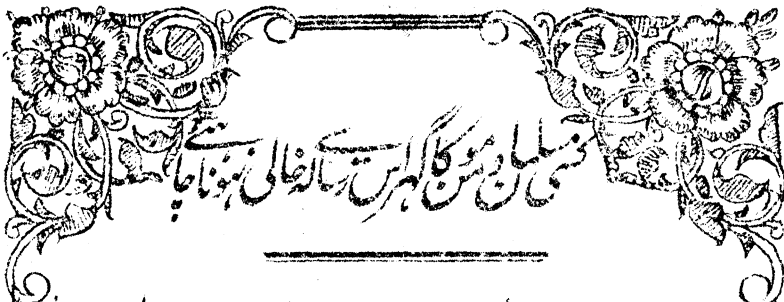
جب اس کتاب کا لکھنا شروع ہوا تو مجھے خاک پر تلاش احادیث میں سخت
دقتیں واقع ہوئیں جس سے میں گہرا یا گیا تھا اور اس کتاب کی تحریر سے نا امید
ہو گیا تھا ایسے میں فیض باطن آنحضرت نے دستگیری فرمائی یعنی مجھ کو رو یا میں
زیارت نصیب ہوئی اور احادیث لکھنے کی اعانت ملی بحمد اللہ اوسى دن سے
ایک فضل اکہی شامل ہوا جس سے باسانی مجھے ناچیز سے یہ امر سرگ انجام پایا
اس وقت یعنی بوقت طبع کتاب بشارت فتح یونان بوجہ غزائے
امیر المومنین حامی الاسلام والمسلمین سلطان بن سلطان سلطان عبدالحمید
خان ابقاہ اللہ تعالیٰ بالنصر حق والعزة والامتنان سنی گئی گویا
سب مسلمانوں کی دعا قبول ہوئی اب میں اللہ جل شانہ عم احسان سے استعا کرتا ہوں
کہ ہمارے سلطان حامی ملت حنیفہ والی شریعت شریفہ خادم الحرمین الشریفین بادشاہ

تقیماً ذکر کیا گو اور ہمارے بادشاہ جم جاہ رحمہل عادل ثواب میر محمد علی بن
 نظام الملک آصفیہ بہادر خدائے ملکہ کو سلامت بکرامت رہنماد
 اور نئے ملت حنیفیہ اسلامیہ کو رونق تازہ بخشے اور حدیث السلطان
 ظل اللہ کا مصداق بنائے اور مجھ کو اور سب مسلمان کو ان کے ظل عافیت
 میں پرورش فرمائے آمین یا رب العالمین -
 دعا گو
 محمد اللہ علیہ
 ملا علی

تقریباً نا مولانا مولوی المعنوی حضرت الزمان مجتبیٰ صاحب علیہ السلام بیت
 الحمد للہ و سلام علی عبادہ الدان اصطفیٰ ابن رسالہ امن اولہ الی آخرہ دیدہ
 فی الحقیقت مصنف زاد عمر و دبرہ کارنا در کردہ اند کہ در کلامی کتاب خاص از کتب متداولہ
 دیدہ نہ شد یعنی بر بیشتر مسائل حنیفیہ تخریج حدیث و روایت امام ابو حنیفہ و احادیث اہل بیت
 علیہم السلام است ایشان تمام ابن رسالہ را مقدمۃ الجیش کتب علوم اہل بیت عنی توان گفت
 و بیشک برین تصنیف زمین حیدر آبادی نازد للہ در رک و اعطی اللہ اجرک از انجا کہ
 بادشاہ و وزیر ادا مرا در عالیے این بلدان ہستی حنفی بودہ اند ترقی رسالہ ہذا در مدارس ہر گاہ
 باعث مصلحت ملکی و ترقی علوم و خوشنودی اہل ملک خواہد بود خدایتعالی والی ملک را توجہ بہ
 تادرس اشاعت نماید و السلام علی من اتبع الہدے
 و امر بہ قہ عبید اللہ
 حسن الزمان محمد
 لطف بہ عربہ الرحمن الصمد

غلط نام کتاب الہ اخفا عن صلوة اخفا بطریق نیا الی احسن خان مخلفا

صحیح	غلط	۱	۲	صحیح	غلط	۱	۲
ککبے	ککبے	۴	۵۲	آدساک	آردک	۳	۵
الدراداء	الدراداء	۱۱	۵۱	نئے رنگ	نئے ایک	۷	۶
پس	پس	۸	۶۳	اہل بیت	اہل سنت	۸	۶
واذا سجد	واذا سجد	۱۸	۷۰	خدا بیجا	خدا بیجا	۱۵	۱۰
کہا تے تھے	کہا تے تھے	۵	۷۵	ابن المظفر		۰	۰
تخمیر	تخمیر	۱	۸۰	محمد بن حنفیہ	محمد بن حنفیہ	۱۷	۱۲
زواہد	زواہد	۱۱	۸۱	رضی اللہ عنہ	رضی اللہ عنہ	۱۸	۷
الفساس	الفساس	۶	۸۶	علیٰ وحبیب	علیٰ	۱۳	۱۳
علی علیہ	علی	۵	۸۷	رضی اللہ عنہ	رضی اللہ عنہ	۷	۱۶
فما فوقہما	فما فوقہما	۵	۹۰	بسیان	بسیان	۸	۱۶
اوصافی	اوصافی	۵	۹۲	ابو یوسف	ابو یوسف	۱	۳۸
ثرقال	ثرقال	۷	۹۷	لم یتمخس	لم یتمخس	۷	۳۸
علیہا	علیہا	۷	۹۷	نہایت	نہایت	۹	۳۲
ککبیا جاسے	ککبیا جاسے	۱۰	۹۷	ابن د	ابن د	۲	۵۰
ابن شیبہ	ابن شیبہ	۱۹	۱۰۳	ابن جریر	ابن جریر	۸	۵۰

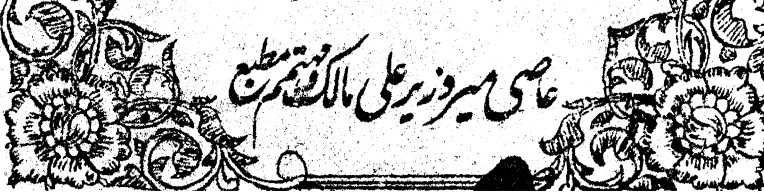


نہی لیاں موش کا لہرس رسالہ خالی نہ ہونا چاہیے

رسالہ انخاف صلیوۃ انخاف بطریق نیل الی احسن خاتم الخلق

وہ رسالہ ہے جو قرآن کا جامہ پہنتا ہوا اور حدیث شریف کا عامہ سر پہ باندھا ہوا ہے
 احادیث امام الائمہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے آراستہ اور اقوال دروایات
 امام ابوحنیفہ سے پیراستہ ہے اسکا اشتہار درج جریہ و دوکار ہے اور اسکی تعریف بھی برج ہر اخبار
 یہ رسالہ اپنا آبِ لطیف سے منکر حنفیہ کا لگو گیسے فقہائے احناف نے آجک جو کتاب
 در سالہ جاری لکھے ہیں کہیں مفصل تخریج احادیث کا ذکر نہیں کیا ہے یہ نیاز مانگ حضرت مصنف کا
 حصہ کہ کہاں میں علمی مذاق کے حضرات ادھر متوجہ ہوں اور اس رسالہ کی غیبی کے ملاحظہ سے
 آنکھیں تہنڈی کریں دیکھتے یہ متاع ہے بیاطلیس سے محلی ہو کر طبع فخر خطابی بازار چیتہ خفا ملک
 سے نکل چکی جمال بوسفی کی طرح گرم بازار ہے اور قیمت بھی مختصر یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے کے مالی اور محصل

ذمہ خریدار ہے۔ شائقین جلد و دین و رزق حسرت نہ جاگی۔ و ما علیہا الا اللہ



عاصی میر وزیر علی مالک قلم مطبع

المَدَنُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

طريق النجات الاصحاح من المشكاة مبتم

حضرت مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ
مقام اشاعت

میدر آباد و کن اندرون دریچہ پورہ مدرسہ انصاریہ

ایمانت پریس مین طبع ہونی

مانی الضمیر

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین اھا بعد مخفی ہے کہ بندگی بہت
 اور راہ یا پائی کے لئے تدبیر الہی جل جلالہ و عظمیٰ الہ بر البریون جاری ہے کہ بغیر ان فلاح صلوٰۃ اللہ علیہم علیٰ نبینا محمد وآلہ وصحابہ
 اجمعین ہی ہوتی ہو کہ اور سامانی کتابین اور صحیفے اور اسے لکھنے پر جو بے کفایت و کمال ہے رحمت اللہ علیہ اس کے سرے اور ہاتھ لوگ ادنیٰ ادنیٰ
 و چون خفیف خفیف شہمون ذرے ذرے و سوسون سے بٹکنے لگے ایسے خطرناک مواقع پر رحمت الہی ہر وقت کے مناسب
 شریعتوں سے گروہ بندگی و سنگیری کرتی رہی بیان تک کہ دنیا کی عمر تھی پر آئی اور جناب سرور کائنات فلاحہ موجودات محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات متودہ صفات پر سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہوا اور آپ کی شریعت عزرا اور ملت بیضا قیامت تک
 کے شریعتا جاری تھا کہ ظہور کا نظم قرار پائی چونکہ دائۂ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرہ سو پشوتوں سے بھی
 زیادہ گزر گیا اسلئے آپ کی پیشین گوئی کے مطابق امت محمدیہ میں سخت ہل چل پر گئی اور لوگ بٹکنے بٹکنے سیدھی راہ سے
 کہیں دو رہا پڑے اور ایک سے کتنے فرقتے ہوتے گئے اختلاف پیدا کیا ہوا اور ہوس کا غلبہ ہو گیا شریعت میں تحریف
 ہونے لگی قرآن مجید متروک ہو گیا حدیث نبوی سے اعراض کیا گیا تب علمائے حقانی نے ہی قرآن و حدیث کا ترجمہ
 کر دیا کہ عوام کو لا علمی و نا فہمی کا غدر باقی نہ رہے لہذا فقہا و علما نے قرآن مجید کا ترجمہ تو خوب شائع ہوا اور کتبہا حدیث
 کے بھی خوب خوب ترجمے ہوئے مگر حدیث کی کوئی ایسی کتاب معلوم نہیں ہوئی جس میں ضروری مسائل کی فقط صحیح صحیح
 حدیثیں عام فہم اردو میں ہوں اور اوغین کچھ ہی لئے و قیاس کو دخل نہوا اور کتاب بھی مختصر ہی ہو اسلئے
 حامی دین متین حضرت ابو محمد ابراہیم محدث رحمۃ اللہ علیہ ساکن آگرہ ضلع شاہ آباد نے ایک مختصر کتاب
 لکھی اور اوغین فقط صحیح بخاری و صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کا ترجمہ نہایت ہی سلیس اور جامع اور اردو میں لکھا اور نام
 اس کتاب کا طریق النفاۃ فی ترجمۃ الصحاح من مشکوٰۃ رکما اور اسکی حدیثیں مشکوٰۃ المصابیح سے اخذ کیں تاکہ
 تحقیق کرخوائے مشکوٰۃ کے ترجمے اور شرح سے بآسانی اپنی تسکین کر لیں اور کتاب باب کی ترتیب بھی ہی مشکوٰۃ
 المصابیح کے طور پر برقرار رکھی غرض کہ یہ کتاب صحیح اور بہت معتبر ہوئے کی وجہ سے ہندوستان میں پانچ بار چھپرے خرچ ہو چکی ہے
 ایک حیدر آباد میں چھپنے کی یہ وجہ ہے کہ مدرسہ انصاریہ کی کامیاب شدہ مولوی اور مفتی کی جماعتوں نے اپنی
 کامیابی کی خوشی میں اپنے خرچ سے اسکو چھپوا کر سالہ المادی کو دیدیا ہے کہ اسکو بہت کم نفع سے فروخت کر کے
 ہوسکی آمدنی رسالہ المادی کی اساعت و ترقی میں لگائی جائے یہ ایک ظہار مسرت اور انکے کامیابی کی یادگار ہے
 خدا ہمارے طلباء و تلمذ اور اس سے زیادہ توفیق دے جو انہوں نے اس شہر میں ایک نیک نیت قایم کی خدا کرے کہ
 انکا کام تمام ہوئے لے نظیر ہو۔ اور حقیقت میں مسلمانوں کو ایسا ہی چاہئے کہ اپنی اپنی علمی و خوشی میں اسطرح سرچھڑ کر
 جس خدا راہی اور خلق کو نفع ہو اس طریق النفاۃ کے ناظرین سے اغیر نہی۔ النفاۃ ہے کہ ارحم الراحمین کی درگاہ میں دعا
 کریں کہ اپنے بندوں کو اسطرح عمل کی توفیق دے اور ہمیشہ سچا راستہ چلائے اور بعد اسکے خدا کی ان جماعتوں کو بھی

ایسی دعا جس میں عمل و حسن خاستہ میں شریک نہ کریں۔ مختصر غلام حسین داد

بسم اللہ الرحمن الرحیم



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "کاموں کا اعتبار نیت ہی پر ہے" (رق)

ایمان کی کتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "اللہ کی عبادت اس طرح پر کرو کہ گویا تم سکودیکھ رہے ہو۔ اگر جہنم اور سکونین دیکھتے۔ پردہ ٹکودیکھ رہا ہے" (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی گواہی دینی۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد خدا کے بندے۔ اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز اچھی طرح ادا کرنی (۳) زکوٰۃ دینی (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنے" (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے کوئی بھی مومن نہوگا جب تک کہ میں اس کے باپ اور بیٹے اور سارے آدمیوں سے زیادہ تر اس کا پیارا نہووں گا" (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہونچے۔ اور ہجرت کر نہوالا وہ ہے جو گناہ چھوڑ دے" (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تین فصلتیں ایسی ہیں کہ وہ قیومین میں ہوں اور میں نے ایمان کا مزہ چکھا (۱) خدا اور رسول سب سے زیادہ پیارے ہوں (۲) جسکو چاہے میں اللہ ہی کے واسطے چاہے (۳) جسکو پھر کفر میں مبتلا ہونا ایسا نا پسند ہو جیسا آگ میں ڈالا جانا" (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقرہ عید یا عید کے دن عید گاہ میں عورتوں کے پاس جا کر فرمایا ”عورتو! خیرات کرو۔ میں نے تم لوگوں کو دوزخ میں مردوں سے زیادہ دیکھا“ عورتوں نے پوچھا ”اے رسول اللہ کیوں؟“ آپ نے فرمایا ”تم لوگ لعنت بہت کرتی ہو۔ اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ باوجود عقل و دین میں کھوٹی ہونے کے بڑے بڑے دور اندیش مردوں کی عقل پر پردہ ڈانے والی تم جیسی تینے کسی کو نہیں دیکھا“ عورتوں نے پوچھا ”اے رسول اللہ ہم لوگوں کی عقل اور دین میں کیا کھوٹ ہے؟“ فرمایا ”کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے؟“ کہا ”ہاں“ فرمایا یہ اُنکی عقل کی نقصانی سے ہے۔ اور کیا عورتیں حیض میں نماز روزے بنین چھوڑ دیتیں؟“ عرض کیا ”ہاں“ فرمایا یہ اون کے دین کی نقصانی ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی جو نہانے کو نکالی دیتا ہے تو مجھے دکھ دیتا ہے زمانہ تو میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کام ہیں میں ہی مائدن کو اُلٹ پلٹ کرتا رہتا ہوں“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایذا کی بات سن سن کر صبر کرنے والا خدا جیسا کوئی نہیں۔ کہ بندے تو خدا کو بیٹھے والا کہتے ہیں۔ اور وہ اس پر بھی آرام ہی پہنچاتا ہی جاتا ہے اور روزی دیتا ہی رہتا ہے“ (رق)

کبیرہ گناہ اور نفاق کی بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ اور ماں باپ کی ناشروانی کرنی اور جان ماری اور جھوٹی قسم کھانی اور جھوٹی گواہی دینی کبیرہ گناہ ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سأت چہینین ہلاک کر نہا لیونگ بچو“ لوگوں نے عرض کیا ”اے رسول اللہ وہ کون کون ہیں؟“ فرمایا ”(۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) ناسخ جان ماری (۴) سود بیاج کھانا (۵) بیجم کا مال (ناحق) کھانا (۶) جہاد سے اپنے عقل ہی کے کھوٹے پن سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور دین کا کھوٹا پن یہ ہے“

حیض و نفاس کے وقت نماز روزہ ادا نہیں کر سکتیں ۱۲ منہ۔

جھگانا (۷) پاکدامن عورتوں کو زنا کی تمہمت لگانا (۸) (ذق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ”حبوقت زانی زنا کرتا ہے۔ مومن بنین
 رہتا۔ اور حبوقت چور چوری کرتا ہے۔ مومن بنین رہتا۔ اور حبوقت شرابی شراب پیتا ہے۔
 مومن بنین ہوتا اور حبوقت لوٹرا لوٹتا ہے۔ مومن بنین رہتا۔ اور حبوقت کوئی غنیمت کے
 مال میں خیانت کرتا ہے۔ مومن بنین رہتا۔ تم لوگ ان سب حرکتوں سے بہت دور رہنا
 بہت دور رہنا“ (ذق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”منافق کی نشانیاں تین ہیں اگرچہ
 وہ روزے رکھتا ہو اور نماز بھی پڑھتا ہو۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویدار بھی ہو۔
 (۱) جھوٹ بولا کرے (۲) وعدہ خلافی کیا کرے (۳) امانت میں خیانت کیا کرے“ (دم)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب میں یہ چار عادتیں ہوں وہ
 خالص منافق ہے اور جب میں ان میں کی ایک عادت ہو اُسکے چوڑے تنے تک اس میں نفاق
 کی ایک عادت ہے (۱) امانت میں خیانت کیا کرے (۲) جھوٹ بولا کرے (۳) وعدہ خلافی
 کیا کرے (۴) جگڑوں میں گالیاں دیا کرے“ (ذق)

خطر ون کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری امت کے دل و نون میں۔
 جو بڑے خطرے گذرتے ہیں۔ جب تک وہ اونکا کرتے بنین یا کہتے بنین۔ تب تک اللہ تعالیٰ
 اوس سے درگزر فرماتا ہے“ (ذق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر ہر آدمی کے ساتھ شیطان
 اور فرشتہ مقرر رہتا ہے“ صحابہ نے عرض کی ”یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی؟“ آپ نے
 فرمایا ”ہاں میرے ساتھ بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرما کر مجھے (شیطان کے
 کمرے) محفوظ رکھا ہے اس لئے وہ مجھے بھلائی ہی کا حکم کرتا ہے“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”شیطان آدمی کی ہر ہر رگ میں

مستحق اصل میں وہ ہے شہید دل میں تو کفر ہو اور دکھانے کو برتاؤ مسلمان کی کابرے ۱۲

جس چیز کا جو حق ہے اوسکو حق بہرہ ادا کرنا یہی خیانت ہے ۱۳

تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر شخص کا ٹھکانا دوزخ جنت میں لکھا جا چکا ہے“ لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ تب ہم لوگ اپنے لکھے پر بہرہ و نیکو بیٹھیں اور عمل کرنا چھوڑ دین“ فرمایا ”عمل کئے جاؤ جو جس کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے اوس پر اسی طرح کا کام آسان ہوتا ہے“ (رق)

قبر کے عذاب کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”قبرین (مردے کو شام صبح
اوس کا ٹھکانا دیکھایا کرتے ہیں اگر مردہ جنتی ہے تو جنت۔ اور جہنمی ہے تو جہنم۔ اور
کہہ دیا کرتے ہیں کہ تو اسکا منتظر رہ۔ قیامت میں تیرا یہی ٹھکانا ہوگا۔“ (رق)

نہیں جس کام کا اخیر اچھا ہو وہی اچھا ہے اور بیچ کی جہان کی کمین کام نہیں آتی خاطر یہ جو نایابی ہے کہ مرنے
 وں مکمل یان سلامت رہے خدا سب کا خاتمہ یہ کرے ۱۲ منہ طلا العالی - ۱۳ ہے اچھا کام دنیا میں جن کی
 نشانی اور برکات کام دونوں کی علامت ہے ۱۴ محمد عبد اللہ چہرہ دی ۱۵ ۱۶ اللہ مافی احوذ کے من عذاب

پناہ مانگا کرتے تھے“ (ق)

قرآن وحدیث کو مضبوط پکڑنیکا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی اسلام میں نئی بات نکالے وہ مردود ہے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تین قسم کے لوگوں سے اللہ کا نہایت غصہ ہے (۱) مرم بین گمراہی اور بے ادبی کے کام کرنے والا (۲) مسلمان ہو کر جاہلون کی رسم وعادت برتنے والا (۳) کسی مسلمان کو ناحق جان مارنے کے لئے ڈھونڈنے والا“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری سب امت جنت میں جائیگی۔ سوائے منکر کے“ لوگوں نے پوچھا ”منکر کون ہے؟“ فرمایا ”جس نے میری بات مانی وہی جنتی ہے۔ اور جس نے میری بات نہ مانی وہی منکر ہے“ (د)

تین شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی خدمت میں حاضر ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادتوں کا حال دریافت کیا۔ پھر جو کچھ معلوم ہوا اسکو کم سمجھ کر بولے ”کہاں ہم اور کہاں حضرت آجکی تو اگلی پچھلی ساری خطا میں خدا نے بخش دی ہیں“ پھر ایک نے کہا ”میں ہمیشہ رات کو نماز میں پڑھا کرتا رہا“ اور دوسرے نے کہا ”میں ہمیشہ روزے رکھا کرتا رہا“ تیسرے نے کہا ”میں عورتوں سے علیحدہ رہتا رہا“ اور کبھی مکاح نہ کرتا رہا“ تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر پوچھا ”تم ہی لوگ کیا ایسا کھ رہے تھے؟ خبردار میں تم لوگوں سے بہت زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور بڑا پرہیزگار ہوں۔ مگر روزے بھی رکھتا ہوں۔ اور افطار بھی کرتا ہوں۔ اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور

۱۱ ای اسناد الا متناء الیہم من الذخول زباج عن الامتناء عن سنتہ وحی عصیا الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ دفع الباری جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۴ جوینہ۔ ۱۳ یہ تینوں علی اور عثمان بن مظعون

اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم تھے ۱۴ منہ ۱۵ چاہتا چاہئے کہ تمامی انبیاء و عموماً اور ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصاً معصوم ہیں پر بعض احادیث آیات قرآنی میں خطایا غفران اور مغفرت وغیرہ نسبت جو آپ کی طرف آتی ہے اور اس کے ترک نہ کرنا یا خطا و اجتہاد وغیرہ کہ وہ ایک قسم کو صفا محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ۱۶

سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے کھاج بھی کرتا ہوں جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ میرا نہیں،“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”آخر زمانہ میں فریجی اور جھوٹے لوگ ایسی (جھوٹی جھوٹی) حدیثیں بیان کریں گے کہ نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے کسی باپ دادا نے۔ ایسے لوگوں سے بہت بچتے رہنا اور ان کو اپنے قریب بھی آنے نہ دینا۔ کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں۔ اور مفتہ میں نہ ڈالیں“ (رم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کے جوٹا ہونے کو یہی بہت ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) بیان کر دے“ (رم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھلے کام بتاتا ہے۔ اس کو بھی اُس بھلے کام کرنے والے کے برابر ہی ثواب ملتا ہے۔ اور بھلائی کرنے والے کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جاتا۔ اور جو بُرے کام بتاتا ہے تو اس کو بھی بُرائی کو نوا لے کے برابر ہی گناہ ہوتا ہے اور بُرائی کرنے والے کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جاتا“ (رم)

علم کی کتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کو میری بات پہنچایا کرو۔ اگرچہ ایک ہی بات سہی۔ اور جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جو ٹھہ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم ٹھہرائے،“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی یہ کھ کر کوئی حدیث بیان کرے کہ میں نے کھا ہے۔ اور وہ جانتا ہو کہ میں نے نہیں کھا ہے۔ تو وہ بھی دو جہنم میں ایک جھوٹا ہے“ (رم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی مر جاتا ہے تو اُس کے سب عمل موقوف ہو جاتے ہیں مگر تین قسم کے عمل البتہ باقی رہ جاتے ہیں (۱) صلۃ تم جاریہ (۲) ایسا علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچے (۳) اچھی اولاد جو اُس کو اسطرح دعا کرے“ (رم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن کی مصیبت دیکھی جسے وہ سزا دے اور وہ غور سے غور کرے کہ اُس کو سزا دے یا نہ دے۔ اور وہ سزا دے وہ سزا دے اور وہ سزا دے“ (رم)

اللہ تعالیٰ قیامت میں اوسکی مصیبت دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی تنگدست پر اپنا دین آسان کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اوسکی دنیا و دین کی تنگی کو آسان کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کا عیب ڈھانکا خدا بھی اُسکے عیب دینا اور آخرت میں ڈھانے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے تب تک اللہ تعالیٰ اوسکی مدد فرماتا رہتا ہے اور جو شخص علم سیکھنے کے لئے چلا اللہ تعالیٰ اوس پر جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ اور خدا کے جس گھر میں لوگ قرآن پڑھنے بڑھانے کو اکٹھا ہوتے ہیں۔ وہاں خدا کی طرف سے اُن لوگوں کو تسلی ہوتی رہتی ہے۔ اور رحمت لوگوں کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور فرشتے بھی اُن کو گھیرے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والوں میں اُنکا ذکر خیر فرماتا ہے۔ اور جسکے عمل اکارت گئے اوسکا نسب کچھ کام نہیں آئے گا“ (م)

پاک کی کتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو اچھی طرح وضو کرتا ہے اوسکے گناہ تمام بدن سے یہاں تک کہ ناخن کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب فرض نماز کا وقت آتا ہے اور کوئی مسلمان اچھا وضو کرتا ہے۔ اور عاجزی کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور رکوع (دو غیر) اچھی طرح ادا کرتا ہے تو (ایسی نماز) اوسکے سارے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ گناہ کبیرہ نہ ہو (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب مومن اچھا وضو کر کے ظاہر و باطن ہر طرح سے ٹھیک دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اوسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے“ (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قیامت میں وضو کی برکت

۱۔ یعنی بالکل پاک و معاف کر دیا ادا کی ہمت زیادہ کر دی یا تقاضا کرنے میں سختی نہ کی ۱۲ منہ ۱۵ ہندگی بایہ
 پیمبر زادگی منظر نصرت ہو جو کھانا را بطیعت ہے نہ بود پیمبر زادگی قدش فیغزو ۱۲ منہ ۱۵ بہ تسمیۃ الکل با سلم بخوار
 ہے نہ رکوع و سجود وغیرہ نماز کے مقامی ارکان کو اچھی طرح ادا کرتا ہے ۱۲ محمد عبد اللہ چھپر دی۔

میری امت کے جاہلین ہاتھ پاؤں اور منہ چمکتے ہونگے تو جو اپنی چمک زیادہ کرنا چاہے وہ کر لے،“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مومن وضو میں جانتک اپنا بدن دھو تا ہے۔ جنت میں اسکو وہاں تکس کوپور پہنائے جائیگے“ (م)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں اپنی امت کو حوض کوثر پر وضو کی روشنی اور چمک سے بچاؤں گا“ اور ان کے لئے حوض کوثر پر پہلے سے موجود رسول کا، (م)

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جبکو حدیث ہو جاوے۔ وہ جب تک پہر وضو نہ کرے۔ اسکی نماز قبول نہیں“ (رق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جبکا پیٹ بولے۔ اور حدیث ہونے نہوئے میں شک ہو تو بغیر آنسو کے یا بمعلوم ہوئے مسجد سے نہ نکلو“ (م)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں۔ اور موزون پر مسج کیا عرش نے پوچھا ”حضور ایسا تو کبھی نہیں کرتے تھے“ فرمایا ”اے عمر میں نے“ اے عمر میں نے یہ قصد کیا ہے“ (م)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کھا کر کلی کر لی۔ اور فرمایا ”اس میں پکائی ہے“ (رق)

پانچاخی کے آداب کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”پانچاخی یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیشہ کر کے نہ بیٹھو“ (رق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داہنے ہاتھ سے آبست کرنے کو اور تین سے کم کلنج لینے کو۔ اور لید اور بڑی سے طہارت کرنے کو منع فرمایا“ (م)
یعنی وہ وضو میں ہاتھ پاؤں بڑا کر دھوے ۱۲ سے یعنی جب تک حدیث ہونے کا یقین نہ ہو ۱۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچا نہ جاؤ۔ تو داہنے ہاتھ سے نہ ذکر چھوئے۔ اور نہ طہارت کرے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانچا نہ جاتے تو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ الْجُبْنِ وَالْخُبَاتِثِ فرماتے (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”راہِ مین اور مسافروں کے ساتھ کی جگہ میں۔ پانچا نہ پھر اس سے گدھا کی پٹھکار بھرتی ہے“ (رم)

اکس شخص نے فرمایا: ”میں اور ایک لڑکا (عبد اللہ بن مسعود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک برتن مین پانی اور نیزہ لیجاتا تھا آپ (عاجت ضروری سے فراغت کر کے) پانی سے طہارت کرتے“ (رق)

مسواک کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر محکواہی است پر مشکل پڑ جائیگا ڈرنو تا تو مین عشا کو دیر کر کے پرٹھنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کر لینے کا حکم کر دیتا“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے مکان مین تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے (رم)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تہجد کو ادا تھتے تو مسواک کر لیتے (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”دش باتیں اسلام کی ہیں (۱) مونچھ تراشنا (۲) ڈاڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک مین پانی دینا (۵) ناخن تراشنا (۶) جوڑ جوڑ کو دھونا (۷) نعل کے بال اکیرنا (۸) استر لینا (۹) استنج کرنا۔ دسواں شاید کلی کرنا ہے“ (رم)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے خواب دیکھا کہ مسواک کرنا ہوں اور وہ شخص بڑے چھوٹے میرے پاس آئے مین نے اپنی مسواک چھوٹے کو دی تو مجھے کہا گیا ”بڑے کو دو“ بس مین نے بڑے کو دی“ (رق)

۱۰ یعنی ایک چوٹا سا نیزہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا اور کلغ وغیرہ توڑ لینے مین بکار آہ ہوتا تھا اور اللہ عز و جل اللہ چھپوری

وضو کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی سو کر اڑھے تو پچھلے ہاتھ کو دھو لے تب پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالے کیونکہ خبر نہیں (نہندین) کھان کھان ہاتھ پر ہاتھ کسی نے عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہا ”بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھاؤ“

انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور پانی کا برتن جگا جگا کر تین بار ہاتھ دھویا پھر تین بار برتن میں ہاتھ ڈا لکر چلو میں پانی لیکر آدھے آدھے پانی سے کلی کی اور آدھا ڈا لاک میں ڈالا پھر تین بار چلو سے پانی لیکر منہ دھویا پھر اس طرح پانی لیکر دونوں ہاتھ اکٹھے تک دو دو بار دھوئے پھر اس طرح پانی لیکر سر کا مسح اس طرح کیا کہ دو وزن ہاتھ آگے سے پیچھے گردن تک لے گئے پھر پیچھے آگے پھر لائے پھر بخون تک دونوں پیر دھوئے اور کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یون ہی وضو کرتے تھے“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقط ایک بار بھی وضو کیا ہے (ب)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو بار وضو کیا (ب)

عثمان رضی اللہ عنہ نے معاخذ میں فرمایا ”کیا میں تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟ یہ فرما کر تین تین بار وضو کیا“ (د)

ایک سفر میں بعض لوگوں نے جلدی جلدی وضو کیا کہیں انکی ایڑیاں چمک ہی تھیں وہ ان پانی میں بیٹھا تو آپ نے فرمایا ”سوکھی ایڑی والوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے تم لوگ وضو بہت اچھی طرح سے پورا پورا کیا کرو“ (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں اپنی پیشانی کے بال اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا (د)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا امکان اپنے ہر کام میں دلہنی طرف کو ہمت پسند فرماتے طہارت میں کنگھی کرنے میں جو تائب تھے میں (د)

تہانیکا بیان

۱۔ ان معاتبوں سے معلوم ہوا کہ وضو کے بدن کو ایک ایک بار دو دو بار تین تین بار ہر طرف سے ہونا جائز ہے ۲۔ یہ بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے عورت سے صحبت کی اوس پر غسل واجب ہو اگرچہ انزال نہ ہو“ (رق)
 ام سلمہؓ نے فرمایا ”ام سلیم بے پوجہ“ یا رسول اللہ خدا حق بات سے نہیں شرماتا کیا جب عورت کو احتلام ہو تو وہ بھی نہاٹے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں جبکہ پانی دیکھے“
 ام سلمہؓ نے اپنا منہ چھپا کر پوچھا ”یا رسول اللہ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں“ ورنہ بچے مانگنے مشابہ کیونکر ہوتے“ (رق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مرد کا پانی گاڑ باسین ہوتا ہے اور عورت کا پتلہ زرد۔ اس میں جو غالب ہوا یا بڑھ گیا بس بچھ اُسکی مشابہ ہوتا ہے“ (رم)
 نبیؐ بی بیہونہ فرماتی ہیں ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھ کر کپڑے سے آڑ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اودھونے پر پانی گرا کر دونوں ہاتھ دود و بار دھوئے پھر پانی داسنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر گرا کر شرمگاہ دھویا پھر ہاتھ زمین پر گر کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ کہینوں تک دھوئے پھر سر پر پانی بہا کر تمام بدن پر بہا یا پھر الگ ہر ہر دونوں ہاتھوں و ہوسے تب میں نے آچھو کپڑا دیا آپ نے نہ لیا اور دونوں ہاتھ جھڑکتے ہوئے چلے گئے“ (رق)

ایک ثخورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ”عیض کے بعد غسل کس طرح کیا جاوے؟“ آپ نے اُسے غسل کا طریقہ بتا کر فرمایا ”پھر ایک ٹکڑا مشک سے بسا ہوا لیکر اُس سے خون کا اثر پونچھ لے“ (رق)
 ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے سر کی چوٹیاں بہت کسی ہوی ہیں تو کیا میں غسل جنابت کے لئے اُن سب کو کھولوں تو آپ نے فرمایا ”نہیں تین سپین پانی سر پر بہا لیا کافی ہے بشرطیکہ بالوں کی جڑ بھیگ جاوے“
 پھر تمام بدن پر پانی بہا لے تو پاک ہو جائیگی“ (رم)

یعنی بدن پونچنے کے لئے ۱۲ دفعہ اور غسل کے بعد پانی کپڑے سے نہ پونچنا بہتر ہے کیونکہ قطرے ٹپکنا مفسد کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ یعنی سر کے بالوں کی جڑ بھیگ جانے کے بعد تین سپین پانی سر پر بہا لیا کافی ہے (مسلم نو کثری صفحہ ۱۲) مولوی حافظ عبد اللہ صاحب فاضل پوری ص ۱۰۰۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صاع (چار لٹہ) سے پانچ مدت تک پانی سے غسل فرمائے (رق)

معاذہ کنتی ہیں ”عائشہؓ نے فرمایا ”ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان میں ایک برتن میں پانی رکھ کر نہاتے تھے آپ جلد بلد پانی لے لیکر نہاتے لگتے تو میں کنتی ”میرے لئے بھی چھوڑے میرے لئے بھی چھوڑے“ معاذہؓ نے کہا۔
”دونوں میان بی بی جنبی ہوتے“ (رق)

جنبی کے ساتھ ملنے اور سکے لئے جائز کام کا بیان

عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ”مجھے شب کو حاجت غسل ہو جاتی ہے اس وقت میں کیا کروں؟“ آپ نے فرمایا وضو کرو اور ذکر و تہجد کر سو رہو“ (رق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت کی حالت میں کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیا کرتے (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی اپنی بی بی سے صحبت کے بعد پھر صحبت کرنی چاہئے تو درمیان میں وضو کر لے“ (دم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھی، اپنی بیٹیوں سے صحبت کر کے آخر میں ایک بار غسل کرتے“ (دم)

پانچ احکام کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی بندہ سے پانی میں پیشاب کر کے بھرا دس میں غسل نہ کرے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنب بندہ سے پانی میں غسل کرے“

۱۔ ہر ایک چاند چھ مہینہ تیرہ دن تک باقی آتا ہے اور سیزہ نہ لگے کہنی کا ہونا ہے ۱۲ لٹہ یعنی نازک بوقت غسل کر لیا ادا چلے ہی سے غسل کر لیا کچھ واجب نہیں ۱۲ لٹہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں کے نام یہ ہیں خدیجہ، عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، سودہ، زینب، تیموثہ، ام کلثوم، جویہ، صفیہ، مرقۃ۔

لوگوں نے (اس حدیث کے راوی، ابو ہریرہؓ سے پوچھا "پہر کیونکر بنائے؟" فرمایا "اوس سے پانی لیکر الگ بنائے" (م)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندھے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کو منع فرمایا ہے (م)

بخس حیضون کے پاک کرنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب کتا کسی کے برتن میں پانی پی لے تو اُس برتن کو سات بار دھو ڈالنا چاہئے" (رق)، شہابی بار مٹی لگا کر دھوئے (م)، ایک صحابی کانؤن کے رہنے والے مسجد میں پیشاب کرنے لگے لوگوں نے اون پر لے دے شروع کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اور پیشاب ایک ڈول پانی بہا دو خدا نے تمکو آسانی کرنے کو بھیجا ہے نہ سختی کرنے کو (د)، پھر اپنے اونکو بلا کر مسجد میں پیشاب پانچا نہ نہیں چاہئے یہ فقط اللہ کی یاد اور نماز و قرآن پڑھنے کے لئے ہیں" (رق)، ایک عورت نے پوچھا "یا رسول اللہ کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟" فرمایا "اسکو کھڑچ کر پانی سے دھو ڈالے پھر وہ کپڑا ہینک نماز پڑھے" (رق)، یسار کے بیٹے سلیمانؑ نے عائشہؓ سے پوچھا کہ کسی کے کپڑوں میں منی لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے کی منی دھو دیتی آپ وہی ہینگا کپڑا پہنے ہوئے نماز کے لئے باہر تشریف لیجاتے" (رق)، عائشہؓ نے فرمایا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے کی منی کھڑچ دیتی تھی اور آپ وہی کپڑا ہینک نماز پڑھ لیتے تھے" (م)، اُمّ قیسؓ اپنے دودھ پیتے بچے کو جو ابھی کچھ کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائیں اپنے اوس بچے کو اپنے گود میں بٹھالیا ۱۔ یعنی کسی سے کوئی حرکت بھی ہو پڑے تو مسلمانوں کو اسکا اسناد آسانی کے ساتھ کرنا چاہئے سختی ہرگز نہ کرنا چاہئے ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ منی جب گاڑی ہو تو نقطہ کبرج ہی دینا کافی ہے ۱۲

بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اوس پر فقط چھڑک دیا اور دھویا نہیں (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب چھڑا دیا گیا پاک ہو گیا "دم، بیٹھو نہ کی لونڈی کو صدمہ کی بکری ملی تھی وہ مر گئی کہیں ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکھوں کو آپ نے فرمایا "تم لوگ اس بکری کے چھڑے سے فائدہ کیون نہیں اٹھاتے؟" لوگوں نے عرض کیا "مری ہوئی ہے" آپ نے فرمایا "اس بکری کا کھانا البتہ حرام ہے" (دم)

سودہؓ نے فرمایا میری بکری مر گئی تو میں نے اوسکے چھڑے کو دباغت دیکر مشک بنائی۔ پھر میں برابر اس میں نیت بناتی رہی یہاں تک کہ وہ مشک پرانی بھی ہو گئی" (دب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں کتے آیا جایا کرتے تھے تو صحابہؓ مسجد کی کوئی چیز دھوئے دکھاتے نہ تھے (دب)

موزون پر مسح کرنا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزون پر مسح کرنا کی مدت مسافروں کے لئے تین رات دن اور مقیم کے لئے ایک رات تھرا دی ہے (م)

تیمم کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہم تمام لوگوں پر تین چیزوں کے ساتھ ممتاز کئے گئے (۱) ہماری صفین فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئیں (۲) ساری زمین ہمارے لئے مسجد بنائی گئی (۳) جب پانی نہ ملے تو مٹی پاک کر نیوالی بنائی گئی (دم)

غمار بن یا سر کو حاجت غسل ہو گئی۔ انہوں نے غسل کے بدلے خاک ہی میں دودھ پیچے کچے پیشاب پر فقط پانی کا چھڑکاؤ کافی ہے اور جب لڑکا کھانا کھائے لگے یا لڑکی ہو تو لڑکا پیشاب دھونا چاہئے (۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی متین (۱۲) منہ سے بیٹے کھور اور پانی ڈالتی رہی اسی شے کو نبیؐ کہتے ہیں (۱۲) منہ سے ہر جگہ غار درست ہے (۱۲) منہ

خوب ٹوٹ پوٹ کر نماز پڑھ لی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع کی۔ آپ نے فرمایا
 تجھ کو اتنا ہی کافی تھا کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتا اور خاک کو پھونک کر اپنے منہ
 اور ہونچوں تک دونوں ہاتھ پر پیر لیتا (م)
 اور آپ نے ایسا ہی کر کے دکھا ہی دیا (ب)

مسنون غسل کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سہر جو ان پر مجھے کا غسل واجب“ (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسلمانوں پر حق ہے کہ تھمتے میں
 ایک بار نہائیں اور اپنا سر اور بدن دھوئیں“ (ق)

حیض کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا حیض نجاست ہے۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو
 یہ آیت اُتری۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”حیض میں مجامعت
 نکرو اور جو چاہو کرو“ (م)

عائشہ فرماتی ہیں ”میں حائض ہوئی اور مجھ پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے تلبذ باندھ لیتی۔ پھر آپ میرے ساتھ سوئے۔ اور ایسا بھی
 ہوتا کہ آپ اعتکاف میں مسجد سے سر نکالتے۔ اور میں حیض کی حالت میں
 آپ کا سر دھو دیتی“ (ق)

اور حیض کی حالت میں جس جگہ نہ لگا کر پانی پتی یا ہڈی کا گوشت
 کھاتی۔ آپ بھی اسی جگہ نہ لگا کر پانی پتے۔ اور اُس ہڈی کا گوشت کھاتے“ (م)

اور حیض کی حالت میں آپ میری گود میں اٹنگ کر قرآن (شریف) پڑھتے“ (ق)

اور حیض کی حالت میں آپ مجھ سے بالا بالا مسجد سے چٹائی کھینچ لیں تو فرماتے“ (ق)

میں فرماتی ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بڑا مکمل
 اور بڑھ کر نماز پڑھتے تھے۔ وہ مکمل کچھ پر بھی پڑا ہوتا اور ایسا اتفاق

حیض کی حالت میں بھی ہوتا“ (ق)

استحاضہ الیون کا بیان

ابن حبیش کی بیٹی فاطمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ”مجھے استحاضہ کا خون برابر جاری رہتا ہے میں نماز چھوڑ دوں؟“ فرمایا ”نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ صحت کے معمول پر حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیا کر اور پاکی کے دنوں میں (ایک بار غسل کر کے دب) خوب دھو کر نماز پڑھ لیا کر“ (رق)

نماز کی کتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر مسلمان گناہ کبیرہ سے بچ جائے تو پانچوں وقت کی نماز اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ ”اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ شخص اس میں ہر روز پانچ بار نہا یا کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل بچل باقی رہیگا؟“ لوگوں نے عرض کیا ”نہیں کچھ میل باقی نہ رہیگا“ آپؐ فرمایا ”نماز چھوڑنے کی یہی مثال ہے اس کے سبب سے سارے گناہ معاف ہو جاتی ہیں“ (رق)

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ”میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟“ فرمایا ”نماز کو وقت پر پڑھنا“ ”پھر پوچھا اس کے بعد کون عمل پسند ہے؟“ فرمایا ”ان باپ کے ساتھ احسان کرنا“ ”پھر پوچھا اس کے بعد؟“ فرمایا ”جدا کرنا“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”نماز ترک کرنا بندے کو کفر تک پہنچا دینے والا ہے“ (دم)

۱۱۔ استحاضہ عورتوں کی اوس حالت کو کہتے ہیں جس میں حیض کے معمولی خون سے زیادہ مدت تک خون جاری رہے ۱۲۔ محمدؐ عبد اللہ چھپر دی۔

۱۳۔ یعنی ایک دفعہ ہمارا انقطاع حیض کے وقت جیسا کہ بخاری کی دوسرے روایت میں اس کی تصریح موجود ہے ۱۴۔ مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری۔

نماز کے وقتوں کا بیان

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے اوقات پوچھے اپنے فرمایا ”تو دو روز میرے ساتھ نماز پڑھے“ پھر آفتاب ڈھلا تو آپ نے بلالؓ سے اذان و اقامت کہلا کر ظہر پڑھائی اور آفتاب بلند صاف سفید ہی تھا کہ اذان و اقامت کہلا کر عصر پڑھائی اور آفتاب ڈوبتے ہی اذان و اقامت کہلا کر مغرب پڑھائی پھر شفق ڈوبتے ہی اذان و اقامت کہلا کر عشاء پڑھائی پھر صبح صادق ہوتے ہوئے اذان و اقامت کہلا کر صبح کی نماز پڑھائی پھر دوسرے روز ظہر کو اچھی طرح ٹھنڈ کر کے پڑھائی۔ اور آفتاب بلند ہی تھا مگر پہلے روز سے کم کہ عصر کی نماز پڑھائی اور مغرب کی نماز شفق ڈوبنے کے پہلے اور عشاء ثانی رات گئی پڑھائی۔ اور صبح کی نماز صاف ہو جانے کے وقت پڑھا کر سائل سے فرمایا تم لوگوں کی نماز کے اوقات اسی کے درمیان میں ہیں“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جبریلؑ اترے اور اقامت کی میں نے اذان کے پیچھے پانچ وقتوں کی نماز میں پڑھیں“ (رق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے کے وقت سے ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک ہے اور عصر کا وقت ظہر کے بعد سے جب تک آفتاب میں زردی نہ آوے اور مغرب کا وقت جب تک شفق نہ چھپے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت پوسپھنے سے جب تک آفتاب نہ نکلے“ (دم)

سورے نماز پڑھنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو پہر ڈھلتے سخت گرمی کے وقت ظہر پڑھا کرتے اور صحابہؓ ڈگر می کی شدت سے، کپڑوں پر سجدے کرتے اور عصر ایسے وقت پڑھا کرتے کہ بعض مقتدی عصر کی نماز پڑھ کر مدینہ طیبہ کے کنارے اپنے مکان پر آتے تب تک آفتاب صاف ہی رہتا حالانکہ بعض کنارہ مدینہ کا

چار میل کے قریب تھا (ق)

صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عصر پڑھ کر اونٹ بچ کر کے
اوسکو دہلیں جگہ تقسیم کر کے پکاتے پھر کھاتے جب تک آفتاب باقی ہی رہتا (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشا کو دیر کر کے پڑھتے اور اوسکے پھلے
سونہ اور اسکے بعد باتیں کرنی ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز غلٹس میں (آخر اتر کر
انہ میری باقی رہے) شروع کرتے اور ایسے وقت تمام کرتے کہ نمازی اپنی عنشیں کو
پہچان سکتا اور ساتھ آیت سے سوا آیت تک پڑھتے (ق)

اور عورتیں صبح کی نماز پڑھ کر چادر اوٹھنے ہوئے واپس جاتیں تو انہ میرے
سبب سے پہچانی نہ جاتیں (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب ایسے وقت میں تمام کرتے کہ
تیر گرنے کی جگہ صاف نظر آتی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یہ منافق کی نماز ہے کہ پہلے تو
بیٹھا رہتا ہے جب آفتاب زرد ہو اور ڈوبنے پر آیا اسوقت کھڑا ہو کر چار چوبیس

مارے۔ اوس میں خدا کو کچھ ایسا ہی ویسا یاد کیا“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جبکی عصر کی نماز کھوئی گئی
گویا اوسکے لوگ اور مال اکارت گئے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سحر کھانے اور صبح کی نماز شروع
کرنے میں اس قدر فرق ہوتا کہ آدمی پچاس آیت پڑھ سکتا (ب)

ابوذرؓ نے فرمایا ”مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ
”جس زمانے میں امیر لوگ نمازوں کو مار ڈالیں گے یا دیر کر کے پڑھیں گے
اوسوقت تم کیا کرو گے؟“ میں نے عرض کیا ”جو حکم ہو“ فرمایا ”تم اپنے وقت پر نماز
پڑھ لیا کرنا پھر اگر اوں کے ساتھ نماز پانا تو دوبارہ پڑھ لینا وہ تمہارے لئے
نفل ہو جائے گی“ (م)

یعنی دو کوس پڑھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز میں ۱۲ رکعت
یعنی بہت صاف تھا ۱۲ رکعت یعنی بہت تھوڑا یاد کیا ۱۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے آفتاب نکلنے کے پہلے صبح کی ایک رکعت پائی اوس نے صبح کی نماز پائی اور جس نے آفتاب ڈوبنے کے پہلے ایک رکعت عصر کی پائی اوس نے عصر پائی“ (ذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو عصر اور فجر کی ایک رکعت بھی پائی وہ اوس نماز کو پوری کر لے“ (ذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی اپنی نماز بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آوے پڑھ لے“ (ذی)

نماز کے فضائل کی بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے فجر اور عصر کی نماز پڑھی وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا“ (ذی)

اور جنت میں داخل ہوگا (ذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فجر و عصر کے وقت رات دن کے پہرے دار فرشتے (دنیا میں) اکٹھے ہو جاتے ہیں پہر جب رات کے پہرے دار آسمان پر واپس جاتے ہیں تو ان سے پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم لوگ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں مد نماز پڑھتے چھوڑ آئے اور جب ہم لوگ گئے تھے جب بھی اونکو نماز ہی پڑھتے پایا تھا“ (ذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مد جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمے اور حفاظت میں ہو جاتا ہے تو ایسا نہ کہ تم کسی نمازی کو دیکھ دو اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمے والے نمازی کے بارے میں باز پرس کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جس سے اپنے ذمے والے کے بارے میں باز پرس کرے گا اس کو ماخوذ کر کے منہ کے بل دوزخ میں جوں کی تو دے گا“ (ذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مد اگر لوگ جان لیں کہ دوپہر ۱۲ بجے خدا کو ادا کرنے سے پوچھنے کی کوئی حاجت نہیں وہ سب کچھ جانتا ہے مگر پوچھنا اپنا فضل جتانے اور بندوں کا مرتبہ بڑھانے کے لئے ہے ۱۲ محمد عبد اللہ جبریل دی۔

اذان کا بیان

[illegible]

اذان کی فضیلت اور موزن کے جوابیہ کی بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت میں سب سے زیادہ بلند گردنیں مؤمنوں کی ہونگی“ (رم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب نماز کے لئے اذان ہوئی تو شیطان گوزر کر رہا ہوا اپنی دور بھاگتا ہے کہ اذان کی آواز تین سنتا ہر آمو جو ہوتا ہے جب اقامت ہونے لگتی ہے بھاگتا ہے پھر اگر نمازی کے دل میں خطر ڈال کر

بلند گردن سے بلند مرتبہ مراد ہے جیسے لائے ہاتھ سے سختی مقصود ہے محمد عبد اللہ چیمبروی۔

بھولی بھولی باتیں یاد دلاتا ہے۔ یہاں تک کہ غمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کئے رکعتیں پڑھیں“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مؤذن کی آواز جتنے جنات اور آدمی وغیرہ سنتے ہیں وہ سب اس کے لئے قیامت میں گواہی دینگے“ (ب) یہی الفاظ کہتے جاؤ پھر مجھ پر درود بھیجو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر بیش رحمتیں اتارتا ہے“ (م)

پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو تو تمکو میری شفاعت میسر ہوگی وسیلہ جنت کے ایک مقام کا نام ہے وہ خاص ایک ہی بندے کے لئے ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذَا الدُّنْيَا وَالْآٰلَةِ وَالْاٰمَةِ وَالصَّلٰوةِ الْفَاطِمَةِ اِنِّیْ اَتُوبُ بِكَ اِلَیْکَ اَوْفِیْهِ
وَاَنْجِئْهُ مِمَّا قَدْ اَتٰتِ الْاَذَى وَعَدَتْهُ قِیَامَتِیْنِ وہ میری شفاعت کا مستحق ہو جائے گا“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو مؤذن کے الفاظ سن کر یہی الفاظ صدق دل سے خود بھی کہتا جائے اور فقط حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سن کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے وہ جنت میں داخل ہو“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
رَضِیْتُ بِاللّٰہِ دُبَاؤَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دُبَاؤَ سَکَیْنِہٖ اَسْکَیْنِہٖ اَسْکَیْنِہٖ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر اذان و اقامت کے درمیان میں

اے اللہ اے اس پوری پکار اور نماز قائمہ کے پروردگار محمد صاحب کو وسیلہ اور زندگی دے اور انکو مقام محمد میں جکا تو نے وعدہ فرمایا ہے ہو پناہ ۱۲ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی سا جی نہیں اور محمد خدا کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں میں اس بات سے راضی ہوں کہ رب میرا اللہ ہے اور محمد صاحب رسول ہیں اور اسلام میرا دین ہے ۱۳

نماز ہے ہر اذان و اقامت کے درمیان میں نماز ہے۔ تیسرے بار میں فرمایا ”جبکہ جی چاہے“ (م)

باب ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تک آسمان کے کنارے صبح صادق کی روشنی پھیل نہ جائے تب تک فقط بلال کی اذان اور صبح کا ذب کے سبب سے سحر گھانا موقوف نہ کرو“ (م)

مالک بن حویرثؓ نے فرمایا ”ہم اور ہمارے چچا زاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے“ آپ نے فرمایا ”جب تم سفر کرو تو اذان بکارد اور اقامت کو اور کم دو نون میں جو بڑا مہودہ نماز پڑھائے“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کر اور جب نماز کا وقت آجائے تو ایک شخص اذان بکارد۔ پھر جو تم میں بڑا مہودہ نماز پڑھائے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اقامت شکر جب تک مجھے گھر میں سے نکلتے دیکھ نہ لو تب تک (صف میں) اُٹھ کر کھڑے نہ ہو“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو اطمینان سے آؤ دوڑتے ہوئے نہ آؤ تم لوگوں کو وقار اور تسکین لازم ہے۔ پھر جب قدر نماز پاؤ پڑھ لو۔ اور جو چوٹ جائے اس کو پوری کر لو“ (ق)

مسجد و نماز کی جگہوں کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری اس مسجد کی ایک نماز سوا مسجد حرام کے اور سب مسجدوں کی نمازوں سے بہتر ہے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب جگہوں میں مسجد بڑی پیاری جگہ ہے اور سب جگہوں میں بازار نہایت بُری جگہ ہے“ (م)

۱۔ یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ عورت و مرد دونوں کی نماز میں فرق نہیں ہے جیسے جسے مرد نماز پڑھتے ہیں ایسی عورت کو بھی مبارک ادا کرنا چاہئے ۱۲۔ آنحضرت کے حجر مبارک کا دروازہ مسجد میں تھا ۱۳۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو خدا کے واسطے مسجد بناتا
خدا اس کے واسطے جنت میں گھر بناتا ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو مستقر دور سے نماز کو
آتا ہے اور مستقر زیادہ ثواب پاتا ہے اور جو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظار
کرتا ہے وہ نماز پڑھ کر سو رہنے والے سے زیادہ ثواب پاتا ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سات شخصوں کو اللہ تعالیٰ
ایسے وقت اپنے سائے میں جگہ دے گا جگہ کمین سایہ نصیب نہوگا (۱)، سردار
انصاف (۲)، وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں بسر کی (۳)،
وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکل کر پھر لوٹ آئے تک مسجد ہی میں لگا رہے (۴)،
وہ دو شخص جنہوں نے آپس میں اللہ ہی کے واسطے محبت رکھی اللہ ہی کیواسطے
اکٹھے ہوئے اللہ ہی کیواسطے جدا ہوئے (۵)، وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد
کریں (۶) اور یاد (۷) وہ شخص جس کو عزت دار خوبصورت عورت نے بلایا اور اس نے کہا
میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۸)، وہ شخص جس نے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائین ہاتھ
خبر نہ ہوئی“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”گھر اور بازار کی نماز
جماعت کی نماز کا ثواب پچیس گونہ بڑھ جاتا ہے اور یہ ثواب اس کے لئے ہے
جس نے بہت ہی اچھا وضو کیا اور مسجد کو جلا اور اوسکو غازی کے شوق نے
گھر سے نکالا ہے ثواب وہ جو قدم اٹھاتا ہے اوس پر درجہ اوس کا بلند کیا
جاتا ہے اور گناہ بھی دور کئے جاتے ہیں یہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے
اوس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں ”اے اسی اوس پر بخشش فرمایا اسی اوس پر مہربانی فرما“
اور بندہ جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے برابر نماز ہی میں رہتا ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی مسجد میں آئے تو
پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلے تو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ کہے“ (رق)

۱۱ اسی میرے لئے اپنی رحمت دروازے کو لے ۱۲ اسی میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں ۱۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے کے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے دن کو جاشت ہی کی وقت واپس آتے اور پہلے مسجد ہی میں تشریف لاتے وہاں دو رکعت نماز پڑھتے پھر کچھ بیٹھ جاتے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو ان بودار و زنتو کی چیز (پیاز لسن وغیرہ) کھائے وہ چار سنی مسجد میں نہ آئے اس لئے کہ جس چیز سے آدمی کو ایذا ہوتی ہے اُس سے فرشتوں کو بھی ایذا ہوتی ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسجد میں تو کنگا گناہ ہے اور اوسکو دفن کر دینا بھی اوسکا کفارہ ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی شخص زمین یا زراعت سے تھوڑے کچھ کو نہ جھینک نہ مائیں تو خدا سے باتیں کرتا رہتا ہے اور دوسری طرف بھی نہ تھوڑے کیونکہ اوسہر فرشتے بائیں طرف یا بائیں ہاتھوں کے نیچے تھوڑے پھر اوسکو دفن کر دے“ (رق)

پھر آپ نے چادر کے کونے میں تھوک کر اوسکو ملکر فرمادیا کہ ”یادوں کرے“ (ذ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”گھر میں بھی کچھ نمازین پڑھا کر اوسکو قبرستان نہ بناؤ“ (رق)

ستر ڈھانکنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی شخص ایک ہی کپڑا باندھ کر نماز نہ پڑھے جب تک کہ اوسکے مونڈھوں پر بھی کپڑا لکچھ نہ ہو“ (رق)

یعنی لوگوں سے ملاقات کرنا ۱۲ ۷۷ ہماری مسجد سے کچھ مکہ مدینہ ہی کی مسجد مراد نہیں ہے بلکہ سب مسجدوں کا یہ حکم ہے کیونکہ سب مسجدیں حضرت ہی کی ہیں ۱۲ محمد عبد اللہ حبیب وی ۷۷ یوں جیسو سے ہوا اوسکو مثلاً دینا ۱۲ ۷۷ یعنی نوافل گہروں میں پڑھا کر اور جیسے قبرستان میں مردے پڑے رہا کرتے ہیں ویسے ہی گہروں میں بے عمل مت پڑے رہا کر ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک منقش چادر اور ہر نماز پڑھنے کے بعد نماز کے فرمایا "اوس چادر کو ابو جہم کے پاس بجاؤ اور ادنیٰ کملی لے آؤ اس نے مجھے نماز میں غافل کیا" (رق)
میں نے نماز میں اس کے نقشوں کو دیکھ لیا تو مجھے نقشے میں پڑ جانے کا

دیکھا، (دب) عاقلانہ نے ایک منقش کپڑے کا پردہ اپنے گھر کے کسی طرف لٹکا رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا "تم اپنے اس پردے کو میرے سامنے سے دور کرو اسکی تصویر میں نماز میں برابر میرے سامنے آتی ہیں" (دب) جابرؓ نے ایک تہ بند کے دونوں کونوں کو اپنی گردن کے جانب باندھ کر نماز پڑائی اور اوس کے کپڑے تباہی پر رکھے تھے تو کسی نے کہا "تم نے فقط ایک ہی کپڑے میں نماز پڑائی؟" جابرؓ نے فرمایا "میں نے تم جیسے احمق کو دکھلانے کے لئے ایسا کیا بلاتوا تو سہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہم لوگوں میں سے دو کپڑے کس کے پاس تھے؟ (دب)

ستر کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی اپنے آگے کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر بلند ستر رکھ کر نماز پڑھے اور کوئی اوس ستر سے اُدھر سے گزرے تو کچھ پرواہ نہیں" (دم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر کوئی نمازی کے آگے چلے جانے کا گناہ جان لے تو وہ انتظار میں آجائیس تک بٹھا رہے مگر اوس کے آگے سے کبھی نہ جائے۔ ابو النصر (اس حدیث سے راوی) کہتے ہیں "میں نہیں جانتا کہ جالیس سے کیا مراد ہے دن یا مینہ یا برس" (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی ستر رکھ کر نماز پڑھے اور کوئی درمیان سے جانے لگے تو نمازی اوسکو روکے۔ مانے تو زبردستی ہٹاؤ گی اس معلوم ہوا کہ ایسا کپڑا بیک نماز پڑھنے والے کے منہ پر لٹکا دینا نظر پڑنے سے دل بٹ جاتا ہے ۵ نماز میں

کیونکہ وہ ضرور شیطان ہے“ (رق)،
 ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”میں قریب جوانی کے تاکہ ایک روز گدھی پر
 سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے تو میں
 کچھ صف کے سامنے سے گزر کر گدھی سے اُترا اور اسکو چھوڑ دیا کہ چرا کرے اور
 خود صف میں شامل ہو گیا اسپر مجھ کو کسی نے کچھ نہ ٹوکا“ (رق)،
 بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے
 جنازے کی طرح سوئی رہتی اور میرے دونوں پاؤں حضرت کے قبلہ کی طرف
 ہوتے جب آپ سجدہ کرتے تو میرے پاؤں کو دبا دیتے میں سمیٹ لیتی بہر جب
 آپ کھڑے ہو جاتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا دیتی اون دونوں گہروں میں چراغ
 نہیں تھے“ (رق)

نماز کی صفت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھے
 تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر حضرت کو سلام کیا حضرت نے فرمایا
 ”وعلیک السلام لوٹ جا اور پھر نماز پڑھ تو گئے نماز نہیں پڑھی“ دو یا تین
 بار یہی قصہ رہا کہ وہ شخص نماز پڑھ کر آیا اور آپ کو سلام کیا اور اپنے سلام کا جواب
 دیکر پھر نماز پڑھنے کا حکم کیا تب اس شخص نے عرض کیا ”یا رسول اللہ مجھے سکنا
 دیجئے“ آپ نے فرمایا ”جب نماز پڑھنا ہو تو اچھا وضو کر پھر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر
 اللہ اکبر کہہ کر جس قدر قرآن پڑھنا تجھ کو آسان ہو پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر
 پھر اطمینان سے کھڑا ہو۔ پھر اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر اطمینان سے جلسہ کر
 پھر اطمینان سے بیٹھ پھر اس طرح ساری نماز ادا کیا کر“ (رق)،
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ اور الحمد للہ و انعم اللہ
 سے شروع کرتے اور رکوع میں سہ کو نہ اٹھاتے نہ جھکاتے بلکہ برابر رکھتے اور

۱۱۷۱ھ کے معظمہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۱۷۱ھ یعنی دونوں مسجدوں کے درمیان میں ۱۱۷۱ھ میں فیروز
 معنی وئے آردی ۱۱۷۱ھ یعنی دونوں مسجدوں کے بعد ۱۱۷۱ھ میں فیروز معنی وئے آردی ۱۱۷۱ھ۔

جب رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو لیتے تب سجدے کو جھکتے پہر سجدہ کر کے
اجنبی طرح بیٹھ لیتے تب دوسرا سجدہ کرتے اور سر و ٹور کعتوں کے بعد اَلْحَمْدُ
پڑھتے اور بائیں پاؤں بچھاتے اور دایہا کھڑا رکھتے اور شیطان کی بیٹھک کو
اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو منع فرماتے اور نماز کو سلام کے ساتھ
ختم کرتے (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو
مونڈھون کے برابر اٹھاتے اور رکوع میں ٹھٹھون کو مضبوط پکڑتے اور پیٹھ برابر
رکھتے اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہ بچھادیتے نہ سمیٹے رہتے اور پاؤں کی انگلیوں کو
قبلہ کی طرف رکھتے پہلی اَلْحَمْدُ مین بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایہا ہاتھوں کو
کھڑا رکھتے اور آخر کی اَلْحَمْدُ مین بائیں پاؤں کو آگے بڑھا دیتے اور دایہا ہاتھوں کو
کھڑا رکھتے اور سر میں پر بیٹھتے (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں
ہاتھوں کو مونڈھون کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور
جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اُسی طرح دونوں ہاتھوں کو مونڈھون کے
برابر اٹھاتے اور سَمِیعَ اللہُ لَیْسَ حَیْثُ ذَبَّاکَ الْحَمْدُ فرماتے اور سجدہ میں رفع الیدین
نکرتے (ق)

اور تیسری رکعت شروع کرتے ہوئے بھی رفع الیدین کرتے (ب)
اور طاق رکعتوں میں بعد دونوں سجدوں کے جابئہ استراحت کر کے (یعنی
اطمینان سے بیٹھ کر) اٹھتے (ب)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کرتے ہوئے اپنے دونوں
ہاتھوں کو اٹھایا اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ فرمایا پھر اجنبی طرح اپنا کپڑا اوڑھ لیا اور دایہا
ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھوں کو کھڑے سے باہر
نکال کر رفع الیدین کیا اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کھ کر رکوع کیا اور سَمِیعَ اللہُ لَیْسَ حَیْثُ ذَبَّاکَ

یعنی نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے رفع الیدین کرتے اور
دوسری روایت میں تیسری رکعت شروع کرتے ہوئے رفع الیدین کرنا بھی ثابت ہے ۱۲

سورت نہ پڑھی تو اس کی نماز ہی نہیں " (ق)

جبریلؑ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب میں سورۃ البقرہ پڑھتے سنا“ (ق)

امام الفضلؒ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب میں دَا لِمَا سَلَّتْ غُرَابٌ پڑھتے سنا“ (ق)

معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عشا پڑھ کر آتے پھر اپنے محلے والوں کو عشا پڑھاتے ایک روز آنحضرتؐ نے عشا میں سورۃ بقرہ شروع کر دی آخر ایک معتدی نے جماعت سے الگ ہو کر نماز پڑھ لی لوگ کہنے لگے کیا تو منافق ہو گیا؟ اوس نے کہا ”واللہ میں منافق نہیں ہوا میں اسکی فریاد حضرت کی حضور میں کروں گا“ پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور معاذ کی شکایت کی کہ ”یا رسول اللہ ہم لوگ دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں اور معاذ حضور کے پیچھے عشا پڑھ کر گئے پھر اپنے لوگوں کو عشا پڑھانے لگے تو اوس میں سورۃ بقرہ پڑھنے لگے حضرت صاحب معاذ کی طرف بھر پڑے اور فرمایا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتا ہے دَا لِمَا سَلَّتْ غُرَابٌ اور دَا لِمَا سَلَّتْ غُرَابٌ اور سَلَّتْ غُرَابٌ اور سَلَّتْ غُرَابٌ (ق)

جبریلؑ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عشا میں دَا لِمَا سَلَّتْ غُرَابٌ پڑھتے سنا میں نے آپ سے زیادہ کسی کو خوش آواز نہیں پایا“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز میں قَدْ دَا لِمَا سَلَّتْ غُرَابٌ الْحَمْدُ اور مثل اسکے پڑھتے تھے اور صبح کے بعد کی نماز میں ہلکی پڑھتے (م)

عمرو بن حریثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فجر میں دَا لِمَا سَلَّتْ غُرَابٌ پڑھتے سنا (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز درست ہے ۱۲ منہ ۱۵ اذا الشمس کورت کی صورت ۱۲ منہ۔

اوس میں سورہ مؤمنون شروع کی جب موسیٰ یا عیسیٰ کے ذکر کی آیت پر پہنچے تو آپ کو کھانسی شروع ہوئی پس آپ نے رکوع کر دیا (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعے کے روز صبح کی پہلی رکعت میں سورہ اکتہنزئل اور دوسری رکعت میں اَھْلَیْ عَلٰی الْاَشْکَانِ پڑھا کر (ق)
 ابوہریرہؓ نے نماز جمعے کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھا فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعے کی نماز میں ان دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید اور جمعے کی نماز میں سَبَّحَ اَمْسَہَ ذِکَّ الْاَعْلٰی اور اَھْلَیْ اَشْکَانِ پڑھتے اور جب عید اور جمعہ ایک روز ہوتا تو دونوں نمازوں میں (کبھی) انہیں دونوں سورتوں کو پڑھ لیتے (م)
 ابوہریرہؓ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی دو رکعتوں میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللہُ اَحَدًا پڑھتے تھے“ (م)
 ابو داؤدؓ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ میں سورہ بقی اور سورہ فمر پڑھتے“ (م)

رکوع کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکوع سجدے قومی جلسے سب قریب قریب برابر کے ہوتے (ق)
 صحابہؓ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَمِعَ اللہَ لَمَجْمَعًا“ لکھراتی دیر تک کھڑے رہتے کہ جملوگ کہتے ”آپ (سجدہ کرنا) بھول گئے اور دو سجدوں کے درمیان میں اس قدر دیر تک ٹھرتے کہ ہم لوگ کہتے ”آپ (دوسرا سجدہ کرنا) بھول گئے“ (م)

عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع سجدوں میں سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ ذِکْرًا وَجَمَدًا اَللّٰھُمَّ اَغْفِرْ لِيْ بِہٖت فرمایا کرتے یہ آپ قرآن کا سورہ یعنی سنتوں میں یا اللہ ای پھر دو گار تو پاک ہو اور ہم تیری تعریف کیسا تھ تیری باکی بیا کرتے ہیں

حکم بجا لاتے تھے (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام سے اللہ لیجئے کہلے تو تم لوگ دُعا لے کر کہو جبکہ یہ کہنا فرشتوں کے کتے کے موافق ہو جائے گا اور اس کے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے۔ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھتا تھا: اَللّٰهُمَّ رُبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمِلَاكُ السَّمَوَاتِ وَمِلَاكُ الْاَرْضِ وَمِلَاكُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ اور ایک روایت میں اگلی دعا کے بعد اس قدر اور بھی ہے اَهْلُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَحَقُّ مَا قَالُوا اَنْ يَكُونَ لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَلْجَا لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ الْجِدُّ مِنْكَ الْجِدُّ دَم) (ق)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھ کر فرمایا: اَللّٰهُمَّ رُبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَكْبَرًا اَطْيَبًا اَمَّارًا كَانِيَةً۔ کہا تب آپ نے بعد نماز کے پوچھا: یہ دعا کس نے پڑھی تھی؟ رافعہؓ نے عرض کی میں حضرت نے فرمایا: میں نے تیس اور کئی فرشتوں کو دیکھا کہ ہر ایک جلدی کر رہا تھا کہ اس کلمہ کو پہلے میں ہی لکھوں۔ (ب)

ایک شخص نے ایسی جلدی جلدی نماز پڑھی کہ رکوع سجدے پوری طرح ادا نہ کئے تو حدیث نے اُسے بلا کر فرمایا: تو نے نماز نہیں پڑھی اگر تو یوں ہی مرا تو اوس دین پر نہ مرے گا جو دین اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا ہے۔ (ب)

سجدوں کا اور ان کی فضیلت کا بیان

۱۔ یعنی جب سورۃ نصر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سجدہ سجود و استغفرک۔ تب آپ کو سجدہ میں ہی دعا پڑھنی چاہی۔ ۲۔ اے آدمی! اے ہمارے گناہوں کا تیرے ہی لئے سب تعزیر ہے تمام آسمانوں پر اور زمین پر اور اس چیز پر جو کو تو اب عاجز ہے۔ ۳۔ اے تعزیر اور بندگی والے تو ہی ہندو کو سزا دینے کے لائق ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں ۱۲۔ یا اللہ تو جو دوسروں کو روکے والا نہیں اور جو تو نہ دے اور نہ کوئی دینے والا نہیں اور ہرے پروردگار کو تجھ سے بے پروا ہونا ہے ناہ دے ۱۳۔ اے پروردگار تو ہی بہت تعزیر کے لائق ہے جو شہری اور باہرکت ہے ۱۴۔ منہ ظہر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ساہیون پیشانی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اُٹرا کر قدم پر سجدہ کروں اور نماز میں کھڑا اور بال نہ سمیٹوں“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اطمینان سے سجدے کیا کرو اور (سجدے میں) کوئی اپنے ہاتھ کتوں کی طرح نہ بچھائے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا بن عازب سے فرمایا ”سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور گنیاں زمین سے اٹھائے رہ“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں سجدہ کرتے کہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے کمری کا بچہ نکل جاسکتا (دم)

اور ہاتھوں کو ایسا کشادہ رکھتے کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہوتی (رق)

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ فَمَنْ وَجَّهَهُ اَوْ كَلَهُ وَاَخُوهُ وَاَعْلَانِيَتُهُ وَسِرَّاهُ پڑھتے“ (دم)

عائشہؓ فرماتی ہیں ”میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اپنے بچھونے پر نہ پایا تو ادھر ادھر ٹٹولنے لگی کہ میں میرا ہاتھ آگے تلوون جاؤں

تو آگے دونوں پاؤں کھڑے معلوم ہوئے اور آپ یہ فرما رہے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

بِرِضَاكَ مِنْ تَحْطِطِكَ وَبِعَمَانَا يَدِكَ مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُخْفِيْ نَفْسًا

حَقِيْقَةً اَنْتَ كَمَا اَتَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سجدے کی حالت میں بندہ

اپنے رب سے نہایت ہی قریب ہو جاتا ہے اور سوقت دعا بہت کیا کرو“ (دم)

ربیعہؓ نے فرمایا ”رات کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

رہتا تھا ایک رات میں آپ کے وضو کے لئے پانی لایا تو آپ نے فرمایا کہ تو مجھے

۱۱ اسی میرے سب گناہ بخش دے جو بڑے بڑے پچھلے گناہ پچھے ۱۲ اکی تیرے غضب سے

تیری رضامندی کی پناہ اور تیرے عذاب سے تیری عافیت کی پناہ اور تجھ سے تیری پناہ میں تیری تعریف کچھ

نہیں کر سکتا بس تو دیا ہی ہے جیسا تو نے اپنے آپ کو سراہا ہے ۱۳ منہ

بذلک العالی

کچھ مانگ ”میں نے عرض کی ”جنت میں آپ کی رزاق“ فرمایا ”اور کچھ بھی عرض کی
میں وہی“ آپ نے فرمایا ”تو سجدہ بہت کیا کر“ (دم)

التحیات پڑھنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب التحیات پڑھنے کے واسطے بیٹھتے تو
بایں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور تشریف لے کر گنتی کی طرح
ہاتھ بند کرتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا التحیات یون پڑھے الْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر جو دعا پسند ہو پڑھے“ (رق)

درو پڑھنے کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اسکی فضیلت کا بیان

صحابہ نے پوچھا ”یا رسول اللہ خدائے قائلے نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ
بتا دیا ہے اب یہ فرمائیے کہ آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟“ آپ نے فرمایا ”یون کہو
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ“

۱۷ گنتی والے گنتی کے وقت انگلیاں بند کرتے جاتے ہیں اور ہر ایک انگلی عدد معین کے لئے خاص طور پر مقرر ہے اور
اوصاف کا بیون اور ہاتھوں اور سیکڑے اور سر پر رکھنے والے جدا گانہ صورتیں ٹھہری ہوئی ہیں اور انجملہ قرآن کی یہ صورت عین
انگلیاں بند اور کھلی انگلی ٹھہری اور انگوٹھے کا سر اٹھانے کی انگلی کی جڑیں ۱۲ سلام ساری ہندگیان منہ کی اور بدن کی
اور مال کی اللہ ہی کے واسطے ہیں اسے بنی آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکت پھر اور اللہ کے نیک بندوں پر
سلام میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی
اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں ۱۲ امنہ سلام اتنی محمد پر اور محمد کی آل اور لا رہا یہی رحمت بیج جیسی تو نے
ابراہیم پر اور انکی آل اور لا رہا رحمت یہی بیشک سر ہا گیا اور بزرگ تو ہی ہے اسی محمد پر اور محمد کی آل اور لا رہا
اسی برکت بیج جیسی تو نے ابراہیم پر اور انکی آل اور لا رہا یہ برکت نازل کی بیشک یہی سر ہا گیا اور بزرگ ۱۲ سلام
اتنی محمد پر اور انکی جیسوں پر اور انکی آل اور لا رہا یہی رحمت نازل کر جیسی تو نے ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد پر اور انکی
جیسوں پر اور انکی آل اور لا رہا یہی رحمت نازل کر جیسی تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی بیشک تو سر ہا گیا بزرگ ہے ۱۱

اِنَّكَ حَسْبُكَ الْفَتْنَةُ بَادِرُكَ عَلَى كُلِّ عَالٍ تَحْدُكَا بَاكَ اَنْتَ عَلَى اَبْرَاهِيمَ وَعَلَى اَبِي اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ
 حَسْبُكَ الْفَتْنَةُ (ق) اور مسلم کی روایت میں عَلٰی اِبْرَاهِيمَ وَوَنُونَ جگہ نادر ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھ پر درود یوں بیجو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

التحیات میں دعا پڑھنی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (سلام پھیرنے کے پہلے) یہ دعا
 پڑھا کرتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ اَبِی الْقُبُوْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
 وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ اَلْمَا كَرَمِ مَا لَمْ تُخَوِّرْہِ كَسِی نے عرض کیا ”کیا ہے جو آپ قرض سے اس قدر پناہ
 مانگا کرتے ہیں؟“ فرمایا ”آدمی جب قرضدار رہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ
 خلافی کرتا ہے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی آخر کی التحیات
 پڑھے چکے تو ان چار چیزوں سے پناہ مانگا کرے (۱) عذاب جہنم (۲) عذاب قبر
 (۳) فتنہ حیات و موت (۴) فتنہ مسیح و جال“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو قرآن کی سورنوں کی طرح
 لوگوں کو سکھاتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
 الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ (دم)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں (سلام کے پہلے) پڑھے
 کے لئے ابو بکر صدیقؓ کو یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
 وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ (ق)

اے اللہ قبر کے عذاب سے تیری پناہ اور مسیح و جال کے فتنے سے تیری پناہ اور حیات و موت کے
 فتنے سے تیری پناہ یا اللہ گاہ سے اور قرض سے تیری پناہ ۱۲ اے اللہ عذاب جہنم سے تیری پناہ
 اور عذاب قبر سے تیری پناہ اور مسیح و جال کے فتنے سے تیری پناہ اور حیات و موت کے فتنے سے تیری پناہ ۱۳
 انہی میں غائبی ہمارے بڑا ظلم کیا اور گناہ بچنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے اے اللہ تو ہر ایک اپنی طرف سے
 بخشہ دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داسنہ بائیں اسطرح پر سلام پیرتے کہ صحابہ آجکار خشارہ مبارک دیکھ لیتے (د)،
 سمرہ بن جندبؓ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے“ (د)،
 عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں ”کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ بھی ٹھرا لے لینے مقرر نہ کر لے کہ بعد نماز کے داسنہ ہی طرف سے پرنا ضروری جانے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار بائیں طرف سے پھرتے ہوئے بھی دیکھا ہے“ (ق)،

برائے نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز میں آپ کے داسنہ ہی طرف رہنے کو میرا جی چاہتا تھا آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور ہم لوگ آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتے تھے رَضِیَ عَنْكَ يَوْمَ تَبْعُثُ يَا نَجِيَّ هَبْ اَكْرَمَ“
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں عورتیں جماعت کیساتھ فرض نماز پڑھ کر سلام پیرتے ہی چلتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرد لوگ جب تک خدا جانتے رہتے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھتے تب اور مرد لوگ بھی اٹھتے (د)

نماز کے بعد ذکر کا بیان

ابن عباسؓ نے فرمایا ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پوری ہونے کو اللہ اکبر کی آواز سے پہچانتا تھا“ (د)،
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر تین بار استغفار فرما کر یہ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَرَحْمَتُكَ السَّلَامُ تَبَادَرْتُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ“
 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں ہر طرح کی تفریق برا جاننے سے ۱۲۷ اسیرہ پر درگاہِ حبشہ تو گونگوا سنا دے گا جامع کرے گا اور سن ٹکرا چنے عذاب سے بچا لیں ۱۲۷ یعنی کچھ دیر تک ۱۲۷
 اس سے معلوم ہوتا ہے مقتدیوں کو امام کے کٹھنے کا انظار چاہئے ۱۲۷ اسی تو ہی سلام ہے اور سلامتی بھی ہے
 ہے اے زندگی اور بخشش والے تو ہی بابرکت ہے ۱۲۷

وَالَا كُذَّامٌ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد لا اِلهَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحُکْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّیْ اَعْمٰلِیْ لِمَا اَعْطِیْتَ وَلَا مَعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ پڑھتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھ کر سلام پیرتے تو یا اِلهَ لا اِلهَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحُکْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلاَّ اَیَّاهُ لَا لَهُ الْغَنَیُّ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الْمَنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (دم)

فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے ”یا رسول اللہ مالداروں نے تو بڑے بڑے درجے حاصل کئے اور ہمیشہ کی نعمتیں پائیں“ آپ نے پوچھا یہ کیا؟ عرض کیا ”ماز روزے میں تو ہم وہ برابر ہیں مگر وہ لوگ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں“ تب آپ نے فرمایا ”کیا میں تم کو ایسی دعا بتا دوں تم بھی ثواب میں ان کے برابر ہو جاؤ اور اپنے بچھلون سے بڑھ جاؤ اور اوس دعا کے پڑھنے والوں سے کوئی بڑھ کر نہ نکلے؟ عرض کی ”ہاں یا رسول اللہ فرمائے“ آپ نے فرمایا ”ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تِسْتِیْسَ تِسْتِیْسَ بار پڑھ لیا کرو“ (ق)

سوائے اللہ کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اسکا سا جی نہیں بادشاہی اور تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہ سب پر قادر ہے اُسی توجہ سے اس کو روکنے والا نہیں اور جو توبہ اسکا کوئی دینے والا نہیں اور دو قہر مند کو اُدنی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی ۱۲ منہ ۱۵ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی سا جی نہیں اسکا مالک ہے اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں۔ اور وہ سب قادر ہے گناہوں سے باز رہنا اور عبادت کی قوت اللہ کی طرف سے ہے ہم اللہ ہی کو پوجتے ہیں ساری نعمتیں اور بزرگیاں اور تعریفیں اوس کی لائق ہیں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہم ہندگی خالص اوس کو کرتے ہیں اگرچہ کافروں کو بُری معلوم ہو ۱۲

آپ اپنی نواسی اُمّہ کو اپنے کاندھے پر لئے نماز پڑھاتے تھے۔ رکوع کے وقت بٹھلا دیتے اور سجدے سے اٹھتے تو اٹھالیتے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب نماز میں جائی آوے تو جہان تک ہو سکے منہ بند کرے کیونکہ شیطان (منہ میں) گھس جاتا ہے“ (دم)
اور ”ہا“ نہ کہے کیونکہ شیطان یہ حرکت کر اگر ہنستا ہے (دب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”رات ایک بڑا سرکش شیطان آیا اور اس نے جاہل کہ میری نماز خراب کرے بارے خدا نے مجھ کو اُس پر غالب کیا میں نے جاہل کہ اس کو پکڑ کر اسی مسجد کے کسی ستون میں باندھ دوں کہ تم لوگ بھی اوسکو دیکھ لو مگر سلیمان کی دعا ”رَبِّ هَبْ لِي مِنْكَ لَدُنَّيْكَ بِمَنْعَةٍ لَا تَحَدُّ مِنْهَا“ بخدا ہی خیال میں آئی تو اوسکو ذلیل و خوار کر کے دفع کر دیا“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر نماز میں کوئی بات پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں و شک وین“ (رق)

ابو الدرداءؓ نے فرمایا ”ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں فرمایا اَلْحُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ“ پھر تین بار فرمایا اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنِيْ اللّٰهَ پھر یوں لپکا یا جیسے آپ کچھ لینا چاہتے ہوں نماز کے بعد لوگوں نے پوچھا ”یا رسول اللہ آج آپسے آپسے الفاظ نماز میں سنے گئے جو پہلے کبھی نہیں سنے گئے تھے اور ہاتھ بھیل کر کچھ لینے کا ارادہ بھی ظاہر ہوا“ فرمایا ”اللہ کا دشمن شیطان میرے منہ پر آگ ڈالنے کو لایا تھا تو میں نے تین بار اَلْحُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ کہا پھر اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنِيْ اللّٰهَ اَلثَّامَةَ کہا پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے جاہل کہ اوسکو پکڑ لوں خدا کی قسم اگر سلیمان کی دعا یا وہ نہ آتی تو میں اوسکو گرفتار کر ہی لیتا تاکہ صبح کو مدینے کے رزے اسے اس سے دل لگایا کرتے“ (دم)

سجدہ سہو کا بیان

۱۔ اگر پردہ دگار مجھے ایسا لگے کہ میرے بعد اور کسی کو لایق نہ ہو ۲۔ مثلاً امام یا اور کسی کو کسی بابت متذکر نہ ہوں ۳۔ میں اللہ کا تھجے بناؤ مانگا ہوں ۴۔ خدا کی بھٹکار کیا تھجے میری بھٹکار ہو ۱۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اگر اوسکو ایسا پریشان کر دیتا ہے کہ نماز کیویہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ کئے رکعتیں پڑھیں جب ایسا ہو تب نمازی دو سجدے کر لے“ (دق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کسی کو نماز میں خشک ہو تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو خشک کو دور کرے اور تین ہی قرار دیکر نماز پوری کرے اور سلام پیرہنے کے پہلے دو سجدے کرے اگر پانچ رکعتیں ہو گئی ہوگی تو یہ دو سجدے اونکو چہرہ رکعتیں کر دینگے اور اگر ٹھیک چار ہی رکعتیں ہوئی ہوگی تو ان دو نوں سجدہ سہو نے شیطان کی ناک خاک میں ملا دی“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک بار) ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تب لوگوں نے کہا ”نماز زیادہ کیگئی؟“ آپ نے فرمایا ”یہ کیا؟“ لوگوں نے عرض کی ”مضمور نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں“ تب آپ نے بعد سلام کے دو سجدے کر لئے (دق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک دن) ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت پر سلام پیر کر اٹھ گئے اور مسجد میں ایک لکڑی پڑی تھی اوس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ غصے میں ہوں جلد باز لوگ تو چلتے ہوئے اور لوگ کہنے لگے کہ ”نماز کم ہو گئی؟“ ان میں ابو بکر و عمر بھی تھے یہ تو ہیبت سے کچھ بوجھ نہ سکے مگر ذوالیدینؓ نے عرض کی ”یا رسول اللہ نماز کم کی گئی یا آپ بھول گئے؟“ آپ نے فرمایا ”نہ کم ہوئی نہ میں بھولا“ پھر آپ کے پوچھنے پر سب نے کھا ”ہاں ذوالیدینؓ ٹھیک کہتے ہیں“ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر امام دو رکعت کے بعد بیٹھا بھول کر کھڑا ہونے لگے تو اگر سیدہ یا کھڑے ہونے کے پہلے بیٹھا یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدہ یا کھڑا ہو گیا ہے تو پھر نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کر لے (ابوداؤد ابن ماجہ) ۱۲ منہ ۱۵ یعنی جو لوگ بعد نماز کے ذکر و دعا کیلئے نہیں ٹہرتے تھے وہ تو چلتے ہوئے ۱۲ منہ

آگے بڑھ کر فقط چھوٹی ہوئی رکعت پوری کر لی اور سلام پیر کر اللہ اکبر کھا اور پہلے سجدہ دن کے برابر یا اوس سے دراز دو سجدے کر کے سلام پیر (دق)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز عصر کی نماز تین ہی رکعت بڑھ کر اپنے حجرے میں تشریف لے گئے ذوالیہدینؑ نے وہاں جا کر عرض کی ”یا رسول اللہ کیا نماز کم کی گئی؟“ آپؐ اپنی جادر کھینچتے ہوئے لوگوں کے پاس آئے اور پوچھا یہ شخص سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی ”ہاں“ تب آپؐ نے فقط باقی ایک رکعت پڑھا کر سلام پیر (دق) دو سجدے کئے پیر سلام پیر (دق)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز نظر پڑھتے تھے کہ درمیان کی التحیات میں بیٹھنا بھول کر کھڑے ہو گئے مقتدی لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپؐ نماز پوری کر چکے اور لوگ سلام پیر نے کے منتظر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر سلام کے دو سجدے کئے پیر سلام پیر (دق)،

سجدہ تلاوت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ بجمہ میں سجدہ کیا اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں جن اور آدمی سب نے سجدے کئے (دق)، فقط ایک بڑ ہے (امیہ بن خلف منافق) نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی مٹی اپنی پیشانی کے پاس لیجا کر کھا ”مجھے یہ کافی ہے“ عبد اللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا ”میں نے دیکھا کہ (بدربین) وہ شخص کا فرما را گیا“ (دق)، زید بن ثابتؓ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں سورہ بجمہ پڑھی تو اپنے سجدہ نکلیا“ (دق)،

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ”اللہم! اسقنا من السماء“ اور اقرأ باسمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی سجدہ کیا“ (دق)، ابن عمرؓ فرماتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کی ایک بیت

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ امام یا مقتدی یا دونوں اگر نماز کی مصلحت کی باتیں کر لیں تو اس سے نماز نہیں ٹوٹی“
ان دونوں روایتوں کے جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ نجم کا سجدہ واجب نہیں ہے ۱۲۸۰

سلامت کر کے سجدہ کرتے اور ہم لوگ جو آپ کے پاس ہوتے سب کے سب بچے کرتے
 پہرہ ایسی بیڑ ہوتی کہ سجدہ کی جگہ نہیں ملتی“ (رق)،
 ابن عباسؓ نے فرمایا ”سورہ ص کا سجدہ ضروری نہیں ہے اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ص کا سجدہ کرتے دیکھا بھی ہے“ (ب)

اون وقتون کا بیان جن میں نماز منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”آفتاب نکلنے کے وقت سے
 پورا نکل آنے تک اور ڈوبنے کے وقت سے پورا ڈوب جانے تک نماز چھوڑو
 اور آفتاب نکلنے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین وقتون میں نماز پڑھنے اور مردہ
 دفن کرنے کو منع فرماتے تھے (۱) آفتاب نکلنے سے بلند ہونے تک (۲) ٹھیک
 دوپہر سے آفتاب ڈھلنے تک (۳) آفتاب ڈوبنے سے پورا ڈوب جانی تک (م)
 کربیبؓ نے فرمایا ”مجھے ابن عباسؓ بن مخزومؓ اور عبد الرحمن بن
 ازہرؓ نے عائشہ کے بیان سلام کھکھکے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ
 پوچھنے کو بھیجا عائشہ نے فرمایا ”ام سلمہ سے پوچھو“ میں لوٹ آیا تو اون لوگوں نے
 پھر مجھے ام سلمہ کے پاس بھیجا انہوں نے جواب دیا کہ ”میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع کرتے بھی سنا پھر خود آپکو پڑھتے بھی دیکھا
 ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے
 پاس دریافت کے لئے لونڈی بھیجی آپ نے فرمایا ”کچھ لوگ عبد القیس کے
 میرے پاس آگئے تھے میں اون کے ساتھ مشغول ہو گیا اور نظر کی دو رکعتیں
 رہ گئیں یہ وہی دو رکعتیں ہیں“ (ق)

جماعت اور اسکی فضیلت کا بیان

خواہ مخواہ اسوقت کے امتداد میں دیر نہ کرو ۱۲ منہ ۱۵ یعنی قضا پڑھنا درست ہے ۱۱ منہ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اکیلی نماز سے جماعت کی نماز سٹائیس درجے بڑھ جاتی ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اوس ذات پاک کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے جاکہ کسی کو لکڑی جمع کرنے کا حکم دون اور کسی کو نماز پڑھانے کو کہوں اور جو شخص جماعت میں حاضر نہ ہوں میں خود اونکے یہاں جا کر اون کے گہروں کو جلا ہی دوں اُس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کسی کو گوشت بھری ٹہری یا بکری کے عمدہ دو کھڑ بھی ملنے کی امید ہو تو عشاء میں ضرور حاضر ہو“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں ایک بٹیانے آکر عرض کی ”یا رسول اللہ میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد تک پہنچائے فرمائے تو میں اپنے گھر ہی نماز پڑھ لیا کروں؟“ پہلے تو آپ نے اجازت دی پھر جب وہ چلے تو بلکا کر پوچھا کہ ”تم اذان سنتے ہو؟“ کھا ”ہاں“ فرمایا ”تو مسجد ہی میں آکر نماز پڑھا کر د“ (دم)

ابن عمرؓ نے سردی اور ہوا والی رات کو اذان میں اکھلوا فی الحال پکارا پھر فرمادیا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی اور بانی بوندی کی رات میں مؤذن سے فرماتے کہ اذان میں اکھلوا فی الحال پکارو وُذِق“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کھانا رکھا جائے اور نہانا ہوتی ہو تو پھلے کھانا اطمینان سے کھالے“ ابن عمرؓ کے لئے کھانا چنا جاتا اور جماعت ہوتی رہتی اور وہ امام کی قراءت بھی سن تے ہوتے مگر جب تک کھالے سے فراغت نہ کر لیتے نماز میں شریک نہوتے (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کھانا حاضر ہوتے ہوئے

۱۰ یعنی فضل و ثواب میں ۱۲ حجۃ عبد اللہ چھپ دی ۱۱ اور ایسا ثواب جان کر یہ بھی اوسکی نظر میں لپکتا

۱۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اذان سنکر بلا عذر جماعت سے غیر حاضر رہا گوگون نے پوچھا کہ عمدہ کیا ہے آپ نے فرمایا ڈر یا بجاری“ تو بغیر جماعت والی نماز اوسکی نہیں قبول ہوتی (ابوداؤد و الدار قطنی مشکوٰۃ)

۱۳ خبردار نماز اپنے اپنے ڈیروں میں پڑھو یہ کلمہ حی علی الصلوٰۃ کی جگہ ہے ۱۲

اور پانچا نہ پیشاب روک کر کے نماز نہیں ہوتی“ (دم)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب وقت نماز ہوتی ہو اس وقت
 سوائے اس فرض کے اور کوئی نماز نہیں“ (دم)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب بی بی اپنے شوہر سے مسجد
 جانے کی اجازت چاہے تو شوہر اسکو بڑا کے“ (رق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی عورت مسجد جائے تو
 خوشبو نہ لگائے“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو عورت اپنا کپڑا خوشبو سے
 بامس وہ ہم لوگوں کے ساتھ عشاء میں حاضر نہو“ (دم)
 عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ”مجھے کسی صحابہؓ کو نماز کی جماعت سے غیر حاضر
 رہتے بنین دیکھا جماعت سے وہی شخص غیر حاضر رہتا جو کھلا کھلا منافق ہوتا یا بھی
 دو آدمیوں سہارے پر صف میں آ ہی جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ہم لوگوں کو ہدایت کے رستے بتائے اور ان میں اذان سن کر نماز کو مسجد میں
 جماعت ادا کرنا بھی ہے“ (دم)

اور فرمایا ”جس مسلمان کو کل (قیامت میں) خدا سے ملاقات کرنی منظور
 ہو تو وہ پانچوں نماز میں مسجد میں جماعت سے ادا کرے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے
 ہمارے نبی کو جو ہدایت کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے اس میں یہ بھی ہے اگر تم لوگوں
 اس پیچھے رہنے والے کی طرح اپنے اپنے گہروں میں نماز میں پڑھ لین تو بیشک
 تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا اور جب نبی کا طریقہ چھوڑا تو بیشک گمراہ ہوے اور جو
 شخص بہت اچھا وضو کر کے مسجد کو جاتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم پر نیک کہتا ہے
 اور اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے“ (دم)

۱۔ تو جو کوئی پہلے سے نماز پڑھتا ہو اور نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو بس اسکی وہ نماز نذر رہو گی
 اس نماز کو چاہئے کہ فوراً اپنی نماز کو جوڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے ۱۲۔ منہ ۲۰ پینے نہ کو اور غس کا بھی
 یہی حکم ہے ۲۔ رب ۳۰ مگر عورتوں کو گہری نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے (ابوداؤد ۱۲ حافظ مولوی
 عبد اللہ صاحب زبوری ۳۰ دوسرے وقتوں کے لئے یہی حکم ہے ۱۲۔ منہ

صفون کے برابر کرنیکا بیان

نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا ”جب تک ہم لوگ بے سمجھے اور سوت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفون کو تیر کی طرح برابر کر دیا کرتے ایک دن آپ آئے اور نماز شروع کرنی چاہی کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا دیکھ لیا تو فرمایا ”اے خدا کے بندو! تم لوگ اپنی صفون کو خوب برابر کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں ضرور پھوٹ ڈال دے گا“ (دم)

انشؓ فرماتے ہیں ”نماز جماعت کے لئے اقامت کبھی گھنٹی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا ”اپنی صفون کو سیدھی کرو اور آپس میں خوب ملکر کھڑے ہو کر و میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اپنی صفون کو برابر کرو بغیر اسکے نماز پوری نہیں ہوتی“ (ق)

ابو مسعودؓ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے وقت ہم لوگوں کے منڈے پہ پکڑ پکڑ کر صف برابر کرتے اور فرماتے ”برابر رہا کرو آگے پیچھے نہوا کرو ورنہ تمہارے دلون میں پھوٹ پڑ جائیگی اور صف میں مجھ سے قریب عاقل بالغ لوگ کھڑے ہوں پر اون کے بعد مراعتی لوگ پھر لڑکے کھڑے ہوں“ ابو مسعودؓ نے فرمایا ”تم لوگ اندون بہت آگے پیچھے کھڑے ہونے لگے“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز میں پیچھے سے دیکھا تو فرمایا ”آگے رہا کرو اور میری اقتدا کرو اور تم سے پچھلے تمہاری اقتدا کریں بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی اؤ کو پیچھے ہی ڈال دے گا“

جابرؓ نے فرمایا ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف

لے صحابہؓ نے فرمایا کہ جلوس اپنے منڈے ہو کر اپنے ساتھیوں کے منڈے ہوں سے اور دونوں کو اپنے ساتھیوں کے قدموں سے نماز میں خوب ہی چٹا کر کھڑے ہوتے تھے (بخاری باب الاقوال بالکتاب بالقدم بالقدم ۱۲۸۷)

جلوس کا قریب جو ان ہونے کے ۱۲۸۷ھ پہلے اتفاقاً بھی پہلی ۱۲۸۷ھ

لائے تو حملو گون کو الگ الگ اپنے اپنے حلقوں میں بیٹھے دیکھ کر فرمایا ”میں تم کو کون
 علیہ علیہ علیہ کیون دیکھتا ہوں؟“ پھر تشریف لائے تو فرمایا ”تم لوگ ایسی صفیں
 کیون نہیں درست کرتے جیسی صفیں فرشتے اللہ کے نزدیک درست کرتے ہیں“
 ”صحابہؓ نے عرض کی ”فرشتے کیونکر اللہ کے نزدیک صفیں درست کرتے ہیں؟“
 ”فرمایا پہلے اگلی صفوں کو بھرا لیا کرتے ہیں اور خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں“ (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مردوں کی صفوں میں
 پہلی صف بہتر ہے اور پچھلی بڑی اور عورتوں کی صفوں میں پچھلی بہتر ہے اور پہلی
 بڑی“ (م)

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا ”میں رات کو اپنی خالہ یمونہؓ (ام المؤمنین)
 کے گھر تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تجدیدی) نماز پڑھنے لگے تو
 میں بھی آپ کے بائیں طرف آکھڑا ہوا تو آپ نے اپنی پشت کی جانب سے میل مارتے
 پکڑ کر اپنے داہنی طرف کھڑا کر لیا“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور جا بڑا کر آپ کے
 بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو آپ نے اون کو اپنے داہنی طرف کر لیا پھر جابین صغیر
 آکر آپ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو آپ نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے
 ہٹا دیا (م)

انسؓ نے فرمایا ”میں اور میرے بھائی نے اپنے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں داکیلہؓ دو نون بھائیوں کے
 ساتھ نماز پڑھنے فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا صلوٰۃ
 خوب ٹیک کر دو اللہ صلوٰۃ کو خوب ہی ٹیک کر دو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دو عین بیوٹا لے گا تو تین (نماز بن
 بشیر) صحابہؓ کو دیکھتا تھا کہ اپنے منڈھے اپنے ساتھیوں کے منڈھوں سے اور اپنے گھٹنے اپنے ساتھیوں کے
 گھٹنوں سے اور اپنے ٹخنے اپنے ساتھیوں کے ٹخنوں کے خوب ہی چمٹائے رہتے تھے (ابوداؤد) ۱۲۸
 ۱۷۰ عینے کیلئے مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو ۱۲۸ منہ ۱۷۰ عینے مقتدی اور امام کے چھوٹے چھوٹے

پچھنے کٹری ہوئیں، (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انش اور اونکی مان یا خالہ کیساتھ نماز پڑھی تو انش کو اپنے داہنی طرف کٹرا کیا اور اونکی مان یا خالہ کو پیچھے (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں تھے کہ ابو بکرؓ صف کے باہر رکوع میں شامل ہو کر صف میں داخل ہوئے نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر ہو گئی تو فرما دیا مدخاتیری طاعت کی حرص کو اور زیادہ کرے پھر ایسا نہ کرنا، (ب)

امامت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "امام وہ ہو جو قرآن خوب جانتا ہو اگر قرآن دانی میں سب برابر ہوں تو جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر امین ہی برابر ہوں تو جس کا سن زیادہ ہو اور کوئی آدمی کسی کی حکومت کی جگہ میں خود امام نہ بنے اور نہ کسی کے گھر جا کے گھر والے کی لگائی پر بیٹے مگر باجائز و درست (د)، عموماً بن سکتے ہیں فرمایا "ہم سوار و نکلی گذر گاہ (گھاٹ) پر رہتے تھے جو سوار آتے ہم اون سے پوچھا کرتے "اندون لوگ کس حالت میں ہیں یہیں شخص (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا کتا ہے لوگ جواب دیتے "محمد صاحب اللہ کے رسول ہونے کا دعوے کرتے ہیں" اور کہتے ہیں کہ "اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے" میں اون آیتوں کو سن سن کر خوب ہی یاد کر لیا کرتا لوگ کہتے تھے "ابھی مجھ کو اونکی قوم کے ساتھ چوڑ دو اگر یہ اپنی قوم پر غالب ہوے تو ضرور بچے بنی ہیں" پھر جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم کے لوگ (جوق جوق) اسلام لائے میں جلدی کرنے لگے میری قوم میں میرے باپ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں جا پہنچے اور اسلام لائے پھر واپس آ کر کہنے لگے "خدا کی قسم میں اللہ کے سچے بنی کے پاس سے چلا آتا ہوں انھوں نے فرمایا ہے "اس اس طرح

۱۱۔ یہ عورت ایک بھی ہو تو امام کے پیچھے ہی کٹری ہو ۱۲۔ منہ

۱۳۔ اہل مکان کے خاص بیٹے کی جگہ ۱۴۔ منہ

فلان فلان وقتوں میں نمازین پڑھا کرنا اور نماز کے وقت تم میں سے ایک شخص اذان بکرا کرے پھر جبکو زیادہ قرآن یاد ہو وہی امامت کرے“ چونکہ میں سواروں کے قرآن سیکھ سیکھ لیا کرتا تھا اسلئے مجھی کو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا پہر اون لوگوں جمعی کو اپنا امام بنایا او وقت میں کوئی جہت یا سات برس کا ہونگا اور میرے بدن پر فقط ایک ایسی چھوٹی چادر تھی جس سے سجدے میں میرا بدن کھل کھل جاتا تھا تو مجھے کی ایک عورت نے کہا ”تم لوگ اپنے امام کے چوتڑ کیوں بنیں چھپاتے؟“ تب لوگوں نے میرے لئے کپڑا خریدا اور کر لیا بنوا دیا اور میں نہایت ہی خوش ہوا (ب) عبد اللہ بن عثمن نے فرمایا ”جب اگلے مہاجر لوگ مدینہ طیبہ میں آئے تو ابی حذیفہ کے غلام سالم امامت کرتے تھے حالانکہ اون لوگوں میں عمر ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی موجود تھے“ (ب)

اوس چیز کا بیان جو امام پر لازم ہے

اٹھنے نے فرمایا ”میں نے کسی امام کے پیچھے ایسی ہلکی اور ایسی پوری نماز نہیں پڑھی جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھی اور جب آپ نماز میں لڑکے کے رونے کی آواز سنتے تو اپنی نماز اور بھی ہلکی کر دیتے کہ کہیں اسکی مان گبر اٹھائے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”امام کو ہلکی نماز پڑانی چاہئے کیونکہ مقتدیوں میں کوئی بھار کوئی کمزور کوئی بوڑھا ہوتا ہے اور اسکیلے پڑھے تو جب قدر لانا ہی نماز چاہے پڑھے“ (ق)

ابو مسعود نے فرمایا ”ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی ”یا رسول اللہ خدا کی قسم فلان شخص کی لمبی لمبی قراءت پڑھنے کے ڈر سے میں صبح کی نماز میں پیچھے رہ جایا کرتا ہوں“ یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے کے پیچھے نماز فرض درست ہے ۱۲ مولوی وصیت علی صاحب لکھنوی ۲۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ غلام کے پیچھے آزاد لوگوں کی نماز بلا کر اہست جائز ہے یعنی افضل کے ہوتے ہوئے ارذل کی امامت درست ہے ۱۳ مولوی وصیت علی صاحب لکھنوی

اس قدر رخصا ہو کہ میں نے وعظ میں آپ کی ایسی خفگی اور کبھی نہیں دیکھی تھی اور فرمایا ”تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو دینی کام سے نفرت دلائے ہیں جبکہ نماز پڑھانی ہو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں کوئی کمزور کوئی بوڑھا کوئی حاجت مند بھی ہوتا ہے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”نماز پڑھانے والے اگر اچھی طرح نماز پڑھائیں گے تو بہتر ہی ہے اور اگر بُری طرح پڑھائیں گے تو تم کو نواب ہے اور اون پر وبال“ (ب)

اوس چیز کا بیان جو مقتدی پر لازم ہے متابعتِ امیر اور حکمِ مسبق کا

برائے بن عازبؓ نے فرمایا ”ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عجب نماز پڑھتے تھے تو جب تک آپ رکوع کے بعد اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے تب تک کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا تھا“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”امام کے پہلے کوئی کام نہ کرو جب امام پورا اللہ اکبر کہ چکے تب تم اللہ اکبر کننا شروع کرو اور جب دلائل الضالین کہلے تب آمین کہو اور جب رکوع میں جا چکے تب رکوع کو اور جب سمیع اللہ لمن حملا کہ لے تب اللهم ربنا لک الحمد کو“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ بہت بیمار ہوئے اور بال بال نماز کی اطلاع کرنے کو آئے تب آپ نے فرمایا ”ابو بکرؓ نماز پڑھائیں پھر اوندھون وہی نماز پڑھنے لگے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیماری میں تخفیف پا کر نا طاقتی کمی وجہ سے دو آدمی (علیؓ و عباسؓ) کے کاندھوں پر پورا زور دیکر ایسا لڑکھڑکھاتے ہوئے مسجد میں آئے کہ آئیں دو لون یا لون لکیر چھینچتے

۱۷ یعنی اگر امام بری طور سے بھی نماز پڑھاوے تو مقتدیوں کی نماز ہو جاتی ہے ۱۸ یعنی جب امام دلائل الضالین کہ چکے تو مقتدی اونچی آواز سے آمین کہے بڑے بڑے صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد والے بھی کہتے ہیں کہ جری نماز میں آمین بلند آواز سے کہے اور چپکے نہ کہے (ترمذی) آمین باجمہر کے لیا میں رسالہ علق الثمین الکلام المبین التامین لاہل التامین تحفة المتقین وغیرہ قابل دیدہ ہیں ۱۹ منہ

چار رکعتیں پڑھا کرتے پھر باہر جا کر اقامت کرتے پھر گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب پڑھا کر گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر عشاء پڑھا کر میرے بیان تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو (سوا اٹھکر) وتر سمیت نو رکعتیں پڑھتے اور بڑی رات تک کھڑے کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع سجدہ بھی کرتے اور پوچھتے دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھتے“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی دو رکعت نفل کی نگاہداشت سب نقول سے زیادہ فرماتے (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”صبح کی دو رکعتیں دنیا اور دنیا بھر کی چیزوں سے بہتر ہیں“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مغرب کے قبل دو رکعت پڑھو مغرب کے قبل دو رکعت پڑھو تیسرے بار میں یہ بھی فرمادیا ”جو چاہے“ تاکہ لوگ اسکو ضروری نہ ٹھکرالیں“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جبکو جمعے کے بعد نماز پڑھنی ہو اسکو چار رکعت پڑھنی چاہئے“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو جمعے کی نماز پڑھے وہ بعد جمعے کے بھی چار رکعتیں پڑھے“ (دم)

رات کی نماز کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء اور صبح کی نماز کے درمیان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے اور دو دو رکعتوں پر سلام پھیرتے جاتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ہر ہر سجدے میں پچاس آیت پڑھنے کے برابر دیر کرتے پھر جب موذن صبح کی اذان دے لیتا تو ہلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھا دہنی کروٹ لیٹ رہتے جب موذن آپ سے اقامت کہنے کی اجازت لینے کو آتا تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص رات کو نیند سے اٹھ کر یہ دعا پڑھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**“ پھر اللہ تعالیٰ غفیر فرمائی گئی“ یا فرمایا ”پھر دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کیا اور نماز پڑھی تو اسکی نماز بھی قبول ہوگی“

قیام شب پر رغبت دلانے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر کی گڈی پر تین گرہیں دیتا ہے کہ ”رات بہت باقی ہے ابھی سو“ پھر جب سونے والا اٹھ کر خدا کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھلتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے گناہ تو ساری گرہیں کھلتی ہیں پھر تو خوش خوش صبح کرتا ہے ورنہ نہایت بدل کا ہوا اٹھتا ہر ذوق مغیرہ ہوتے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی نماز میں اسقدر کھڑے رہے کہ آپکے دونوں پاؤں سو ج گئے کسی نے کھانے کا آپ اسقدر محنت کیون کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف ہی ہیں“ فرمایا ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ صبح تک سویا رہ جاتا ہے نماز کو بھی نہیں اٹھتا اپنے فرمایا ”اوسکے کان میں شیطان نے پشیاں کر دیا ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر تہائی رات رہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اور تر کر صبح تک فرمایا کرتا ہے ”کوئی ہے جو مجھ کو بچائے کہ میں سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی سا بھی نہیں اوسکی کے لئے

بادشاہی ہے اور اوسکی کے لئے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پکی خدا کو ہے اور پڑائیاں خدا کو ہیں اور سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور حالت بدلتی اور عبادت کی توجہ اللہ ہی کی طرف سے ہے ۱۲ منہ مدظلہ العالی ۱۳ منہ مدظلہ العالی۔

میں اوسکو جواب دوں؟ کوئی ہے جو مجھے کھانگے کہ میں اوسکو دوں؟ کوئی ہے جو مجھے بخشش دے؟ کوئی ہے کہ میں اُسے بخش دوں؟“ (ق)
 پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے ”ایسا شخص جو مفلس ہے اور نہ ظالم اوسکو کون قرض دے گا؟“ (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بہرات میں ایک ایسی مقبول ساعت ہوتی ہے کہ مسلمان اس میں دین اور دنیا کی بھلائی کے لئے جو دعا کرے قبول ہی ہو“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کو داؤد کی طرح کی نماز۔ روزہ نہایت پسند ہے اور ان کا معمول یہ تھا کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹا حصہ رات باقی رہے سو رہتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول رات میں (عشا پڑھ کر) سو رہتے اور آخر رات کو اٹھتے پھر اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بی بی سے صحبت کرتے پھر سو رہتے پھر اگر اذان کے وقت جنبی ہوتے تو جلد جلد نہایتے نہیں تو فقط وضو کر کے دو رکعتیں پڑھتے (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”عمر کے بیٹے عبد اللہ تم فلاں شخص کے (ایسا نکرنا کہ وہ پچھلے تعجب پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دی“ (ق)

عمل میں تیاروی کرنا بیان

انشائیہ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض عینے میں اتنے دنوں تک روزے نہ رکھتے جیسے آپ اس عینے میں روزے روزے ہی نہ رکھیں گے اور کبھی روزے اس قدر رکھتے کہ گویا آپ اس عینے میں اب افطار ہی نہ کریں گے اور اگر تم آپ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تو

مفلس اور ظالم کی نفی اسلئے کر دی کہ انہیں دو وجہوں سے آدمی قرض دینے سے ڈرتا ہے ۱۲ منہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل نہایت ہی پسند ہے جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ۱۲ منہ

نماز بھی پڑھتے دیکھتے اور اگر سوتا دیکھنا چاہتے تو سوتا بھی دیکھ لیتے، (ب)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 نہایت پسندیدہ وہی عمل ہے جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہی ہو،“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”عمل اتنا ہی کر و قربنا نباہ
 کیونکہ اللہ بدلہ دینے سے نہیں تھکے گا یہاں تک تم خود ہی تھک نہ جاؤ گے،“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”نماز اور سیوقت تک پڑھنی چاہئے
 جب تک دل لگے اور جب سستی آجائے تو بیٹھ جائے،“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”جب کوئی اونگھنے لگے تو سو
 جائے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے ہو سکتا ہے کہ نیند میں بخشش چاہنے کی جگہ
 اپنے آپ کو کو سننے لگے،“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”دین آسان ہے اور جو کوئی
 دین کو سخت طور پر اختیار کرتا ہے آخر خود ہی ہار جاتا ہے میانہ روی اختیار کرو
 اور اللہ کی نزدیکی چاہو اور خوش رہو اور صبح و شام و اخیر رات میں اللہ سے مدد
 مانگو،“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”جورات کو سو جائے اور سکی
 سب یا تھوڑی معمولی عبادت رہ جائے اور وہ اسکو صبح و ظہر کی نماز کی درمیان میں
 ادا کر لے تو گویا اُس نے رات ہی کو ادا کیا،“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”کھڑے ہو کر نماز پڑھو نہو سکے تو
 بیٹھ کر پڑھو یہ بھی نہو سکے تو خیر لیٹے ہی لیٹے کروٹ ہو کر پڑھو،“ (ب)
 عمر ابن حصین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیٹھ کر نماز
 پڑھنے کا حال پوچھا فرمایا، ”کھڑے ہو کر پڑھنے والا اچھا ہے بیٹھ کر نماز پڑھنے
 والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا آداب ثواب ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو

۱۷ غرض ہر ماہ میں خوب روزے بھی رکھتے اور خوب افطار بھی کرتے اور رات میں خوب سوتے
 بھی اور خوب نماز بھی پڑھتے ۱۸ منہ ۱۷ تو بیاہ ہی کے لایق نیکی اختیار کرو تا کہ ہمیشہ ثواب پاؤ ۱۸
 مدظلہ العالی ۱۷ یعنی رات ہی کے ادا کرنے کے برابر ثواب پائیگا ۱۸ منہ۔

بیٹھ کے پڑھنے والے کا آداب“ (ب)
 عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا ”ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے یہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔
 میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر مبارک پر رکھ دیا آپ نے فرمایا ”عمرؓ کے بیٹے۔
 عبد اللہؓ یہ کیا؟“ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ آپ بیٹھ کر
 نماز پڑھنے کا آداب ثواب فرماتے ہیں تو پھر آپ کیوں بیٹھ کر پڑھتے ہیں؟“ فرمایا
 ”ان سچ ہے مگر میں تمہارے جیسا نہیں ہوں“ (م)

وتر کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”رات کی نماز دو رکعتیں ہیں
 پھر جب صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے یہ سب کو وتر کر دیگی“ (ق) (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وتر آخر رات میں ایک رکعت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کو تیرہ رکعتیں پڑھیں ان میں
 پانچ رکعتیں وتر پڑھیں اور سوائے آخری التحیات کے سب میں نینیں بیٹھیں“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تم اپنی رات کی نماز میں
 وتر کو آخر نماز کرو“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وتر کو جھٹ پٹ صبح سے
 پہلے ادا کر لو“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کو یہ ڈر ہو کہ میں آخر رات
 میں نہ اٹھ سکوں گا وہ اول ہی رات میں وتر پڑھ لے اور جب کو آخر رات میں اٹھنے کی
 امید ہو تو وہ آخر ہی رات میں پڑھے کہ یہ وقت فرشتوں کی حاضری کا ہے
 اور افضل وقت ہے“ (م)

یعنی آپ کے لئے بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب بھی پورا ہے ۱۲ منہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سب اسم اور دوسرے میں قل یا ایہا
 الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ پڑھتے (د) ۱۲ منہ۔

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر اول رات درمیان رات آخر رات ہر وقتون میں پڑھی ہے اور آخر عمر کین وتر سحر ہی کے وقت پڑھی ہے (ق)، ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ”مجھ کو میرے پیارے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت کی (۱) ہر ماہ میں تین تین روزے رکھا کرو (۲) دو رکعتیں نماز چاشت پڑھا کرو (۳) سونے کے پہلے وتر پڑھ لیا کرو“ (ق)

جب ابن عباسؓ کو امیر المومنین معاویہؓ کے ایک ہی رکعت وتر پڑھنے کی خبر ہو گئی تو فرمایا ”اچھا کرتے ہیں وہ بڑے سمجھ دار ہیں“ اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا ”اون پر اعتراض نہ کرو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اٹھائے ہوئے ہیں“ (ب)

تقوت کا بیان

ترجمہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کے لئے بددعا یا دعائے خیر کرنی ہوتی تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اکثر یہ دعا باور بلند پڑھتے ”سَمِعَ اللَّهُ مَنَ حَمْدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيسَى بْنَ مَرْيَمَةَ اللَّهُمَّ اَشْهِدْ وَطْأَنَكَ عَلَى مَقْصَرٍ وَاجْعَلْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ كَيْفِيَّةً يَوْسُفَ“ اور کسی نماز میں بعض اعراب کیلئے بددعا یوں کرتے ”اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَمَانِ تَحْكَمُ كَيْفِيَّةً يَوْسُفَ“

۱۵ حضرت علیؓ کے بیٹے حضرت امام حسنؓ نے فرمایا ”مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند کلمے سکھائے ہیں میں ان کو وتر کی قنوت میں پڑھا کرتا ہوں وہ کلمے یہ ہیں اللھم اھدی فیمن ھدیت و توخنی فیمن تولیت و بادک لی فیما عطیت و قنی شر ما قضیت فانک تقضی و لا یقضی علیک اند لا یدل من دالیت تبارکت و بنا و دعا لیت“ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و الدانسی و ابن ماجہ و الدانسی) مشکوٰۃ ۱۲ منہ ۱۵ اللہ نے مہر اپنے والے کا سر اہنا سنا اے ہمارے رب تعریف تیری ہی لئے ہے اسی ولید کے بیٹے ولید کو اور ہشام کے بیٹے سلمہ کو اور ابی ربیعہ کے بیٹے عیاش کو نجات دے اسی قبیلہ مضر کو خوب ہی روڈ ڈال اور ان میں یوسف کے زمانے کے برابر (سات برس سخت) قحط ڈال ۱۲ منہ

۱۶ اسی فلان اور فلان پر سیری پھیکا ۱۲ منہ ۔

آیت نازل ہوئی لَکِنَّ لَکَ مِنْ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ترجمہ - آپ کو کچھ اختیار نہیں یا خدا او کو توبہ نصیب کرے یا اون پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (رق)

انش فرماتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قنوت قبل رکوع کے پڑھتے تھے اپنے ایک بار ستر قاریوں کو کہیں بیجا تھا کافروں نے اون سب کو شہید کر ڈالا تو اپنے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور اوس میں اون کافروں پر بدعا کیا کئے، (رق)

ماہ رمضان میں قیام کرنا کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا تھا اوس میں چند راتیں نماز پڑھا کئے رفتہ رفتہ بہت سے لوگ اقتدا کر گئے لگے پہر لوگوں نے ایک رات آ کی آواز نہ سنی تو یہ سمجھ کر کہ آپ سو گئے کھنکھارنے لگے تاکہ آپ باہر تشریف لائیں تو آپ نے فرمایا ”مجھے تمہاری حرص دیکھ کر یہ ڈر ہوا کہ کہیں یہ نماز تمہارے فرض نہ ہو جائے اگر فرض ہوگی تو تم انجام نہو سکتے گی۔ اب تم لوگ یہ نماز اپنے اپنے گہروں ہی میں پڑھ لیا کرو فرضوں کے سوا سب نمازیں گہر ہی میں افضل ہیں“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان کے لئے صحابہ پر تاکید دی حکم تو نہیں فرماتے تھے مگر رغبت بہت دلاتے فرماتے ”جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی رات میں نماز پڑھیں اوس کے پچھلے گناہ معاف کئے گئے پھر اپنے انتقال فرمایا اور ابو بکر صدیقؓ کی خلافت اور عمرؓ کی شروع خلافت تک یہی حال رہا کہ لوگ اپنے اپنے

حق تعالیٰ نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ظالم کہتے ہیں لیکن چاہے او کو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف بدعا کرو ۱۲ مولا نا جہاد القادر رحمۃ اللہ علیہ دہلوی (پارہ ۴ - سورہ آل عمران رکوع ۱۳) عشا کے بعد اول ہی رات میں پڑھے یا سوا ٹھکر پڑھے ۱۲ منہ مدظلہ۔

گھروں میں قیام رمضان کیا کئے؟ (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسجد میں نماز پڑھنے والا کچھ نماز گھر کا حصہ بھی لگا رکھے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی بدولت گھروں میں خیر و برکت نازل فرماتا ہے“ (م)
 عمر بن الخطابؓ ایک رات مسجد میں آئے تو کیا دیکھا کہ ہر شخص اپنی اپنی نماز میں جدا جدا پڑھ رہا ہے اور بعض کے ساتھ چند مقتدی بھی ہیں تو فرمایا ”اگر میں ان سب لوگوں کے لئے ایک امام مقرر کر دیتا تو خوب ہوتا“ پھر اُتی بن کعبؓ کو امام مقرر کر دیا۔ دوسری رات جو تشریف لائے تو سب کو ایک جماعت سے پڑھتے دیکھ کر (خوش ہوئے اور) فرمایا ”یہ کیا اچھی عادت ہے مگر اخیر رات کے نمازی اول رات کے نمازی سے بہتر ہیں“ (ب)

نماز چاشت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ام ہانیؓ کی بہن کے مکان پر غسل فرمایا اور نہایت ہی ہلکی ہلکی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ مگر رکوع سجدے پورے پورے کئے یہ نماز چاشت کی وقت پڑھی (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز چار رکعت پڑھتے تھے اور جس قدر چاہتا زیادہ بھی پڑھتے (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر روز بدن کے ہر ہر جوڑ کے بدلے صدقہ لازم ہے تو سُحَّانَ اللہُ اَلْحَمْدُ لِلّہِ اَللّہُ اَکْبَرُ کُنّا اور بھلی بات بتانی اور بُری بات سے روکنا یہ صیغہ ہے اور اگر ان سب کے بدلے چاشت

۱۔ یہاں بدعت سے لغوی بدعت مراد ہے نہ بدعت اصطلاحی کیونکہ یہ نماز جماعت کے ساتھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں پڑھی گئی ہے اسلئے بدعت اصطلاحی ہونہیں سکتی ۱۱
 ۲۔ چاشت وہ وقت ہے جبکہ آفتاب بلند ہو جائے اور خوب گرمی آجائے ۱۲ منہ
 ۳۔ عائشہؓ آٹھ رکعتیں نماز چاشت پڑھا کرتیں اور فرماتیں کہ اگر میرے باپ ہی زندہ کئے جاوین جب بھی میں اس نماز کو ہرگز نہ چھوڑوں“ (مشکوٰۃ ۱۲ منہ۔

اَلْخَيْرُ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضَيْتُ بِهِ (د)

نماز سفر کا بیان

۲۵۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جب حج کو تشریف لے چلے) مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز پوری کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں (د)۔
 یحییٰ ابن امیہؒ نے عمرؓ سے کہا ”اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ”اگر تم لوگ افریقہ کے فتنہ و فساد کا ڈر ہو تب تم نماز قصر کرو“ اور اتہامن و امان ہے ”عمرؓ نے فرمایا ”مجھے بھی تعجب تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا ”اللہ نے تم لوگوں پر صدقہ کیا ہے سو اللہ کا صدقہ قبول کرو“ دم، اللہ نے فرمایا ”ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ گئے تو واپس آنے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ظہر عصر، عشا، برادر دو دو ہی رکعتیں پڑھا کئے۔ اور ہم لوگ مکہ معظمہ میں دس بار دہر پڑھے“ (د)

ابن عباسؓ نے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر کیا

ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے تین مکہ معظمہ کی جانب ہے ۱۲ منہ سے اچھے اچھے شہر سے کلکنا چھ ترشروع کر دی ۱۲ منہ مظلہ صلاۃ التبع۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھے چچا عباسؓ سے فرمایا ”اے میرے چچا! میں آپ کو ایسی چیز بتاؤں گا اگر آپ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے پہلے پرانے نئے چوک کر اور حمان کر دیوے بڑے چپے کھلے ہر طرح کے گناہ بخشے۔ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد کا نصف صورت پڑھ کر کڑے کڑے سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ اللہ اکبر پندرہ بار پڑھیں پھر رکعت سے میں دس بار تو قون دس بار سجدے میں دس بار دوسرے سجدے میں دس بار دوسری سجدے کے پیچھے سونے بار پڑھیں تو یہ پچھتر بار ہوئے اسی طرح ہر رکعت میں پڑھیں اگر آپ سے ہو سکے تو یہ نماز روزانہ پندرہ بار پڑھیں ورنہ ہر جمعے کو ورنہ ہر مہینے میں ورنہ ہر برس یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار پڑھ لیا (ابوداؤد وغیرہ) مشکوٰۃ ۱۲ منہ۔

وہاں انیس روز ٹہرے اور دو دور رکعتیں پڑھا کئے تو ہم لوگ انیس روز تک
 کی اقامت میں (ظہر عصر عشا) دو دور رکعتیں پڑھتے ہیں اور اس سے زیادہ
 ٹہرتے ہیں تو چار پڑھتے ہیں (د)

حفص بن عاصم نے فرمایا: مکے کی راہ میں ابن عمرؓ ظہر کی دو رکعتیں
 نماز پڑھا کر اپنی فرودگاہ میں آ بیٹھے پھر لوگوں کو کھڑے دیکھ کر پوچھا یہ لوگ کھڑے
 کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا ”ظہر کی نفلین (سنتیں) پڑھتے ہیں“ عبد اللہ
 نے فرمایا ”مجھے نفل ہی پڑھنا ہوتا تو اپنے فرضوں ہی کو پوری کیوں نہ پڑھتا
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ
 رہا ہوں یہ حضرات دو رکعت فرضوں سے زیادہ اور کچھ نہیں پڑھتے تھے“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر میں برسرِ راہ ہوتے تو
 ظہر عصر کو اکٹھے اور مغرب عشا کو اکٹھے پڑھتے (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں سوائے فرضوں کی رات کی
 ساری نمازین اشارے سے سواری پر پڑھتے جاتے اور سواری کا رخ
 قبلہ کی طرف ہونا کچھ ضرور نہ تھا بلکہ جس رخ سواری جاتی اُسی رخ پڑھتے جاتے (د)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ میں (نماز فرض) دو دور
 رکعتیں پڑھیں آپؐ بعد ابو بکرؓ نے بھی ایسی ہی پڑھیں ان کے بعد عمرؓ نے
 بھی یوں ہی کیا اور عثمانؓ بھی اپنی شروع خلافت میں دو دو ہی پڑھا کئے پھر
 چار رکعتیں پڑھنے لگے ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ پڑھتے چار پڑھتے
 اور جب اکیلے پڑھتے تو دو ہی پڑھتے (ق)

۱۔ بیٹے چار رکعت والی فرض کو دو دور رکعتیں پڑھا کئے ۱۲ منہ ۱۵ منہ صبح کی سہائت
 و تہجد کبھی نہیں ترک فرماتے ۱۲ منہ ۱۵ منہ مسافر کو اختیار ہے چاہے ظہر کو وقت ظہر کے ساتھ ہی
 عصر بھی پڑھے اور مغرب کے ساتھ ہی عشا بھی پڑھے (اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں) اور چاہے
 ظہر اٹار رکھے اور عصر کے وقت پہلے ظہر پڑھ کر ساتھ ہی عصر پڑھے ایسے ہی مغرب اٹار رکھے
 اور عشا کے وقت پہلے مغرب پڑھ کر ساتھ ہی عشا پڑھے (اسکو جمع تاخیر کہتے ہیں) ۱۲ منہ ۱۵ منہ
 اسلئے کہ امام کی متابعت مقتدی پر ضرور ہے ۱۲ منہ۔

اللہ تعالیٰ نے نماز میں حاضرین چار رکعتیں اور سفر میں دو اور رُطائی میں ایک فرض کی ہیں (م)

جمعے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سارے دنوں میں جمعے کا دن افضل ہے اُسی دن آدم پیدا ہوا۔ اُسی دن جنت میں داخل ہوئے اُسی دن جنت سے رخصت ہوئے قیامت بھی اُسی دن ہوگی (م) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جمعے کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مسلمان اس میں جو دعا کرے قبول ہی ہو“ (رق)

جمعے کے واجب ہونیکا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برسر منبر فرماتے ”لوگ جمعے کی نماز ترک کرنے سے باز آدین ورنہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر ایسی مہر کر دے گا کہ پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے“ (م) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعے کی نماز میں پیچھے رہ جانے والوں سے فرمایا ”میں نے تو یہ چاہا تھا کہ کسی کو کمون کہ جمعہ پڑھائے اور جو جمعے میں حاضر نہین اُنکے گھروں کو بس جلا دوں“ (م)

پاکی کرنے اور جمعے میں سویرے جانیکا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص جمعے کے روز نہائے اور خوب ہی پاک صاف ہو اور عطر تیل لگا کر نماز جمعے کے لئے آئے اور کسی دو شخصوں کو چیر کر نہ بیٹھے اور جس قدر نصیب ہو نماز پڑھ کر جب بیٹھا خطبہ سنتا رہے تو اُسکے گناہ اگلے جمعے تک کے معاف ہو جاتے ہیں“ (ب)

یعنی اقامت کی حالت میں ۱۲ منہ ۵۵ جمعہ کے قبل کے سنت کا یہی انداز کہ جتنا ہو سکے دو چار کی قید نہین ۱۲ منہ۔

اور عین روز زائد کے بھی، (دم)
 اور جس نے خطبہ کے وقت کنکری چھو چھپا کی اوس نے لغو حرکت کی (دم)،
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جمعے کے روز فرشتے
 مسی کے در پر ہٹ کر آنے والوں کو درجہ بدرجہ لکھا کرتے ہیں جو پہلے
 آیا گویا اوس نے اونٹ قربانی چڑھائی اور جو اوس کے بعد آیا گویا اوس نے
 گائے قربانی چڑھائی پھر اوس کے بعد آنے والے نے گویا دنبہ بھیرا قربانی
 چڑھائی پھر اوس کے بعد آنے والے نے گویا مرغی قربانی چڑھائی اوس کے بعد
 آنے والے نے گویا اٹھ قربانی چڑھائی۔ پھر جب امام خطبہ (وعظ) شروع
 کرتا ہے تب وہ فرشتے بھی اپنی جہتی سے کر کے خطبہ (وعظ) سن لگتی ہیں“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر تو نے جمعے کے خطبہ
 میں اپنے ہنشین سے چپ رہنے کو کہا تو یہ بھی بیہودہ حرکت کی“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی اپنے بھائی
 مسلمان کو اٹھا کر اُسکی جگہ پر خود نہ بیٹھے جمعہ ہو یا غیر جمعہ“ (ق)
 بلکہ یہ کہئے ”جگہ کشادہ کرو“ (دم)

خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو پہر ڈھلے جمعہ پڑھتے (ب)
 سہل بن سعد نے فرمایا ”ہملوگ (صحابہ) جمعے کے بعد کھانا کھاتے
 اور قیلو لہ کرتے“ (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے ایام میں سویرا اور سخت
 گرمی میں ٹھنڈی کر کے نماز پڑھتے (ب)

خطبہ (وعظ) ایسا دل لگا کر سنئے کہ کسی چیز کو چوٹے تک سنیں اور کسی سے کچھ بات
 بھی نہ کرے ۱۲ منہ غرض بالکل چپ چاپ وعظ سنتا رہے نہ کوئی چیز چوٹے نہ کوئی بات
 کرے اگرچہ پہلی ہی بات کیونہ ہو مگر وہ بھی نہ کرے ۱۲ منہ اگرچہ جگہ کی تنگی ہو ۱۲ منہ
 جمعہ پڑھنے میں اول وقت کا زیادہ لحاظ رکھے ۱۲ منہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں مجمعے کے لئے ایک ہی اذان امام کے منبر پر جا بیٹھنے کے بعد ہوا کرتی تھی جب عثمانؓ کا دور دورہ ہوا اور لوگ ٹھٹھ گئے تو انہوں نے ایک اذان اور جواب پہلے پکاری جاتی ہے زوراً پر کملائی (دب)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمعے کے روز (نماز کے پہلے دو وعظ فرماتے اور درمیان میں بیٹھ جاتے اوس میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے اور نماز اور وعظ اوسط درجے میں فرماتے نہ بہت دراز نہ بہت مختصر (دب)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز دراز اور وعظ مختصر دانائی کی نشانی ہے تو نماز کو دراز پڑھو اور وعظ مختصر کرو اور بعض بیان تو جا دو ہی ہوتے ہیں (دب)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں وعظ فرماتے میں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور عرصہ بڑھ جاتا جیسے کوئی کسی کو ڈراتا ہو کہ لشکر تم کو صبح کو لوٹے گا اور شام کو لوٹے گا اور فرماتے ”میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھجا گیا ہوں“ اور شہادت الہیج کی انگلیاں قریب کر کے دکھاتی (دب)،

آٹھ تہام شے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعے کو منبر پر وعظ (خطبہ) میں سورہ بقرہ پڑھا کرتے یہاں تک کہ مجھے سورہ بقرہ وعظ ہی میں سننے سننے یاد ہو گئی“ (دب)،

آبادی زیادہ ہو گئی ۱۲ھ اس سے معلوم ہوا کہ عثمانؓ نے یہ اذان جو اب پہلے ہوا کرتی تھی ایک خاص مصلحت و ضرورت کی نافر سے بازار میں کملائی تھی تو اب بے ضرورت مسجد ہی میں اس اذان کے سننے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ اصل تو وہی ایک اذان ہے ۱۲ منہ ۱۵ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے بازار میں واقع ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی بعض مضامین جو وعظ و خطبوں میں بیان کئے جاتے ہیں ان کا اثر دلوں پر جاوے گا منہ بہت ہی قوی ہوتا ہے ۱۲ محمد عبد اللہ چھپر وی ۱۵ یعنی بڑے جوش کیساتھ وعظ فرماتے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی جتنا ان دو انگلیوں میں فاصلہ ہے اوتنا ہی میرے اور قیامت آنے میں فاصلہ ہے یعنی بہت ہی کم ۱۲ منہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے میں فرمایا ”جب کوئی امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت میں آوے تو ہلکی دھڑکعتیں پڑھ کر بیٹھے“ (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے امام کے ساتھ ایک نماز پائی اوس نے نماز پائی“ (دق)
 جابر بن سمیرہؓ فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر وعظ فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر فرماتے اگر کوئی تجھ کو خبر دے کہ آپ بیٹھ کر وعظ فرماتے تھے تو بیشک وہ جوٹا ہے۔ واللہ میں نے آپ کے ساتھ دو سو نمازوں سے زیادہ پڑھی ہیں“ (م)

نماز خوف کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کے اطراف کی ایک لڑائی میں یوں نماز پڑھائی کہ ایک جماعت حضرت کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں لڑتی رہی اور حضرت نے اپنے ساتھیوں کیساتھ ایک کعت پڑھی پھر یہ جماعت دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوئی اور وہ جماعت جو لڑ رہی تھی آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی تب آپ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی
 ہر نماز کا یہ حکم ہے جمعہ ہو یا اور کوئی نماز امام کے بعد جب قدر باقی رہ گئی ہے اوسکو ادا کر دے
 مسجد میں جا کر بغیر دو رکعتیں پڑھے ہوئے بیٹھنا نہ چاہئے مان خطبہ ہو رہا ہو تو ہلکی پڑ ہے ۱۲ منہ
 وعظ کا اصل طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بیان کیا جائے واعظین جو عموماً بیشک وعظ فرماتے ہیں یہ خلاف سنت ہے کھڑے ہو کر وعظ بیان کرنے میں نظر کے مقابل میں فضا رہنے سے خوب خوب مضامین خیال پڑتے ہاتھ میں اور پورا حوش مناسب اداؤں سے ظاہر کیا جاسکتا ہے بیشک بیان کرنے میں یہ باتیں ناممکن ہیں ۱۲ منہ لکچر واسپیج دینے والوں نے اسی سے اخذ کیا ہے کہ ایک قسم کو بیان تمام ہو جائیکے بعد دم لینے کے لئے زرا بیٹھ جاتے ہیں اس میں سامعین کو لطف انتظار بھی حاصل ہو جاتا ہے
 ان نمازوں سے نماز جمعہ مراد نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ طیبہ میں دس برس کے اندر قریب پانچ سو جمعے کے تو پڑھے ہی تھے بلکہ نماز پنجگانہ ہے اور اصل غرض اظہار کثرت صحبت ہو ۱۲ منہ
 فجر کے ایک ملاک نام ہے ۱۲ منہ یعنی آٹھ کے ساتھ بھی اور ایک رکعت پڑھ کر سلام پیرا ۱۲ منہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دنے بدھئے سینگار قربانی کئے
 اور نیکے پہلو پر پاؤں رکھ کر بسم اللہ واللہ اکبر کھکھراپنے ہاتھ سے ذبح کیا (ق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگار دو دنے جکے ہاتھ پاؤں۔ سینہ
 پیٹ۔ منہ آکٹھ کے حلقے سیاہ تھے طلب فرما کر چھڑی پتھر پر تیز کر کے دہنے کو
 پھاڑا اور بسم اللہ اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد فرما کر قربانی

کی (د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسۃ جانور قربانی کرو مجبوری
 میں دنیہ یا بیٹرا کا جذبہ ذبح کرو“ (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید گاہ میں قربانی کرتے (ب)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”گائے اور اونٹ سات
 آدمی کی طرف سے درست ہے“ (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بقر عید کے چھینے کا اول
 عشرہ شروع ہو تو قربانی کرنے والا بال اور ناخن نہ بناے“ (د)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی دن ایسا نہیں ہے
 جسکی نیکی اللہ تعالیٰ کو اس دن (عشرہ بقر عید) کی نیکیوں سے زیادہ پسند
 ہو تو نہ عرس کی ”یا رسول اللہ جہاد بھی نہیں؟“ فرمایا ”ہاں جہاد بھی نہیں
 مگر وہ جہاد کرنے والا جو جان و مال کے ساتھ راہ خدا میں نکلا اور سب
 وہیں چھوڑا“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقر عید کے دن وعظ فرما کر
 قربانی کی اور فرمایا ”جس نے بقر عید کی نماز کے پہلے ذبح کیا اسکو دوسرا
 جانور ذبح کرنا چاہئے اور جس نے نہیں ذبح کیا ہے وہ اب بسم اللہ کھ کر
 ذبح کرے“ (ق)

اللہ کے نام کے ساتھ قربانی کرتا ہوں یا اللہ اس قربانی کو محمد اور آل محمد اور امت محمدیہ کی طرف سے
 قبول فرما ۱۲ منہ ۱۵ منہ وہ گائے بکری ہے جو اونت والے ہوں ۱۲ منہ ۱۵ منہ ایک گھڑی کے طرف سے
 اگر بہرین ایک جانور اگر بکری ہو قربانی کرنا کافی ہے ۱۵ منہ یک سالہ اور نصف کنز و یک شش ماہ

کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی میں نے اسمین عورتیں بہت دیکھیں صحابہؓ نے اسکی وجہ پوچھی تو فرمایا ”عورتیں شوہروں کی ناشکری اور احسان فراموشی بہت کرتی ہیں اگر تم اُن کے ساتھ ہمیشہ احسان کیا کرو بہر جہاں ایک بات اُنکی مرضی و خلاف ہو تو یہی کہتی ہیں کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی“ (ق)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیمؑ کے انتقال کے روز سورج گھن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور اُس میں چہ رکوع کئے (د)،

اور کبھی آپؐ نے دو رکعت میں آٹھ رکوع بھی کئے ہیں (د)،

عبدالرحمن بن سمرہؓ نے فرمایا ”میں مدینہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج گھن لگا میں نے اپنا تیر پھینک کر کہا ”واللہ میں دیکھوں گا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا پیش آیا“ جب میں خدمت شریف میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپؐ نماز میں کھڑے ہیں اور دونوں ہاتھ اٹائے ہوئے ”سُبْحَانَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ“ فرما رہے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا تب آپؐ نے دو صورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں نماز ادا کیں“ (د)،

استسقا کی نماز کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ پانی کی طلب میں عید گاہ تشریف لے گئے وہاں جا کر جماعت سے باوازا بلند دو رکعتیں نماز پڑھیں اور قبلے کی طرف رخ کئے ہوئے اپنی چادر پھیری اور دعا کی (ق)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استسقا میں دُعا کے لئے ہاتھ بہت دراز فرماتے یہاں تک کہ نبیؐ کی سفیدی نظر آتی (ق)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مینہ برستے دیکھتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا“ (ب)،

یعنی سورج گھن کی نماز میں ۱۲ منہ ۱۲ یعنی دو رکعتیں پڑھیں ۱۲ منہ ۱۲ نیچے کی چادر اوپر کی بچھو اپنے کی بائیں جانب اور بائیں کی داہنی طرف کر لے ۱۲ منہ ۱۲ اُسی خوب نفع دینے والا مینہ ۱۲ منہ

ایک بار پانی برساتو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کپڑے اتار کر اپنے بدن پر مینہ کا پانی پھونک دیا صحابہؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ کیا فرمایا" یہ پانی پروردگار کی طرف سے انھیں جلا آرہا ہے" (دم)
 انہیں لگنے فرمایا "جب غلط پڑتا تو عمر فرماتے" یا اللہ ہم لوگ پہلے تجھ سے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے پانی مانگ کر سیراب ہوا کرتے تھے اب ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا (عباسؓ) کو وسیلہ کرتے ہیں تو ہم کو سیراب کر پھر تو مینہ کی جھڑی لگاتی" (ب)

ہو اون کا بیان

جب آمد ہی آتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے اللہم اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حَیْثُ مَا نَزَلْتَ وَحَیْثُ مَا نَزَلْتَ مَا اُزِیْلُکَ بِہِمْ وَ اَخُوذُ بِاُکِ مِنْ شَرِّ مَا هُوَ شَرٌّ مِّنْہَا وَ شَرِّ مَا اُزِیْلُکَ بِہِمْ اور جب بدلی ہوئی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ فق ہو جاتا (گہرا ہٹ مین) اندر سے باہر باہر سے اندر آتے جاتے کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے جب مینہ برساتا آبِ کافور دور ہو جاتا عائشہؓ نے ایسی گہرا ہٹ اور ہیبت کی وجہ پوچھی "فرمایا" عائشہ مجھے یہ ڈرتا کہ مبادا کہیں یہ بدلی بھی ویسی ہی بدلی ہو جسکو دیکھ کر قوم عادی نے کہا تھا "یہ بدلی ہم پر بر سے گی مگر اس بدلی مین اون پر اللہ کا عذاب آیا (ق)

کتاب جنازہ و نکبے بیان کی مریض کی عیادت اور مرض کے ثواب کا بیان

اس روایت سے ثابت ہوا کہ صحابہؓ افضل اموات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی وسیلہ مین مگزالتے تھے بلکہ زندان مین بھی خاص شخص کو وسیلہ گردانتے تھے ۱۱ منہ ۱۲ آئیں تیرے اس ہو اکی بھلائی اور اس کے سبب بھلائی اور سبکی طرف یہ ہوا ابھی گئی ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور مین تیرے ساتھ اس ہو اکی بُرائی اور اس کے سبب بُرائی اور سبکی طرف یہ ہوا ابھی گئی ہے اس کی بُرائی سے بچاؤ مانگتا ہوں ۱۱ منہ مدظلہ اٹکا ۱۲ منہ آپ کو سخت اضطراب اور تردد ہوتا ۱۱ محو عبد اللہ جعفری رحی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بھوکے کو کھلاؤ اور پیاسے پر پی کر دے اور قہدی کو رہا کر دو“ (پ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حقوق مسلمان پر ہیں (۱) ملاقات کے وقت سلام کرنا (۲) بلائے تو جانا (۳) خیر خواہی چاہے تو اوسکی خیر خواہی کرنا (۴) چھینک کر الحمد للہ کہے تو یوحنا اللہ کہنا (۵) بیمار پر کسی کرنی (۶) جنازے کے ساتھ جانا (۷) دم،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو سات کام کا حکم فرمایا اور سات کام سے روکا (۱) بیار پرسی کرنی (۲) جنازے کے ساتھ جانا (۳) چہنک کر الحمد للہ کہنے والے کا جواب دینا (۴) سلام کا جواب دینا (۵) بلانے والے کے بیان جانا (۶) قسم کمانے والے کی قسم کو سچا کرنا (۷) مظلوم کی مدد کرنا ان سات باتوں کا حکم فرمایا اور سوسنے کی انگوٹھی، بریلی کپڑا، اطلش لابی، سرخ زین پوش قسی کپڑا، چاندی کا برتن، ان سات چیزوں کا استعمال منع فرمایا (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب مسلمان بچہ مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کو جاتا ہے تو لوٹنے تک جنت کی میوہ خوری میں رہتا ہے“
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا اے آدمی میں بیمار ہو گیا تھا تو کسے میری بیمار پرسی کیون نہ کی؟ (بندہ) یا رب تو پروردگار تمام جہان کا ہے تیری بیمار پرسی کیونکر کرتا؟“ (اللہ تعالیٰ) تجلو خبر ہے کہ میرا فلان بندہ بیمار ہوا اور تو نے اسکی بیمار پرسی کی؟ تو نے نہیں جانا کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اوسے پاس پکارتا اے آدمی میں نے تجھے کھانا مانگا تو نے مجھے نہ کھلایا؟ (بندہ) اے رب میرے تو تمام جہان کا پروردگار ہے میں تجکو کونکر کھلاتا؟ (اللہ تعالیٰ) تو نے یہ

۱۷۷۱ قس ایک قسم کارشیں کپڑے جو ریشم اور کتان سے مصر کی طرف بننا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۷۷۲ چاندی سونے کے برتن کا استعمال مرد و عورت دونوں کو منع ہے ۱۲ منہ ۱۷۷۳ یعنی جابر برسی کے لئے نہ نکاح کرکتے اس لائق ہو جائے کہ اسکو جابر برسی کے صلے میں جنت کی سپہو خور کی اجازت ہو ۱۲ منہ ۱۷۷۴ ملا علی

نہیں جانا کہ میرے فلان بندے نے تجھ سے کہا نا مانگا تو نے اسے نہ کھلایا
کیا تو نے یہ بخانا کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کو بیان میرے پاس پاتا اسے
آدمی میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ بلایا (بندہ) اسے رب
میرے تو تمام جہان کا پروردگار ہے میں تجھ کو نہ پانی بلاتا م (اللہ تعالیٰ)
میرے فلان بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے نہ بلایا کیا تو نے یہ بخانا کہ
اگر تو اس کو پانی بلاتا تو اس کو میرے پاس پاتا م (دم)

کوئی بیمار نہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر دہنایا تھے
پہرے اور فرماتے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ دَا شِفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ
إِلَّا شِفَاءُ لِقِ شِفَاءَ لَا يَفَادِرُ شِفَاءَ** (ق)

جب کسی کو بدن کے دریا زخم وغیرہ کی شکایت ہوتی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگلی سے اشارہ کر کے فرماتے **بِسْمِ اللَّهِ تَوْبَةُ أَذْخَانَا
بِرَبِّهِ تَعْضِلُ لِيَشْفِي سَقَمًا لَا يَذِنُ رَبًّا** (ق)

عائنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے
تو اپنے آپ پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر دم
کرتے اور تمام بدن پر ہاتھ پیرتے اور جس بیماری میں آسپے انتقال فرمایا
اوس میں پین معوذات پڑھ کر آ پکو دم کر دیا کرتی اور آ پکا ہاتھ آپ کے مبارک
بدن پر پیر دیا کرتی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا کوئی شخص بیمار پڑتا تو
آپ اوس پر معوذات پڑھ کر دم کر دیا کرتے (دم)

۱۱۱ یعنی اوس کا ثواب ۱۱۲ منہ ۱۱۳ اس کی بیماری کو دور کر
اسے لوگوں کے رب اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی ہے تو ایسی شفا دے کہ پھر بیماری
باقی نہ رہے ۱۱۴ منہ مطلقہ ۱۱۵ اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی کسی کے لعاب
دہن کی ملی ہوئی ہے ہم یہ تدبیر کرتے ہیں تاکہ ہمارا بیمار چار سے رب کے حکم سے شفا پاوے۔
لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلی میں اپنا لعاب دہن مبارک لگا کر اس کو
خاک آلودہ کر کے دریا زخم وغیرہ پر پیرنے اور فرماتے **بِسْمِ اللَّهِ تَوْبَةُ أَذْخَانَا** دھنہ علم بالعدو ۱۱۶ منہ

عثمان بن ابی العاصؓ نے فرمایا ”میرے کہیں درد پیدا ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا ”درد پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہو بار بسم اللہ اور سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِبُنَا وَآخِزُهُ“ کہہ تین نے یہ دعا پڑھی تو خدا نے مجھے صحت دی“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسینؑ کی حفاظت کے لئے یہ دعا فرمایا کرتے اَعِيْذُ بِحُجُبَاتِ اللّٰهِ الدَّامِمَةِ مِنْ شَرِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمْنَةَ“ اور فرماتے ”تم دونوں کے باپ (ابراہیمؑ) اسمعیلؑ اسحقؑ کے لئے یوں ہی کیا کرتے تھے“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ جسکے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسکو مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان کو جو رنج اور دکھ اور فکر اور غم اور اذیت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر کاشا بھی گڑھا لگے تو اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں“ (ق)

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اسوقت آپ کو بخار تھا میں نے آپکا بدن چوکری عرض کی یا رسول اللہ آپ کو تو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ”ہاں“ مجھے تو کچھ دوا دیو کی بر بھارتا ہے“ میں نے عرض کی چونکہ آپ کے لئے دوا ثواب ہے شاید اسلئے دو گنی تکلیف بھی ہے؟ فرمایا ”ہاں“ پھر فرمایا ”جب مسلمان پر کوئی مصیبت جاری وغیرہ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ ہون دوڑ کر تارے جیسے درخت تباہ کر دیتا ہے“ (ق)

عائشہؓ نے فرمایا ”میں نے بیماری کی سختی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی پر نہیں دیکھی“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان کی مثل تروتازہ کبیتی کی سی ہے کہ ہوا اسکو ہمیشہ (ایک نہ ایک طرف) ہلاتی ہی رہتی ہے

۱۱ میں تم دونوں کو اللہ کے پورے کلموں کے ساتھ شیطان کی ہر جہی سے اور ہر نہر پٹے مار ڈالنے والے جانوروں سے اور ہر مکملہ نظر لگانے والی سے چاہ میں دیا ہوں ۱۲ مدظلہ

کبھی سید ہی کھڑی نہیں رہتے۔ دیتی ایسے ہی مومن پر ہمیشہ بلا رہا آیا ہی کرتی ہے۔ اور منافق کی مثل صفو برکتے مضبوط درخت کی سی ہے یا تو ہلتا ہی نہیں اور کہیں ہلا تو اوکڑ ہی گیا“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ سائب کے پاس آئے اور ان کو کانپتے ہوئے دیکھ کر پوچھا ”کیون کا لب رہی ہو؟“ کہنے لگین تب آتی ہے خدا اس میں برکت دے“ فرمایا ”بخار کو گالی نہ دو یہ آدمی کا گناہ ایسا دور کرتا ہے جیسے لوہار کی بھیڑی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب آدمی بیمار بنے یا سفر کرتا ہے تو اس کے عمل صحت اور اقامت ہی کے برابر لکھ جاتے ہیں“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”شہید پانچ ہیں (۱) وبا سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۳) ڈوب کر مرنے والا (۴) دھب کمر مرنے والا (۵) خدا کی راہ میں مارا جانے والا“ (ب)

عائشہؓ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کا حال پوچھا آپ نے فرمایا ”یہ عذاب الہی ہے خدا جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے اور خدا نے اس کو مومنوں کے لئے رحمت بنایا ہے جو کوئی طاعون کی جگہ میں صابر رہے اور اللہ سے ثواب کا امید وار ہو اور یقین رکھے کہ اللہ نے جو کچھ لکھ رکھا ہے وہی ہوگا اس کو شہید کے برابر ثواب ہوگا“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”طاعون عذاب الہی ہے جسے پہلوں پر نازل ہوا کرتا تھا۔ جہاں یہ بیماری ہو نہ وہاں جاؤ اور نہ وہاں سے بھاگو“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میں جس بندے کی دونوں پیاری چیزوں رانگوں کو لے لیتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کو جنت دوں گا“ (ب)

ایک یودی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا بار
ہوا تو آپ اُسکو دیکھتے تشریف لے گئے اور اوسکے سر ہانے میں لکھ کر فرمایا ”مسلمان ہو جا“
اوس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اُسکے باپ نے کہا ”ابو القاسم کی بات مان لے بس
وہ مسلمان ہو گیا تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے یہ کہتے ہوئے لوٹے
الحمد لله کہ خدا نے اوسکو جہنم سے نجات دی“ (رب،
عطاء بن ابی رباح نے فرمایا ”مجھ سے ابن عباس نے فرمایا ”میں تمکو جنتی
عورت دکھاؤں؟ میں نے عرض کی ”ہاں دکھائے“ فرمایا یہی کالی عورت ہے
اسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کی تھی ”یا
رسول اللہ! مجھے مرگی آتی ہے اُسوقت میں تنگی ہو جاتی ہوں آپ میرے لئے اللہ سے
دعا کریں“ فرمایا ہو سکے تو صبر کرے جنت ملیگی اور اگر چاہے تو میں اللہ سے تیری
صحت کی دعا کروں؟“ اسنے عرض کی ”تو میں صبر ہی کرونگی مگر آپ اسقدر دعا البتہ
کردیں کہ تنگی ہو جایا کروں“ آپنے دعا کر دی“ (رق،

موت کی تمنا اور اُسکو یاد کر نیکا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی شخص موت کی تمنا کرے
نیکو کار تو اسواسطے کہ شاید اور نیکی کرے اور بدکار اسلئے کہ شاید اب بھی تو بہ کرے“ (رب،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی شخص مصیبت کے سبب سے
موت نہ مانگے اگر موت مانگنا ہی ہو تو یہ کہے“ اُسی میری زندگی جنتک میرے حق میں بہتر ہو
تہا ہی تک مجھے جلا اور جب میرے حق میں موت بہتر ہو تو مجھے اُٹھائے“ (رق،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص خدا کی ملاقات چاہتا ہے
خدا بھی اوسکی ملاقات چاہتا ہے اور جو خدا کی ملاقات ناپسند کرتا ہے خدا بھی اوس کی
ملاقات ناپسند کرتا ہے تو عاقل اللہ یا کسی اور نبی نے عرض کی ”میں تو بیشک موت کو
ناپسند رکھتی ہوں“ آپ نے فرمایا ”یہ نہیں عرض یہ ہے کہ مسلمان کو مرتے دم اللہ کے
راضی ہونے اور اوسکے بزرگ رکھنے کی خوشخبری دی جاتی ہے پھر تو اُسوقت مومن کو
سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی کینٹ تھی ۱۲۷۸

اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں بہاقتی تب وہ خدا سے ملنے کی خواہش کرتا ہے اور خدا ہی اُس سے ملنے کی خواہش کرتا ہے اور جب کافر کی موت آتی ہے تو اُس کو اللہ کے عذاب اور سزا کی خوشخبری دیا جاتی ہے پھر تو اُس کو اس سے زیادہ کوئی چیز پُری نہیں معلوم ہوتی اور خدا سے ملنا برا جانتا ہے تو خدا بھی اُس سے ملنا برا جانتا ہے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرؓ کے موندے سے پکار کر فرمایا عبد اللہ بنیامین مسافر نہ گذر کر بلکہ راہ گذر نے والے کی طرح رہے ابن عمرؓ نے فرمایا جب تم شام کرو تو صبح کے منتظر نہ ہوا اور صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور بیماری سے پہلے تندرستی کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جان کر بھلائی کرو“ (رب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موت سے تین روز پیشتر فرمایا راجو کوئی مرے وہ اللہ کے ساتھ نیک کمان رکھے“ (رم)

مرنے والے کے پاس کچھ کہنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایمروء نکولوا لہ الا اللہ سکما و“ (رم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیماریا مری کے پاس پہلی بات بولو تمہاری بات پر فرشتے آئیں کہتے ہیں“ (رم)

”اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان پر مصیبت آئے اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اللّٰہُمَّ اُخْرِجْنِیْ مِنْ حَبْلِیْ وَ اَخْلُفْ لِیْ خِیْرًا مِنْہَا کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے اچھا بدل عطا فرمائے گا جب ابو سلمہؓ مرے تو میں نے خیال کیا کہ بھلا ابو سلمہؓ سے اچھا کون مسلمان ہے جواب مجھے مل سیکے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے والوں میں نہلا شخص یہی تھا مگر میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہ لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی ابو سلمہؓ کے بدلے خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا شوہر بنا دیا“ (رم)

۱۔ اپنے امیدوار لطف و کرم کا رہے ہر چند نیم لائق بخشایش تو بہ بریں منکر پر کرم خویش نگار۔
۲۔ اپنے مرنے والے کے نزدیک بیٹھ کر بڑھو ۱۲ مولوی عبد اللہ جیسوی۔ ۳۔ بیکنہم اللہ کے ہیں اور اُس کی طرف لوٹینگے اسی بے میری مصیبت کے سبب تو اب دے اور مجھے اچھا بدلہ دے۔ ۱۲ امنہ مظلّم۔

ابو سلمہ کے انتقال کی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے
ابو سلمہ کی آنکھیں پھر اگئیں تین آہنے اونکو بند کر کے فرمایا "جب روح قبض کجیاتی ہے
میںائی بھی جاتی رہتی ہے تب لوگ چلا پڑے آہنے فرمایا اپنے لئے دعا ہے خیر ہی کرو تمہارے
بول پھر فرماتے ہیں "پھر فرمایا "آلہی ابو سلمہ کو بخش دے اور اونکو اجر محمدین میں
کراؤ تو ہی ایک باقی لوگوں کا سرپرست ہو اور جملہ گونگو اور اونکو بخش دے اور اونکی قبر کشادہ
اور روشن کر" (م)

کفنائے گئے کہ او کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا اور حمزہ شہید ہوے وہ بھی منجھ سے کہیں بہتر تھے انکی بھی یہی حالت گذری اور ہمہ پر دنیا پھیلائی گئی اور خوب ہی بکثرت ملی جھکوڑا ڈھسے کہ کہیں ہماری نیکیوں نے جلدی نہ کی ہو نیز فکر اس قدر روئے کہ کھانا چوڑ دیا (ب)

عبداللہ بن ابی (منافق) کی لاش قبر میں رکھی جائیکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہیف لائے اور اوسکی لاش قبر سے نکلوا کر اپنے گھٹنوں پر رکھی اور اوسکے منہ میں اپنا لٹاب دھن دیا اور اپنا کرتا پہنا دیا اسنے عباسؓ کو کرکے چچا، کو کرکے پاپنسا یا تہا (ق)

جنانیکے ساتھ چلنے اور اوس پر نماز پڑھنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنانے کو جلد بھلوا اگر مردہ نکسے تو اوسکے لئے بہتری ہے تم اُسکو جلد اوسکی طرف پہونچاؤ ورنہ بلا ہے اپنی گردن سے پھینک دو“
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب لوگ مردے کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیچلتے ہیں تو نیک مردہ کہتا ہے ”مجھے جلدی آگے بڑھاؤ“ اور بد کہتا ہے ”بائے مصیبت مجھے کہاں لئے جاتے ہو“ اس آواز کو انسان کے سوا سب سنتے ہیں اگر کہیں آدمی سن جائے تو بیہوش ہو جائے“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ایمان کی بات جان کر اور ثواب کے لئے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور نماز جنازہ پڑھ کر اوسکے دفن تک ساتھ رہتا ہے وہ دو قیراط ثواب لیکر لوٹتا ہے اور ہر قیراط اُحد پھاڑ کے برابر ہے اور جو فقط نماز جنازہ کی پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ آتا ہے وہ ایک ہی قیراط ثواب پاتا ہے“ (ق)

یعنے کہ ایسی ہی چھوٹی چھوٹی چیزیں کفنائے گئے ۱۱۷۷ قید بدین عباسؓ کے بدن مبارک پر کپڑا تھا اور کہ کسی مومن کا کپڑا آجکے بدن پر سبب دوزخ ہونے کے آتا تھا عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتا پہنا یا اوسکے معاوضہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کرتا اُسے پہنایا تاکہ احسان باقی نہ رہے یا حسب استدعا عبداللہ بیٹے عبداللہ کے اپنے ایسا کیا ۱۱۷۷ شیخ متین عرب انصاری مبنی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کو نجاشی کے انتقال کی خبر اونکی مرضی ہی کے روز دیکر صحابہ کے ساتھ مصلیٰ پر تشریف لائے اور صف باندھ کر نجاشی کے غائب ہونے کی نماز پڑھی اور اوس میں چار تکبیریں کہیں (رق)

زید بن ارقمؓ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے ایک بار پانچ تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ تکبیریں ہی کہتے تھے سلم، ابن عباسؓ نے جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا یہ میں نے اسلئے پڑھی تاکہ تم لوگ جان جاؤ کہ یہی طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے (دب)

عوف بن مالکؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز میں یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَارْزُقْهُ وَسَبِّحْ مَدْحَهُ وَاعْبُدْهُ بِأَمْرٍ أَوْ تَلْجُو الْبُحْرَ وَتَقْدَمُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْدُمُ الْقُتُوبُ الْآبِيَقُفَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ دَارِ الْخَيْرِ آمِنْ دَارِ الْإِلَهَةِ وَالْأَهْلِ وَذَوِّ الْخَيْرِ آمِنْ ذَوِّهِ دَارِ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ آمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ أَوْ سَوِّتْ لِيْ هَذَا مِمَّا هُوَ كَرِهَ كَاشٍ بِمَرَدِهِ مِنْ هِيَ هُوَ تَا، (دم)

جب مسیح بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہوا تو عائشہؓ نے فرمایا اے اونکا جنازہ مسیحی میں رکھو تاکہ میں ہی اون پر نماز پڑھوں اوس پر لوگوں نے انکار کیا تو عائشہؓ نے فرمایا خیر اسکی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضا کے دو بیٹے سمیل اور اس کے بھائی (سئل) کے جنازہ کی نماز مسجد ہی میں پڑھی ہے (دم)

حدیث کے بآئناہ کا لقب ہے نام اونکا احمد نام ۱۴ منہ ۱۵ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عائشہؓ پر ہی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے ۱۶ منہ ۱۷ نماز جنازہ اس ترتیب سے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور دو شریف اور تینوں کیمر کو بعد حدیث کے لئے دعا باخلاص ۱۸ مولوی شیخ حسین عرب انصاری مبنی ۱۹ سورہ فاتحہ بازا بلند کما فی النساء ۱۲ شیخ حسین عرب انصاری مبنی ۲۰ آواز بلند ۱۲ شیخ حسین عرب انصاری مبنی ۲۱ اسی اسکے گناہ بخند سے اور سپر مردانی فرما اور اسکو آرام ہے اور اسکی تفصیلات معاف فرما اور اسکی اچھی مہمانی کر اور اسکی قبر کشادہ اور اسکو باقی اور برف اور اولے سے دھوا اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک کر دیا تو نے سفید کپڑے کا میل صاف کیا ہے۔ اور اسکو اس گہرے اچھا گہرے اور اس کے لوگوں سے اچھے لوگ ملے اور اسکے جوڑے سے اچھا جوڑا ملے اور اسکو خشت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے نہاد دے ۱۲ منہ مذکور ۱۳ اس حدیث کا ثابت ہے کہ جنازہ کی نماز عورتیں ہی پڑھیں ۱۴ اس حدیث صحابہ ثابت ہوا کہ جنازہ کی مسجد میں رکھ کر اوس پر نماز پڑھنا بلا کر بہت درست ہے بلکہ سنت ہے ۱۵

۴۹۲؎ سمعہ بن جندبؓ نے فرمایا ”ایک عورت نفاس کی حالت میں مر گئی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچے اُسبہ بن زبیرؓ کی نماز پڑھی تو آپ نماز کے لئے اُس کے مات کے مقابل کھڑے ہوئے“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے جس میں مردہ رات کو دفن ہوا تھا پوچھا ”یہ کب دفن ہوا؟“ لوگوں نے عرض کی ”آج کی رات“ فرمایا مجھے کیوں نہ خبر کی؟“ لوگوں نے عرض کی ”اندھیری رات تھی آپ کو جگانا بُرا معلوم ہوا“ تب آپ نے صحابہؓ کے ساتھ اُس مردہ پر نماز پڑھی“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان کے جنازہ کی نماز چالیس موحرین پڑھیں خدا اُس مرد کے حق میں اُنکی سفارش قبول فرماتا ہے“ (م)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”و جس مسلمان کے جنازہ پر سو مسلمان اللہ سے اُسکی بخشائیش چاہیں تو خدا اُنکی سفارش قبول ہی فرماتا ہے“ (م)
ایک جنازہ گذرا لوگوں نے اُسکی خوبیاں بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”واجب ہوئی“ پھر ایک دوسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اوسکی برائیاں بیان کیں پھر آپ نے فرمایا ”واجب ہوئی“ عمرؓ نے عرض کی ”کیا چیز واجب ہوئی؟“ آپ نے فرمایا ”تم لوگوں نے پہلے مرد کی بھلائی بیان کیں اوسکے واسطے جنت واجب ہوئی اور دوسرے کی برائیاں بیان کیں اُسکے لئے جہنم واجب ہوئی تملوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو“ (رق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان کی خوبی پر چار مسلمان گواہی دیں خدا اوسکو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہؓ نے عرض کی ”اور اگر تین ہی شخص گواہی دیں؟“ فرمایا ”اور تین ہی“ پھر پوچھا ”اور دو؟“ فرمایا ”دو“

۱؎ طلحہ بن عمروؓ نے ۱۲۸ھ میں مدظلہ ۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردہ پر کئی بار نماز پڑھنا جائز ہے اور یہی ثابت ہوا کہ مردہ پر دفن کے بعد ہی نماز جائز ہے لوگ اس حدیث سے غافل ہیں ۱۲ مولوی وصیت علیؒ لکھنوی ۱؎ جنازے کی نماز مردہ کے لئے اللہ سے اوسکے مغفرت کی سفارش کرتا ہے تو دعا پڑھتے وقت اسکے معنی خیال کر کے اللہ تعالیٰ سے سفارش کر بغیر سمجھے بوجھے۔
سفارش کیا ہوگی ۱۲۸ھ

پھر صحابہؓ نے ایک کی گواہی کا حال نہیں پوچھا، (ب)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ
 اپنے کئے کو پہنچ چکے“ (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اُحدمین دُور و شہیدوں کو
 ایک ایک کپڑے میں دفن کیا اور ان میں جو قرآن زیادہ جانتا تھا اس کو کچھ میں بھی
 آٹے لٹکھا اور فرمایا ”میں قیامت میں ان لوگوں کا گواہ ہوں گا اور ان لوگوں کو
 خون سمیت دفن کرو“ اور آپ نے ان پر جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھی اور نہ
 وہ غسل دئے گئے (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ابن و حداد کے جنازے سے
 واپسی کے وقت بے زین کا گھوڑا لایا گیا حضرت اوس پر سوار ہوئے اور صحابہؓ
 آپ کے گرد اگر دبیادہ پا چلے (م)

مردوں کے دفن کرنیکا بیان

سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنے مرض موت میں فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی طرح میرے لئے بھی بغلی قبر کو دنا اور (اُسمین) کچی اینٹیں
 کٹری کرنا“ (م)

سفیان ثمالیؒ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 قبر شریف کو اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھا“ (ب)

علیؓ نے ابوالمیاج اسدیؓ سے فرمایا ”کیا میں تم کو اُس کام پر نہ بھیجوں
 جس پر مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا؟ وہ یہ ہے کہ جہان
 مورتِ باؤن مشاؤ لون اور جہان بلند قبر دیکھوں برابر کروں“ (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر سچ کرنے اور اوس پر کچھ
 عمارت بنانے اور اوس پر بیٹھنے اور اُس طرف رخ کر کے نماز پڑھنی منع فرمادی (م)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے کہ انسان

بچے جیسا زندگی میں زیادہ قرآن جانتے والا امام ہو کر آتا تھا ۱۲۱ منہ

انکار سے برا سقد ریٹھے کہ اوسکا کپڑا جھک کر چڑے تک آگ پہنچ جائے ”دم“
 انسؑ نے فرمایا ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے دفن میں
 حاضر ہوا دیکھا کہ آپ قبر کے پاس بیٹھے ہیں اور آنسو جاری ہیں اور فرماتے ہیں ”تم میں
 کوئی ایسا ہی ہے جس نے آجکی رات اپنی عورت سے صحبت نہ کی ہو دم“ ابو طلحہؓ (ایک اجنبی
 مرد) نے عرض کی ”ہاں میں ہوں“ فرمایا ”تو ہی قبر میں اوتر“ پس وہی اوترے ”رب“
 عمرو بن العاصؓ نے موت کی حالت میں اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ ”میں مر جاؤں تو
 میرے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ جائے اور بعد دفن کے تم لوگ مجھ پر مٹی
 ڈالکر اسقد ریٹھنا کہ اونٹ ذبح کر کے اُسکا گوشت تقسیم کیا جاسکے تاکہ میں تم لوگوں کے
 سبب سے باطنیان اپنے رب کے فرشتوں کو تسکین سے جواب دوں“ دم

میت پر رونے کا بیان

انسؑ نے فرمایا ”جہلوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت
 ابراہیمؑ (آپ کے بیٹے) کے رضاعی باپ ابو سیف کو ہمارے بیان گئے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کو بوسہ دیا اور سوگھیا پھر ہم لوگ بھی حضرت ابراہیمؑ کے
 پاس گئے اوسوقت وہ جاگنی میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ میں
 رونے لگیں اور آنسو جاری ہوئے عبدالرحمن بن عوفؓ نے عرض کی ”اور آپؐ
 یا رسول اللہؐ“ فرمایا ”اے ابن عوفؓ یہ آنسو رحمت ہیں یہ فرما کر آپؐ پہر روئے اور
 فرمایا ”آنکھیں روتی ہیں اور دل ٹمگن ہے مگر باتیں وہی کرتا ہوں جس سے خدا راضی
 ہو اور اے ابراہیمؑ! ہم تیری جدائی میں بہت ٹمگن ہیں“ (رق)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محرم وار موجود رہتے غیر محرم کا اجنبی عورت کو قبر میں رکھنا درست ہے ہندو
 جاہلیت میں دستور تھا کہ مو کے ساتھ رونے والیاں اور آگ ہی ایجا یا کرتے تھے اوسکو عورت نے پہلے ہی
 کہہ دیا یہاں سے معلوم ہوا کہ جان جو رواج خلاف شروع ہوا اسکے بارے میں مسلمانوں کو وصیت
 کرنا چاہئے **۱۲** امامہؓ نے من و دین مادینا کما هذا الذی بعثت فیہم کما جواب ربی اللہ و
 حنی الا سلامہ و هو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تم لوگوں کے سوا سارے پر باطنیان
 دون ۱۲ امامہؓ نے آپؐ ہی روتے ہیں ۱۲ امامہؓ غلہ العالی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن عبادہ کی عبادت کو عبد الرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تشریف لائے اپنے سعد کو بیہوش پا کر فرمایا ”یہ تو مر گئے“ صحابہؓ نے عرض کی ”ہنیں یا رسول اللہؐ“ حضرتؐ رونے لگے آپکا رونا تاکہ اور لوگ بھی رو پڑے تب آپؐ نے فرمایا ”سوفاء اللہ تعالیٰ فقط انسودن سے رونے یا غمگین ہونے سے عذاب نہیں کرتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ”اگر اس کے سبب سے عذاب کرتا ہے یا رحم کرتا ہے اور مرد پر رونے سے مرگے پر عذاب ہوتا ہے“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے اور گریبان پہاڑے اور بیان کر کے روئے وہ مجھ سے نہیں“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری امت جاہلیت کی چار باتیں بخورے گی (۱) حسب کے ساتھ فخر کرنا (۲) نسب میں طعن کرنا (۳) ستاروں سے پانی پانی لگنا (۴) نوحہ کرنا۔ اگر بیان کر کے روئیوالی تو بہ کر کے نہ مری ہوگی تو قیامت میں النقطہ اور خارش کا کرتا ہے جو ہے اٹھائی جا ئیگی“ (دم)

ایک عورت قبر پر روتی تھی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”خدا سے ڈر اور صبر کر“ اس نے کہا ”جلو ہٹو میری جیسی مصیبت میں گرفتار ہوتے تو معلوم ہوتا“ اس نے حضرتؐ کو پہچانا نہیں جب لوگوں نے بتا دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے تب وہ آپؐ کے مکان پر حاضر ہوئی وہاں کوئی دربان نہ تھا اور عرض کی ”میں نے حضور کو نہیں پہچانا تھا“ آپؐ نے فرمایا ”صبر وہی ہے جو شروع مصیبت میں ہو“ (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان کے تین طریقے ۱۔ اگر بے صبری کی باتیں کیں تو ذکرا تو عذاب کرتا ہے ۱۱ منہ مدظلہ ۲۔ صبر اختیار کیا ماضی برضا رہا تو مہربانی فرماتا ہے ۱۲ منہ ۳۔ تو ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے اوپر نہ رونے کی وصیت کر جائے جیسا کہ حدیث میں گزرا ۱۲ منہ ۴۔ حسب عزت و آبرو کی خصلتوں کو کھتے ہیں جیسے شجاعت فصاحت سخاوت وغیرہ یا بزرگوں کی اولاد میں ہونا ۱۲ منہ مدظلہ ۵۔ بچے غلام ستار غلامی منزل میں آجکا تو منہ برے کا یا بخت پرانی برساتا ہے ۱۲ منہ ۶۔ ایک بودار سپاہ روغن ہے ۱۲ منہ

موتے ہیں وہ سوائے اہل صراط پر گزرنے کے آگ میں سنیں جائیگا“ (رق)،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ”میں عورت
تین لڑکے (نابالغ ذوق) مرین اور وہ بامید ثواب مہر کرے خدا اس کو سنتین میں داخل کریگا“
کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اور دو مرین تب بھی؟ فرمایا مان تب بھی“ (دم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں جس نبی کے
کسی عورت کو مار ڈالتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کا بدلہ لایک یاں جنت کے سوا کچھ نہیں ہے“ (دب)،
”ام سلمہ نے فرمایا: ”جب ابو سلمہ (میرے شوہر) میرے توہین کے ثمان لیا کہ یہ مسافرتین
اور مسافرت میں۔ میں نے ان پر ایسا رونا رو ڈنگی کہ یادگار رہ جائے اور رونیکا سامان کیا
ایک دوسری عورت بھی میرے ساتھ رونے کو موجود ہو گئی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمایا: خدا نے اس گھر سے شیطان کو نکالا ہے تو پھر اس کو داخل کرنا چاہیے؟
اس میں رونے سے باز آئی اور پھر کبھی نہ روئی“ (دم)

جبکہ علیؑ کے پوتے حسن نے انتقال کیا تو انکی بی بی انکی قبر پر نیمہ کٹر کر کے برس برس
دہان رہیں آخر کو جب نیمہ اکھاڑ کر لوٹیں تو آواز آئی کیا انہوں نے جو کو یا تہا وہ پایا؟“ دوسری
آواز آئی ”نہیں بلکہ نا امید ہو کر لوٹ گئے“ (دب)

عبداللہ بن رواحہؓ کو فحشی ہوئی تو انکی بہن عروہؓ انکی بڑائی بیان کر کے رونے لگیں
جب انکو ہوش ہوا تو کہنے لگے جو جو تم مجھ کو کہتی تین وہ وہ مجھ سے طعن سے کہا جاتا تھا کہ تم
ایسے ہو تم ایسے ہو“ پھر تو انتقال کی وقت اون پر کوئی نہ آیا (دب)

قبروں کی زیارت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے پہلے تمکو قبر کی زیارت سے
روک دیا تھا اب زیارت کیا کرو۔ اور تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت سکنے کو بھی
منع کیا تھا اب جتنے دن چاہو روکو اور بنید مشک ہی میں پہنے کو کتا تا اب جس ترین میں
چاہو ہو اور نشے والی چیز نہ پیو“ (دم)

اہل صراط جہنم کے اوپر ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ اسلئے کہ دنیا کی ساری چیزیں اس کے صبر کے صلہ سے کم ہیں
تو سوائے جنت کے اور کچھ بلکہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مائیں قبر کی زیارت کی تو روئیں گے اور کہیں گے
 اگر دو گروا لے بھی رہے ہر آئینہ فرمایا ہمیں نے اپنی مائیں جیسا میں نے اہانت چاہی
 مجھے اہانت سنو یہ میں نے انہی زیارت کے لئے اہانت مائیں تو بارے اسکی اہانت
 ملی تم لوگ قبر کی زیارت کیا کرو یہ موت کو خوب ہی یاد دلاتی ہے“ (دم،
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان میں جانے والوں کو یہ دعا سکھلا دیتے
 اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا مِنْ اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَاِنَّا اِنشَاءُ اللّٰهُ بِكُمْ لِلْاَحْيَوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ
 لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ“ (دم،
 جب بی بی عائشہؓ کی باری ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زیارت کو
 بیٹھتے جا کر فرماتے اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا مِنْ اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَاِنَّا اِنشَاءُ اللّٰهُ بِكُمْ لِلْاَحْيَوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ
 لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ“ (دم،

۱۰ قبر سلامتی ہوا ہے قبرستان کے مومن اور مسلمانوں اور ہم بھی خدا چاہے تو جسے ملے واسطے ہم اللہ سے
 اپنے اور تمہارے لئے عافیت چاہتے ہیں ۱۲ منہ
 ۱۱ مدینہ طیبہ کے ایک قبرستان کا نام ہے ۱۲ منہ
 ۱۳ قبر سلامتی ہوا ہے مومن اور جس چیز کا ٹکڑا وعدہ دیا جاتا تھا لینے فرما یا خدا کا وعدہ چیز
 پاس آگئی قیامت تک اور ٹکڑا حیل دی گئی ہے اور ہم بھی خدا چاہے تو جسے ملے واسطے ہم اللہ سے
 عرقہ (دینے کے ایک قبرستان کا نام ہے) والوں کو بخشے ۱۲ منہ غلط۔

بَابُ الْخَيْرَاتِ

فہرست کتاب و ابواب طریق النجاة فی ترجمۃ الصالح من المشکوۃ

۱۰	۵	۲	۱	کبیر و گناہ اور فتنان کا بیان
۱۱	۶	۳	۲	خطر و نجات کا بیان
۱۲	۷	۴	۳	تقدیر پر ایمان کرنے کا بیان
۱۳	۸	۵	۴	چرخے ضابط کا نمونہ
۱۴	۹	۶	۵	سواک کا بیان
۱۵	۱۰	۷	۶	سواک کا بیان

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

١٢٠

حاج محمد علی

جامعہ عربیہ اسلامیہ

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا۔ ایک شخص نے ایک اور شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔ یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا۔ ایک شخص نے ایک اور شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔

[illegible][illegible]

چنانچه در این کتاب آمده است که هر کس که می خواهد
در علم و ادب پیشرفت کند باید از این کتاب استفاده کند

عالمی جنگ
میں لڑنے والے
ہوئے تھے۔
انہی جنگوں
میں کہ کئی
کروڑوں لوگوں
کی موت ہوئی
تھی۔

جاری نہ کی جائے گی فقط

